عمران سیریز
(حصہ اول)
جانا ان ایکشن
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین!

سلام مسنون:۔ ماسٹر کلرز کا جوانا ایک ایسا کردار ہے جسے قارئین کے ہر طبقے نے بے پناہ پسند کیا ہے اور جوانا جو پیچیدہ جوڑتوڑ کرنے کی بجائے ڈائریکٹ ایکشن کا قائل جو صرف مارنا.......... یا پھر مر جانا ہی جانتا ہے۔

جوانا جو جاسوسی ناولوں کے کرداروں میں ایک منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے عمران کا ساتھی بننے کے بعد پہلی بار اپنے مخصوص ایکشن میں آتا ہے اور ظاہر ہے جب جوانا ان ایکشن ہو تو پھر موت تو اس کے جلو میں چلتی ہے۔

جوانا جب ایکشن میں آتا ہے تو مجسم موت کا روپ دھار لیتا ہے یہ

جوانا اِن ایکشن

ناول جوانا کے ایکشن میں آنے کی ایک ایسی کہانی ہے جس میں جوانا کا تیز رفتار ایکشن اپنے بھرپور انداز میں موجود ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جب جوانا کے مقابلے میں ان کا ہم پلہ ایک بین الاقوامی پیشہ ور قاتل ہو تو کہانی کی تیز رفتاری اپنے پورے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔

جوانا ان ایکشن ایک ایسی کہانی ہے جسے پڑھنے کے بعد آپ محسوس کریں گے کہ جسے ایکشن کہا جاتا ہے وہ دراصل ہے کیا............؟

ایک ایسی کہانی جس کے لفظ لفظ سے موت جھانکتی ہے اور جس کی سطر سطر میں روح کو منجمد کر دینے والا سسپنس موجود ہے۔

اس کہانی میں وائٹ پینتھرز اور بلیک ڈاگ جیسی خوفناک بین الاقوامی تنظیمیں بھرپور حرکت میں نظر آتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کہانی میں عمران اور سیکرٹ سروس کے تمام ممبران اپنی بھرپور

صلاحیتوں سمیت سامنے آتے ہیں۔

یہ کہانی ایسی بھرپور سنسنی خیز اور زبردست ڈرامائی کیفیات کی حامل ہے کہ اس کہانی کو پڑھنے کے بعد آپ یقیناً اس کے منفرد پلاٹ بھرپور ایکشن اور ہیجان انگیز سسپنس کے خوبصورت امتزاج پر دل کھول کر داد دینے پر مجبور ہو جائیں گے ....جی ہاں! مجھے یقین ہے ......آپ پڑھ کر دیکھ لیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔اے

جوانا اِن ایکشن

جوانا نے چائے کی پیالی کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں مانوس سی آواز پڑی تو وہ ٹھٹھک کر رک گیا وہ اس وقت ہوٹل خیابان کے ایک کیبن میں بیٹھا ہوا تھا اسے یہ ہوٹل اور خاص طور پر اس کے کیبن بے حد پسند تھے کیونکہ یہاں ہوٹلوں جیسا شور شرابہ نہ تھا ہوٹل خیابان ساحل سمندر پر بنا ہوا تھا اور اس کے فیملی کیبن ساحل پر سمندر کی طرف رخ کر کے ایک قطار کی صورت میں بنائے گئے تھے کیبن کے دروازے پر پردہ ڈال دیا جاتا تھا اور یہاں بیٹھ کر سمندر کی

لہروں کا خوبصورت نظارہ بھی کیا جا سکتا تھا۔

جوانا ایک بار عمران کے ساتھ اس ہوٹل میں آیا تھا اور پھر اسے یہاں کا ماحول ایسا پسند آیا کہ وہ اکثر یہاں آ کر گھنٹوں بیٹھا سمندر کا نظارا کرتا رہتا تھا عمران کی پیروی کرتے ہوئے اس نے شراب پینا از خود چھوڑ دیا تھا اور بس چائے پیتا رہتا تھا آج وہ ابھی ابھی آیا تھا اور یہی کیبن خالی دیکھ کر وہ یہاں بیٹھ گیا تھا ویٹر چونکہ اسے اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس کے بیٹھتے ہی اس نے اس کے مطلب کی چائے لا کر اس کے سامنے رکھ دی اور جوانا نے چائے کی پیالی بنائی ....اور وہ اسے اٹھا کر پینا ہی چاہتا تھا کہ اچانک ساتھ والے کیبن سے ایک آواز ابھری۔

ہمیں یہاں محتاط رہ کر کام کرنا ہو گا یہاں کی سیکرٹ سروس بے حد ہوشیار ہے..........یہ آواز بین الاقوامی شطرت کے مالک پیشہ ور

قاتل جوڈش کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی تھی منمنائی ہوئی ایسی آواز جیسے کوئی شخص سوتے میں بول رہا ہو۔

جوڈش چونکہ اس کی لائن کا آدمی تھا اس لئے جوانا نہ صرف جوڈش سے اچھی طرح واقف تھا بلکہ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جوڈش کسی چھوٹے معاملے میں کبھی ہاتھ نہیں ڈالتا۔

لیکن ہم نے یہاں مشن تو مکمل نہیں کرنا پھر ہمیں یہاں کی سیکرٹ سروس سے کیا خوف ہوسکتا ہے.........ایک دوسری آواز سنائی دی بولنے والے کا لہجہ غیر ملکی تھا۔

پھر بھی میں نہیں چاہتا کہ انہیں ہمارے مشن کا علم ہوسکے ورنہ ہوسکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر داور کی روانگی ہی منسوخ کردیں اس طرح ہمارے مشن میں رکاوٹیں پیدا ہوسکتیں ہیں۔ جوڈش کی محتاط آواز سنائی دی۔

ٹھیک ہے میں خیال رکھوں گا کہ کوئی ایسی بات نہ ہو ویسے میرے

آدمی مشن پر کام کر رہے ہیں جیسے ہی مکمل معلومات حاصل ہوں گی میں آپ تک پہنچا دوں گا دوسرے آدمی نے جواب دیا۔

لیکن کانفرنس میں صرف چار روز باقی رہ گئے ہیں ان چار دنوں کے اندر ہی تمام معلومات مل جانی چاہئیں تا کہ اس کے مطابق مشن کا آخری لائحہ عمل طے کیا جا سکے............جوڈش نے کہا۔

ٹھیک ہے مل جائیں گی............دوسرے نے جواب دیا۔

اوکے، میں تمہیں فون کر کے ملنے کی جگہ متعین کر لوں گا جوڈلیش نے کہا یہ درست ہے اس طرح کی احتیاط اچھی ہے اب مجھے اجازت دوسرے آدمی نے کہا اور پھر کرسیاں گھسٹنے کی آواز سنائی دی اور جوانا اٹھ کر پردے کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا دوسرے لمحے ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی اس کے کیبن کے سامنے سے گزرا اس نے ایک لمحے کے لئے رک کر ہاتھ سے پردے کو ذرا سا سائیڈ میں کیا وہ شاید اندر جھانک رہا

تھا لیکن جوانا دوسری سائیڈ میں کیبن کی دیوار سے چمٹا ہوا تھا اس لئے

دوسرے لمحے وہ غیر ملکی پردہ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

غیر ملکی آگے جا کر جب دوسری طرف چلا گیا تو جوانا کیبن سے باہر نکلا

اور یوں آگے بڑھنے لگا جیسے سیر کرتا ہوا وہاں آ گیا ہو ساتھ والے

کیبن کا پردہ برابر تھا لیکن سرسری نظروں سے دیکھتے ہی جوانا کو اندر

بیٹھا ہوا جوڈش نظر آ گیا جوانا اسے دیکھتے ہی ٹھٹھکا اور پھر تیزی سے

کیبن میں داخل ہو گیا۔

اوہ جوڈش تم اور یہاں..........جوانا نے بڑے حیرت بھرے لہجے

میں کہا اوہ مسٹر جوانا تم یہی بات میں تم سے پوچھ لوں

تو.........جوڈش نے اٹھ کر جوانا سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اس

کے چہرے پر حیرت کے آثار موجود تھے وہ بھی جوانا کی طرح لمبے قد

اور ٹھوس جسم کا نوجوان تھا لیکن اس کا جسم جوانا سے حجم میں تقریباً

نصف تھا لیکن جوانا جانتا تھا کہ جوڈش کے جسم میں سینکڑوں سانڈوں سے بھی زیادہ طاقت بھری ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بے پناہ پھرتیلا اور مارشل آرٹ کا ماہر ہے اس کا نشانہ اتنا سچا تھا کہ وہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اڑتی ہوئی مکھی کے پر کو اس طرح گولی سے اڑا سکتا ہے کہ مکھی کے جسم کا حصہ اور دوسرا پر متاثر ہی نہ ہو۔

میں تو یہاں رہائش پذیر ہوں..........جوانا نے مصافحہ کرنے کے بعد سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

یہاں رہائش پذیر ہو کیا مطلب..........جوڈیش نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

تمہیں معلوم تو ہو گیا ہو گا کہ ماسٹر کلرز ایک مشن میں ختم ہو گئی تھی بس اس کے بعد میں کسی تنظیم میں شامل نہیں ہوا بلکہ اب فری لانسر کام کر رہا ہوں اور یہاں میں نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا ہے مجھے یہ ملک ذاتی

طور پر بے حد پسند آیا ہے جوانا نے جواب دیا۔

لیکن یہاں تمہارے پیشے کے لئے کیا سکوپ ہو سکتا ہے یہ تو انتہائی پس ماندہ ملک ہے جوڈش نے کہا۔

جہاں مجھ جیسا آدمی موجود ہو وہاں سکوپ اپنے آپ بن جاتے ہیں کبھی کسی کو بچانے کا کام مل جاتا ہے تو کبھی کس کو فنش کرنے کا ....بہر حال چھوڑو اس بات کو تم یہاں کیسے آئے کوئی مشن

..........جوانا نے پوچھا۔

ارے نہیں مشن یہاں کیا ہونا ہے میں تو بس ویسے ہی سیر و تفریح کے لئے آ گیا تھا تین چار روز یہاں رہ کر واپس چلا جاؤں گا جوڈش نے اسے ٹالتے ہوئے جواب دیا۔

دیکھو جوڈش اگر واقعی تمہیں کوئی مشن درپیش ہے تو مجھے بتا دو میں تمہاری لائن کا آدمی ہوں یہاں تمہیں مجھ سے زیادہ تعاون کسی اور

سے نہیں مل سکتا، جوانا نے لہجے میں خلوص پیدا کرتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں جوانا..........ایسی کوئی بات نہیں ویسے اگر ہوتی بھی تو تم جانتے ہو جوڈش اپنا شکار خود مارا کرتا ہے وہ کسی کے تعاون کا محتاج نہیں ہے..........جوڈش نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

تعاون سے میرا مطلب اور تھا ہو سکتا ہے تم جسے شکار کرنے آئے ہو وہ مجھے اپنے بچاؤ کے لئے ہائر کرلے اس طرح ہم دونوں کے مفادات ٹکرا سکتے ہیں..........جوانا نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اول تو میرا یہاں کوئی مشن نہیں ہے لیکن اگر ہوتا بھی اور تمہیں میرے مقابل ہائر کر لیا جاتا تو بھی مسٹر جوانا تم جانتے ہو کہ جوڈش کبھی اور کسی صورت میں پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے۔ بہر حال چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ کہ یہ ملک تمہیں کیسے پسند آگیا ہے جوڈش نے بات کاٹتے ہوئے

کہا۔

بس پسند آ گیا ہے میں اس کی کوئی وجہ نہیں بتا سکتا میں نے تمہیں تعاون کی پیش کش کی تھی لیکن اگر واقعی ایسی کوئی بات نہیں تو پھر ٹھیک ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا جوڈش کہ جوانا جب کوئی مشن انگیج کر لے تو پھر آخری فتح جوانا کی ہو گی جوانا نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

ہاں شاید آخری فتح کی تلاش میں تم اس پس ماندہ ملک میں رہ رہے ہو مجھے اطلاع ملی تھی کہ ماسٹر کلرز پاکیشیا میں ہی ختم ہوئی تھی وہ یہاں کے ایک احمق سے آدمی عمران کا خاتمہ کرنے آئی تھی کیوں میں درست کہہ رہا ہوں نا۔........جوڈش نے بڑے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہاں، تمہاری بات درست ہے لیکن جسے تم احمق کہہ رہے ہو وہ بہت عظیم آدمی ہے اگر کبھی وہ تم سے ٹکرا گیا تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ

جیسے تم احمق کہہ رہے ہو وہ کیا چیز ہے جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر کلرز کا جوانا دراصل ختم ہو چکا ہے ٹھیک ہے ایسا ہوتا رہتا ہے اچھا اب مجھے اجازت دو جوڈش نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

جوانا کبھی ختم نہیں ہو سکتا مسٹر جوڈش کاش کبھی تمہارا اور میرا ٹکراؤ ہو جائے تب تمہیں خود ہی علم ہو جائے گا کہ جوانا پہلے سے کہیں زیادہ عظیم ہو گیا ہے بس دعا کرو کہ مجھے تمہارے مقابل ہائر نہ کیا جائے ....جوانا نے درشت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اگر ایسا کبھی ہوا جوانا تو یقین رکھنا مجھے تمہاری یہ موٹی گردن توڑتے ہوئے دلی تکلیف ہو گی گڈ بائی۔ ....جوڈش نے طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا کیبن سے باہر نکلتا چلا گیا جوانا کا

چہرہ ایک لمحے کے لئے غصے سے سرخ ہو گیا لیکن وہ دوسرے لمحے مسکرا دیا۔

تمہارا چیلنج مجھے قبول ہے جوڈش، اب کوئی ہار کرے یا نہ کرے میں تمہارے مقابلے میں ہار ہو چکا ہوں جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اور خود بھی اٹھ کر کیبن سے باہر نکل آیا۔

اس نے سامنے سے آتے ہوئے ویٹر کو ایک نوٹ جیب سے نکال کر پکڑا دیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

جب وہ خیابان ہوٹل کی کار پارکنگ میں پہنچا تو اس نے جوڈش کو ایک گرے رنگ کی کار میں بیٹھ کر کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلتے دیکھا جوانا تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا یہ امریکن کار تھی جو کسی بحری جہاز سے کم نہ تھی اور عمران نے خصوصی طور پر جوانا کی جسامت کو مدنظر رکھ کر اسے خرید کر دی تھی۔

جوانا نے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ بھی جوڈش کے پیچھے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکل آیا۔

جوڈش کی کار شہر کی طرف جارہی تھی سڑک پر خاصا ٹریفک تھا جوانا کافی فاصلہ دے کر اطمینان سے جوڈش کا تعاقب کرتا ہوا چلا جارہا تھا شہر پہنچتے ہی جوڈش کی کار ہوٹل شالیمار کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے نکلتا چلا گیا وہ سمجھ گیا تھا کہ جوڈش یہاں کسی ڈاکٹر داور کے چکر میں آیا ہے جس نے کہیں کانفرنس میں شرکت کرنے جانا ہے اور جوڈش نے اپنا مشن وہیں جاکر مکمل کرنا ہے اور جوڈش کا مشن سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ اس نے ڈاکٹر داور کو قتل کرنا ہوگا لیکن یہ بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی کہ جوڈش آخر یہاں کیا کرنے آیا ہے اور وہ اس غیر ملکی سے کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے اس کا ارادہ یہی تھا کہ وہ عمران سے کہہ کر ڈاکٹر داور کے ساتھ اس کے

بچاؤ کے لئے جائے گا اور پھر دیکھے گا کہ جوڈش ڈاکٹر داور کا کیا بگاڑ سکتا ہے اسے یقین تھا کہ عمران نہ صرف اسے اس کام کی اجازت دے دے گا بلکہ وہ ایسا انتظام بھی کر دے گا کہ جوانا ڈاکٹر داور کے محافظ کے طور پر اس کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہو سکے اس لئے اس نے اپنی کار کا رخ عمران کے فلیٹ کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا تھا کیونکہ آج کل عمران اپنے فلیٹ میں ہی پایا جاتا تھا۔

جوڈش نے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلتے ہی بیک مرر میں جوانا کو ایک لمبی چوڑی کار کی طرف بڑھتا دیکھ لیا تھا اور جب اس نے یہی لمبی چوڑی کار اپنے پیچھے آتی دیکھی تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیز ہوگئی۔

شہر میں پہنچتے ہی اس نے کار کو ہوٹل شالیمار کے کمپاؤنڈ میں روک دیا وہ جوانا کو ڈاج دینے کا فیصلہ کر چکا تھا کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ کر اس نے کار کو پارکنگ میں روکا اور پھر کار سے اتر کر وہ اندر ہوٹل کی طرف بڑھتا چلا گیا ہوٹل کا وسیع وعریض ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔

جوڈش نے اس میز کا انتخاب کیا جہاں بیٹھ کر وہ مرکزی دروازے کو آسانی سے چیک کر سکے ویٹر کو اس نے وسکی کا آرڈر دے دیا۔
اس نے وسکی بھی پی لی مگر جوانا اندر نہ آیا تو وہ سمجھ گیا کہ جوانا یہی سمجھ کر آگے چلا گیا ہے کہ اس کی رہائش اسی ہوٹل میں ہے اس نے بل ادا کیا اور پھر گیٹ سے باہر آ گیا۔
چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے ایک مضافاتی کالونی کی طرف بڑھنے لگی اس نے خاص طور پر چیک کیا لیکن جوانا کی کار اس کے آس پاس کہیں بھی نظر نہیں آئی جوڈش مضافاتی کالونی گلشن ٹاؤن میں داخل ہوا اور پھر اس نے کار کو ایک چھوٹی مگر جدید انداز میں بنی ہوئی کوٹھی کے گیٹ پر روک دیا اس نے دو بار مخصوص انداز میں ہارن دیا تو کوٹھی کے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور اس میں سے ایک نوجوان نے باہر جھانکا اور جوڈش پر نظر پڑتے ہی وہ تیزی سے ہٹا اور دوسرے

ہی لمحے پھاٹک کھلتا چلا گیا جوڈش کار اندر بڑھانے لگا اور اس نے
اسے پورچ میں جا کر روکا۔
پورج کے ساتھ ملحقہ برآمدے میں اس کے دو مسلح ساتھی موجود تھے
جوڈش نیچے اترا اور پھر برآمدے میں کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں
کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اندر راہداری میں بڑھتا چلا گیا
راہداری کے آخر میں بنے ہوئے وہ ایک دروازے میں گھسا اور پھر
اس کمرے سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں پہنچا یہ کمرہ دفتر کے سے
انداز میں سجایا گیا تھا درمیان میں ایک بڑی سی ٹیبل پڑی ہوئی تھی
جس کے پیچھے ایک اونچی نشست کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا اور پھر اس
نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے وہسکی کی ایک سربند بوتل نکالی
اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل کو منہ لگا لیا تقریباً آدھی سے زیادہ شراب
جب اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو اس نے بوتل کو میز پر رکھ دیا۔

اب اسکے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک بڑے سائز کا ٹرانس میٹر نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا یہ ٹرانس میٹر بالکل ریڈیو نظر آرہا تھا جوڈش نے ایک بٹن دبا کر اسے آن کیا تو ریڈیو میں سے مقامی نشریات نشر ہونی شروع ہو گئیں۔

جوڈش اس کی ناب گھماتا چلا گیا اور ریڈیو سے مختلف آوازیں نکلتی رہیں جب ڈائل پر موجود سوئی آخری حد تک پہنچ گئی تو جوڈش نے اسے واپس لے آنا شروع کیا اس بار جیسے ہی سوئی ایک ایسی جگہ پہنچی جہاں سے سائیں سائیں کی آوازیں نکل رہی تھیں تو جوڈش نے ہاتھ ناب سے ہٹا لیا اور والیوم کے بٹن کو الٹے رخ میں گھما دیا سائیں سائیں کی آواز نہ صرف تیز ہو گئی بلکہ اسمیں سے تیز سیٹی کی آواز بھی نکلنے لگی چند لمحوں بعد یہ آوازیں آہستہ ہوتی چلی گئیں اور ایک بھاری

آواز بر آمد ہوئی۔

ہم ریڈیو کولری سے بول رہے ہیں ابھی آپ نے بین الاقوامی خبریں سنی۔ بولنے والے کا لہجہ کرخت تھا۔

جوڈش نے مسکراتے ہوئے ناب کو دوبارہ آخری حد تک گھمانا شروع کر دیا اور ریڈیو سے مختلف آوازیں نکلتی رہی جب سوئی آخری حد تک پہنچی تو جوڈش نے ہاتھ روک دیا۔

بلیک پینتھر کالنگ..............وائٹ پینتھر اوور۔ جوڈش نے کرخت لہجے میں کہا یس وائٹ پینتھر اٹینڈنگ یو اوور۔ وہی پہلے والی آواز دوبارہ بر آمد ہوئی تھی۔

وائٹ پینتھر کیا مشن میں معمولی تبدیلی نہیں ہو سکتی اوور.........جوڈش نے تیز لہجے میں کہا۔

کیا تبدیلی اوور.........دوسری طرف سے حیرت بھری آواز میں

پوچھا گیا۔

کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں شکار کو یہیں ختم کر کے اس سے مطلوبہ فائل حاصل کرلوں اوور جوڈش نے کہا۔

اوہ کیوں تم ایسا کیوں سوچ رہے ہو اوور۔ دوسری طرف سے اس بار حیرت کے ساتھ ساتھ کرختگی بھی شامل تھی۔

دراصل یہاں مجھے ماسٹر زکلرز کا جوانا ملا ہے اور اس کی باتوں سے مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارے مشن کے آڑے آئے اس لئے میں نے سوچا کہ مسئلہ تو صرف شکار کو ختم کر کے فائل حاصل کرنے کا ہے یہ کام یہاں بھی ہوسکتا ہے اوور۔ جوڈش نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ماسٹر کلرز کا جوانا............اوہ وہ تو آج کل علی عمران کے ساتھ رہ رہا ہے وہ تم سے کیسے ٹکرا گیا کیا انہیں ہمارے مشن کا علم تو نہیں ہو گیا

اوور۔ دوسری طرف سے انتہائی پریشانی میں کہا گیا۔

عمران کے ساتھ رہ رہا ہے اس نے تو کہا تھا کہ وہ فری لانسر کام کر رہا ہے ایک ہوٹل میں اچانک ملاقات ہوگئی تھی اوور۔ جوڈش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

جوڈش یہ سارا کھیل بگڑ جائے گا اگر عمران کو ہمارے مشن کی بھنک بھی پڑ گئی تو پھر معاملات انتہائی خراب ہو جائیں گے تم ایسا کرو کہ فوراً واپس آ جاؤ معلومات جیگر تمہیں یہاں پہنچا دے گا تمہارا اب وہاں رہنا ہمارے لئے خطرناک ہوگا۔ اوور..........وائٹ پینتھر نے انتہائی پریشان کن لہجے میں کہا۔

لیکن آپ اتنے پریشان اور خوفزدہ کیوں ہو گئے ہیں یہ عمران کوئی بلا تو نہیں انسان ہی ہے اگر ایسی بات ہے تو اسے بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اوور۔ جوڈش نے حیران ہوتے ہوئے کہا اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ

وائٹ پینتھر جیسی تنظیم آخر عمران سے اتنی خوفزدہ کیوں ہے۔

تم اسے نہیں جانتے جوڈش وہ واقعی بلا ہے تم اس کے قتل کی بات کر رہے ہو اس کے کانوں تک ہمارے مشن کی بھنک بھی پڑ گئی تو پھر حالات ہر صورت میں ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے اوور وائٹ پینتھر نے جواب دیا۔

تو پھر یہ تبدیلی قبول کر لیں میں اس کا یہیں خاتمہ کر کے فائل لے آتا ہوں میں دیکھوں گا کہ عمران آخر کیا چیز ہے

.......اوور..........جوڈش نے کرخت لہجے میں کہا۔

تم صرف اپنے کام کے ماہر ہو جوڈش تمہیں جوڑ توڑ کا کوئی علم نہیں ہے ہمارا شکار ایک ایسا فارمولا لے کر اس کانفرنس میں آ رہا ہے جس پر پاکیشیا اور اس کے تمام حمائتی اسلامی ممالک نے اپنے ملکوں کے آئندہ دفاع کی بنیاد رکھی ہے تمہیں معلوم ہے کہ یہ کانفرنس اس لئے

خفیہ طور پر بغداد میں بلائی جارہی ہے ہمارا پروگرام یہ ہے کہ جیسے ہی ہمارا شکار اپنے فارمولے سمیت وہاں پہنچے کانفرنس کے اجلاس سے پہلے اس سے وہ فائل حاصل کر لی جائے اور اس کی جگہ اس جیسا ایسا فارمولا رکھ دیا جائے جو بظاہر تو اس سے ملتا جلتا ہوگا لیکن اس میں ایسی بنیادی خرابی ہو کہ جب وہ مکمل طور پر عمل پذیر ہو تو قطعاً ناکام ہو کر رہ جائے گا اس فائل کے تبادلے کے بعد کانفرنس کے اجلاس سے پہلے تم نے اسے شکار کر لیا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ کانفرنس فوری طور پر یا تو ملتوی ہو جائے گی یا پھر اس کا وہ تبدیل شدہ فارمولا وہاں پڑھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

اور اگر پڑھا نہ جائے تو یقیناً یہ فارمولا واپس جائے گا اور معبد میں اس پر عمل درآمد ہوگا۔

ہر صورت میں ہمارا مقصد حل ہو جائے گا لیکن اگر تمہارے کہنے کے

مطابق اسے پہلے ہی پاکیشیا میں ختم کر دیا جائے تو تم خود سوچو کہ ہمارا سارا مشن ہی فیل ہو جائے گا اور اب اس پس منظر میں تم خود اندازہ لگاؤ اگر عمران اور سیکرٹ سروس کو یہاں مشن کی بھنک بھی پڑ گئی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کانفرنس ہی ملتوی کر دیں یا پھر اصل مسودہ یہاں نہ بھجیں سب کچھ ہو سکتا ہے اوور وائٹ پینتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ہاں واقعی اتنی گہری بات تو میرے دماغ میں آ ہی نہ سکتی تھی بہرحال ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں اوور جوڈش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

تم اس لئے وہاں گئے تھے کہ تم ایک نظر اپنے شکار کو دیکھ لو اور پھر جب وہ وہاں سے چلے تم بھی ساتھ آؤ تا کہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ اس کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کیے جا رہے ہیں اوور ....

وائٹ پینتھر نے مزید کہا۔

ہاں اس طرح مجھے اپنا لائحہ عمل بنانے میں آسانی رہے گی کیونکہ آپ کے کہنے کے مطابق جس روز ہمارا شکار وہاں پہنچے گا دوسرے روز وہ کانفرنس میں شریک ہو جائے گا اور اس طرح ہمیں کام کرنے کے لئے صرف ایک رات ملے گی اس لئے میں یہاں آیا تھا تاکہ ابتدائی انتظامات کے متعلق یہیں سے ابتدا کر دوں اوور۔ جوڈش نے جواب دیا۔

اب تمہارے وہاں رکنے کی ضرورت نہیں ہے کانفرنس کی انتظامیہ کے ایک اعلیٰ افسر کو ہم نے خرید لیا ہے وہ ہمارے شکار کے وہاں پہنچنے کے بعد ایک روز کے لئے کانفرنس کسی بھی بہانے سے ملتوی کر دے گا اس طرح ہمیں کام کرنے کے لئے بہت سا وقت مل جائے گا دوسری بات یہ کہ اس کے ذریعہ ہم نے خاص طور پر پاکیشیا میں ہدایات بھجوا دی ہیں کہ شکار کے ساتھ سیکرٹ سروس کا کوئی آدمی نہ آئے ہم نے

انہیں کہا ہے کہ اس طرح سی، آئی، اے اور کے جی بی کو سن گن مل جائے گی اور پھر سارا معاملہ خراب ہو جائے گا اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمارا شکار اکیلا آئے گا زیادہ سے زیادہ اگر وہ ایک آدھ آدمی کو لے بھی آئے تو اسے ہم یہاں سنبھال لیں گے اوور۔ وائٹ پینتھر نے جواب دیا۔

گڈ اگر ایسا ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے پھر میں ابھی واپس چل پڑتا ہوں اوور جوڈش نے مطمئن لہجے میں کہا۔

ہاں تم پہلی فرصت میں واپس آجاؤ میں جیکر سے کنکٹ کر کے اسے کہہ دوں گا وہ معلومات لے کر خود یہاں آجائے گا اوور، وائٹ پینتھر نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے ایسا ہی ٹھیک رہے گا اوور جوڈش نے کہا۔

اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر جوڈش نے

ناب گھما دی اور ساتھ ہی ٹرانس میٹر کا بٹن آف کر دیا۔

میز پر پڑی ہوئی بوتل کی باقی آدھی وہسکی بھی اس نے اپنے حلقے میں اتار لی اور پھر ٹرانسمیٹر کو واپس دراز میں رکھ کر اس نے میز کی دوسری دراز کھولی اور اس میں سے خاکی رنگ کا ایک لفافہ نکال لیا اس لفافے میں سے اس نے ایک بین الاقوامی پاسپورٹ اور دیگر کاغذات نکالے اس کے ساتھ ہی ایک فوٹو بھی تھا یہی فوٹو پاسپورٹ پر لگا ہوا تھا جوڈش چند لمحے اس فوٹو کو دیکھتا رہا پھر اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

لیس سر۔ دوسرے لمحے دروازے میں سے اس کے ایک ساتھی نے جھانکا۔

ادھر آؤ لاڈس.........جوڈش نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور نوجوان جس کا نام لاڈس تھا مودبانہ انداز میں آگے بڑھا اور میز

کے قریب رک گیا۔

یس سر۔ لاڈس نے پہلے سے زیادہ مودبانہ لہجے میں کہا۔

یہ پاسپورٹ اور کاغذات اٹھاؤ اور جا کر اس پاسپورٹ کے مطابق فرنیکفرٹ کی ٹکٹ بنوالاؤ پہلی فلائٹ جو بھی میسر ہو سکے یہ پروفیسر مرنی کے نام کا پاسپورٹ ہے جوڈش نے پاسپورٹ اور دیگر کاغذات اور خالی لفافہ لاڈس کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا اور فوٹو اس کے سامنے پڑا رہا۔

اس پاسپورٹ پر کون جائے گا سر لاڈس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

میں جاؤں گا فوری طور پر جانا پڑ گیا ہے میں پہلی فلائٹ سے پروفیسر مرنی کے روپ میں نکل جاؤں گا تم لوگ دو روز بعد آ جانا تمام سامان اطمینان سے ہینڈل کرنے کے بعد جوڈش نے کہا۔

مگر سر ابھی آپ کا چار روز مزید رکنے کا پروگرام تھا.........لاڈس کے لہجے میں حیرت تھی۔

ہاں وہ پروگرام بدل گیا ہے اور مجھے اپنے اصل حلیے میں بھی نہیں جانا اس لئے میں پروفیسر مرنی کے حلیے میں واپس جاؤں گا اب تم جا کر جتنی جلد ٹکٹ بنوا سکتے ہو بنوا کر لے آؤ اس دوران میں پروفیسر مرنی کا میک اپ کرلوں جوڈش نے میز پر پڑے ہوئے فوٹو کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

یس سر لاڈس نے کاغذات واپس لفافے میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر لفافہ اٹھائے وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے باہر جانے کے بعد جوڈش اٹھا اور تصویر کو ہاتھ میں لیے وہ ملحقہ غسل خانے میں چلا گیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ غسل خانے سے باہر آیا تو اس کا نہ

صرف چہرہ بلکہ رنگ وروپ بھی مکمل طور پر بدل چکا تھا اب وہ کوئی

ادھیڑ عمر جرمن لگتا تھا۔

اس نے قدرے ڈھیلا سا سوٹ پہن رکھا تھا آنکھوں پر موٹے

شیشوں اور باریک سنہری تاروں والا فریم موجود تھا اس نے اپنی کمر

قدرے آگے کو جھکا رکھی تھی جیسے ریسرچ کا کام کرتے کرتے اور

کتابیں پڑھتے پڑھتے اس کی کمر میں خم آ گیا ہو۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور لاڈس اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں وہی

خاکی لفافہ تھا وہ ایک لمحے کے لئے تو ٹھٹھکا پھر مسکرا دیا۔

گڈ باس۔ آپ تو سراسر بدل گئے ٹکٹ مل گئی ہے ایک گھنٹے بعد فلائٹ

روانہ ہو رہی ہے لاڈس نے لفافہ بڑھاتے ہوئے کہا۔

گڈ۔ پھر تو مجھے ابھی روانہ ہو جانا چاہیے چلو مجھے ایئر پورٹ چھوڑ آؤ

جوڈش نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران ڈرائنگ روم کے صوفے پر بیٹھا ایک ضخیم سی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک کال بیل کی آواز سن کر چونک پڑا۔

سلیمان ارے بھئی سلیمان پاشا..........عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر زور سے ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

کیا بات ہے صاحب! آپ آہستہ نہیں بول سکتے ساتھ والے فلیٹ کے مالکان آپ کو قانونی نوٹس دینے ہی والے ہیں کہتے ہیں کہ عمران صاحب اتنے زور سے بولتے ہیں کہ ہم نماز بھی پڑھ نہیں سکتے

.........سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

تو وہ نماز مسجد میں جا کر پڑھا کریں تیس گنا ثواب ملتا ہے عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

ارے ہاں دیکھو تو یہ کس کے کان میں خارش ہو رہی ہے ٹیلی فون کی گھنٹیاں بجائے جا رہا ہے عمران نے بدستور کتاب پڑھتے ہوئے کہا۔

خارش انگلیوں میں ہوئی ہو گی تبھی ہی فون کے نمبر ملائے ہوں گے اب بھلا کان سے تو وہ نمبر ملانے سے رہا ایک تو جب سے آپ نے کتابیں پڑھنا شروع کی ہیں آپ کا علم ناقص ہوتا جا رہا ہے محاورے بھی اب غلط بولنے لگ گئے ہیں سلیمان نے برا سا منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

واہ یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو اب بھلا انگلیوں سے بھی فون سنا جاتا ہے کان میں خارج والا محاورہ ٹھیک ہے تم خواہ مخواہ اپنی قابلیت نہ بگھارا کرو بس صرف دال بگھارنے تک ہی محدود رہو عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس بار بیل بجانے والے نے شاید قسم کھالی تھی کہ وہ بٹن سے انگلی نہ ہٹائے گا کیونکہ بیل مسلسل بجے جا رہی تھی۔

احمقوں کو کال بیل بجانے کے آداب بھی نہیں آتے کس کس کو کیا کیا سکھاؤں سلیمان نے ریٹائرمنٹ کے قریب پہنچے ہوئے سکول ٹیچر کی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کتاب بند کر کے ایک طرف رکھ دی۔

اوہ جوانا صاحب کاش تمہارا قد و قامت اتنا نہ ہوتا تو آج تمہاری خیر نہ تھی آج میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ بیل بجانے والے کو کال بیل بجانے کے آداب سکھا کر ہی چھوڑوں گا مگر مجبوری ہے تمہیں آداب سکھانے کی کوشش کی تو مجھے مرنے کے آداب سیکھنے پڑ جائیں گے ....سلیمان کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔

لیکن تمہیں میں کال بیل سن کر فوراً دروازہ کھولنے کے آداب ضرور سکھاؤں گا کتنی دیر سے کال بیل بجا رہا ہوں سنتا ہی کوئی نہیں۔ جوانا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

اوہ، وہ میں عمران صاحب کو سبق پڑھا رہا تھا بتا نا کسی کو نہیں ہمارے صاحب جاہل مطلق آدمی ہیں ساری ڈگریاں رعب ڈالنے کے لئے اپنے نام کے ساتھ لگائے پھرتے ہیں اور چوری چوری مجھ سے سبق پڑھتے رہتے ہیں............سلیمان نے جان بوجھ کر اونچی آواز

میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

یہ کیا کہہ رہا ہے جوانا عمران نے ڈرائنگ روم سے ہی ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں میں صرف حقائق بتا رہا تھا جوانا کو آخر یہاں نیا ہوا ناں خواہ مخواہ کسی سے مرعوب ہو جائے سلیمان نے اونچی آواز میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا باورچی خانے کی طرف بڑھتا چلا گیا جب کہ جوانا ہنستا ہوا راہداری سے گزر کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔

ہیلو باس۔ جوانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا معاف کرنا ڈاکٹر نے منع کر رکھا ہے عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

ڈاکٹر نے کیا آپ بیمار ہیں کیا منع کر رکھا ہے جوانا نے سیرت سے آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ملنا............وہ کہتا ہے کہ صرف تین بار دوائی پیتے ہوئے

ہلو.......عمران نے جواب دیا۔

دوائی پیتے ہوئے ہلو۔ کیا مطلب ارے ارے باس اس نے کہا ہو گا

کہ دوائی کو تین بار ہلا کر پیو.........جوانا نے بے اختیار ہنستے ہوئے

عمران نے کہا۔

وہ تمہارے ملک میں کہتے ہوں گے یہاں تو دوائی پیتے ہوئے مریض

کو ہلانا پڑتا ہے عمران نے جواب دیا۔

لیکن آپ کو بیماری کیا ہے جوانا نے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے

ہوئے کہا۔

بیماری کوئی ایک ہو تو بتاؤں بس یوں سمجھو سر سے پیر تک بیمار ہوں سر پر

بالوں کی بیماری ہے اور پیروں کو جرابوں کی..........عمران نے

سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

اوہ اچھا اچھا مگر باس میں آپ سے ایک بیماری کے بارے میں ہی

بات کرنے آیا ہوں..........جوانا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

وہ سمجھ گیا کہ عمران مذاق کر رہا ہے اور اب عمران کے ساتھ رہتے ہوئے اسے عمران کی طبیعت کا اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا۔

ابھی میں نے حکمت کی تعلیم مکمل نہیں کی البتہ تم میرے استاد زبدۃ الحکما مسیح الدنیا جناب سلیمان پاشا سے بات کر و وہ حکمت تو کیا گل حکمت میں بھی ماہر..........عمران نے اسے بڑے خلوص بھرے لہجے میں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

یہ ڈاکٹر داور کون ہے..........؟جوانا نے عمران کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر داور تو کیا تم اس سے علاج کرانا چاہتے ہو مگر مسٹر جوانا وہ تو بوڑھوں کا ڈاکٹر ہے وہ تو تمہارا نام سنتے ہی بدک جائے گا البتہ تم اپنا نام جوانا کی بجائے بڑھا پا رکھ لو تب دوسری بات ہے

............عمران نے جواب دیا۔

لیکن اس کی آنکھوں میں ڈاکٹر داور کا نام سنتے ہی چمک ابھر آئی تھی۔

اوہ تو کیا وہ مریضوں والا ڈاکٹر ہے میں سمجھا کوئی سائنس دان ہو گا..........جوانا نے مایوس سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن بات کیا ہے تم اپنی بیماری تو بتاؤ............عمران نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

آپ بین الاقوامی پیشہ ور قاتل جوڈش کو جانتے ہو جوانا نے عمران سے پوچھا۔

جوڈش ہاں نام تو سنا ہوا ہے کیوں کیا ہوا اسے۔عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

اب اس کے چہرے پر سنجیدگی آگئی تھی کیونکہ ڈاکٹر داور کے ساتھ جوڈش کا ذکر بتا رہا تھا کہ کوئی بڑی گڑ بڑ ہے۔

باس آج میں خیابان ہوٹل میں وقت گزارنے کے لئے گیا تھا تو وہاں ایک فیملی کیبن میں بیٹھ گیا اچانک ساتھ والے کیبن سے میں نے جوڈش کی مانوس آواز سنی میں اس کی آواز سنتے ہی چونک پڑا وہ کسی غیر ملکی سے باتیں کر رہا تھا اس میں ڈاکٹر داور کا ذکر آیا اور مشن کے مکمل ہونے کا..........جوانا نے کہا۔

اوہ کیا بات ہوئی پوری تفصیل سے بتاؤ یہ تو واقعی بہت بڑی بیماری لگتی ہے اس کی مکمل تشخیص ہونی چاہئے..........عمران نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

یہی بات تھی جو میں نے بتائی ہے جوانا نے جواب دیا۔

نہیں پورے الفاظ بتاؤ۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

ٹھیک ہے میرے خیال میں مجھے الفاظ بھی یاد ہی ہوں گے جوانا نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

وہ غیر ملکی کہہ رہا تھا کہ لیکن ہم نے یہاں مشن تو مکمل نہیں کرنا پھر ہمیں یہاں کی سیکرٹ سروس سے کیا خوف ہو سکتا ہے جوانا نے آنکھیں بند کر کے غیر ملکی کے الفاظ دوہراتے ہوئے کہا۔

اور سیکرٹ سروس کے ذکر کو سنتے ہی عمران کی آنکھیں چمک سے مزید بڑھ گئی۔

اس کے جواب میں جوڈش نے کہا تھا کہ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے مشن کا کسی کو علم ہو سکے ورنہ ڈاکٹر داور کی روانگی بھی منسوخ ہو سکتی ہے جوانا نے کہا۔

بالکل یہی الفاظ تھے عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

ہو سکتا ہے چند الفاظ آگے پیچھے ہو گے ہوں یا ایک دو لفظ میرے حافظے سے نکل گئے ہوں بہر حاصل اصل بات یہی تھی۔

اچھا مزید کیا باتیں ہوئیں۔عمران نے پوچھا۔

اس غیر ملکی نے کہا تھا میرے آدمی مشن پر کام کر رہے ہیں جیسے ہی مکمل معلومات حاصل ہوں گی میں آپ تک پہنچا دوں گا۔

اس کے جواب میں جوڈش نے کہا تھا لیکن کانفرنس میں صرف چار روز باقی رہ گئے ہیں ان چار دنوں کے اندر ہی تمام معلومات حاصل ہو جانی چاہئیں تا کہ اس کے مطابق لائحہ عمل طے کیا جا سکے۔

ٹھیک ہے مل جائیں گی اس غیر ملکی نے کہا تھا اور اس کے بعد وہ غیر ملکی اٹھ کر چلا گیا تھا۔

تم نے اس غیر ملکی کو دیکھا تھا............ عمران نے پوچھا۔

ہاں میں نے دیکھا تھا وہ ایک دبلا پتلا سا شخص تھا گرے رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے تھا اس کی بھنویں بہت موٹی سی تھیں اور دونوں بھنویں ملی ہوئی تھیں اور ان دونوں کے ملنے والی جگہ پر بالوں کا بھنور سا بنا ہوا تھا جوانا نے جواب دیا۔

گڈ کافی ہے میں ڈھونڈھ لوں گا۔

پھر جوڈش کہاں گیا۔.........؟عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جوانا نے جوڈش کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو بھی تفصیل سے عمران کو بتادی۔

اوہ تمہیں اس کے سامنے نہ جانا چاہیے تھا اس طرح وہ کھٹک جائے گا۔عمران نے کہا۔

کھٹکتا رہے میں کوئی اس سے ڈرتا ہوں............جوانا نے سپاٹ سا جواب دیا۔

اور عمران نے بے اختیار سر ہلایا ظاہر ہے جوانا کی ذہنی ٹائپ ہی ایسی تھی کہ وہ سیدھا کام کرنے کا عادی تھا۔

تو اب تم چاہتے ہو کہ جوڈش سے تمہارا مقابلہ کرا دیا جائے عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

مگر باس، اس نے مجھے چیلنج کیا ہے اور اگر میں نے اس کا چیلنج قبول نہ کیا تو پھر میں زندہ نہ رہ سکوں گا.........جوانا بزدلی کی زندگی کبھی نہیں گزار سکتا...........آپ صرف اتنا کریں کہ مجھے ڈاکٹر داور کے ساتھ کانفرنس میں بھجوا دیں یا اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو مجھے پتہ کر دیں کہ یہ کانفرنس کہاں ہو رہی ہے اور ڈاکٹر داور سے بھی ایک بار ملوا دیں پھر میں اپنے آپ دیکھ لوں گا.....کہ جوڈش کیسے اپنا مشن مکمل کرتا ہے ....جوانا نے منصوبط لہجے میں کہا۔

گڈ۔ مرد کو ایسے چیلنج قبول کرنے ہی چاہئیں مجھے خوشی ہے جوانا کہ تم سست اور کاہل نہیں ہوئے تم فکر نہ کرو تمہیں جوڈش سے مقابلے کے لئے پورا پورا چانس دیا جائے گا......عمران نے جواب دیا اور جوانا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

تھینک یو باس! تھینک یو آپ یقین کریں کہ جوڈش کو پچھتانے کا بھی

موقعہ نہ ملے گا...........جوانا نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

عمران نے قریب پڑے ہوئے ٹیلی فون کو اپنی طرف کھینچا اور پھر

رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

یس نیشنل لیبارٹری دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

نیشنل لیبارٹری میں کیا ہوتا ہے بھائی صاحب کیا نیشن تیار ہوتی رہتی

ہے ایک دو نیشنیں مجھے بھی چاہئیں عمران نے اپنے مخصوص انداز میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ۔عمران صاحب آپ میں اسلم رضا بول رہا ہوں دوسری طرف

سے بولنے والے نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا وہ ڈاکٹر داور کا پی

اے تھا اور عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

اسلم رضا مند کہو خالی رضا کہنے سے نکاح نہیں ہوتا جب تک رضا

مندی ظاہر نہ ہو کہا ہے وہ تمہارا بوڑھا پروفیسر۔

عمران نے کہا اور اسلم کی قہقہے کی آواز رسیور میں ابھری۔

ڈاکٹر داور صاحب رخصت پر ہیں عمران صاحب گزشتہ ایک ہفتے سے

اسلم رضا نے ہنستے ہوئے کہا۔

رخصت پر ہیں کیوں اب اس عمر میں رخصتی کرا کر کیا کریں گے دلہن کا

گھونگھٹ اٹھا کر اسے سلامی میں مصنوعی دانتوں کی بتیسی پیش کریں

گے..........عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

اور اس بار اسلم رضا کا قہقہہ اتنا زوردار تھا کہ عمران کا ڈرائنگ روم بھی

گونج اٹھا نجانے اس کے اپنے کمرے کا کیا حال ہوا ہوگا۔

ان کی طبیعت خراب تھی چنانچہ انہوں نے مکمل ریسٹ کرنے کا

پروگرام بنایا اور پھر اطلاع ثانی رخصت پر چلے گئے۔

لیکن عمران صاحب آپ کو ایک اور بات بتاؤں ایک کام کے سلسلے

میں ان کی کوٹھی پر جب ان سے ملنے گیا تو پتہ چلا کہ وہ گھر سے بھی

رخصت ہو چکے ہیں گھر والوں کو بھی ان کے بارے میں کوئی علم نہیں

گھر بھی انہوں نے صرف یہ بتایا تھا کہ وہ مکمل ریسٹ کرنے کے لئے

کسی ایسی جگہ جا رہے ہیں جہاں کوئی ان کے آرام میں خلل نہ ڈال

سکے اسلم رضا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ لیکن منکر نکیر تو وہاں بھی پہنچ جاتے ہیں عمران نے کہا۔

ارے نہیں خدانخواستہ ایسی بات نہیں ہے وہ فوت نہیں ہو گئے بلکہ یقیناً

کسی ہل سٹیشن گئے ہوں گے کیونکہ پچھلے دنوں انہوں نے فون پر مجھ

سے بات کی تھی اور لیبارٹری کے متعلق خاص ہدایات دی تھیں اسلم

رضا نے ہنستے ہوئے کہا۔

اچھا اب اگر ان کا فون آئے تو میری طرف سے کہہ دینا کہ آرام

کرنے کی اتنی جلدی کیا ہے جلد ہی مکمل آرام کا مرحلہ آنے والا ہے

اور ساتھ ہی یہ بھی کہ مکمل آرام سے پہلے وہ وصیت میں میرا نام ضرور

شامل کر دیں۔ منکر نکیر کی گارنٹی میں لے لوں گا۔ گڈ بائی۔

عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

جوانا خاموش بیٹھا باتیں سن رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

عمران نے دوبارہ نمبر گھمانے شروع کیے۔

یس، پی اے ٹو سیکرٹری وزارتِ خارجہ.........اس بار رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

سر سلطان سے بات کراؤ میں عمران بول رہا ہوں.........عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے.........سر سلطان کی آواز سنائی دی

آپ سے ایک لفظ کے معنے پوچھنے تھے لفظ ہے بول براز۔ اس کے معنی بتا دیجئے کیونکہ آپ بھی بول رہے ہیں عمران نے سر سلطان کے لفظ بولنے کو پکڑتے ہوئے کہا۔

اس کا معنی سمجھنے کے لئے تمہیں کسی بھنگی سے بات کرنی ہوگی ویسے بہتر یہی ہے کہ سر رحمٰن سے بات کرلو سر سلطان نے دوسری طرف سے سخت لہجہ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی طرف سے رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

ارے براماں گئے اتنی جلدی ابھی تو معاملہ صرف بول تک ہی محدود تھا براز تک پہنچا ہی نہ تھا عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

لیس پی اے ٹو وزارت خارجہ......... دوسری طرف سے پی اے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

ارے بھائی یہ تم نے کال کیوں ختم کر دی تھی کیا بول براز کے لئے

جان پڑ گیا تھا.........عمران نے کہا۔

بول براز، اوہ عمران صاحب ایسی کوئی بات نہیں سر سلطان نے خود ہی

فون بند کیا تھا پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

اچھا نہیں کہو کہ مجھ سے بات کریں اب بولی براز بند

.........عمران نے کہا۔

بہتر۔.........دوسری طرف سے پی اے نے کہا اور چند ہی لمحوں بعد

سر سلطان کی سخت آواز سنائی دی۔

عمران میرا وقت بہت قیمتی ہے میں تمہاری بکواس سننے کے لئے یہاں

نہیں بیٹھا، سر سلطان کے لہجے میں سختی تھی۔

مجھے معلوم ہے آپ کو بڑی بھاری تنخواہ ملتی ہے باقی رہی بکواس تو

جناب سر سلطان صاحب آپ کی تنخواہ ہمارے ٹیکسوں پر ہی بنی ہوتی

ہے اس لئے آپ کو ہماری بکواس سننی ہی پڑے گی عمران نے دلائل دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

تم باز نہیں آؤ گے کیا میں دوبارہ فون بند کر دوں سر سلطان نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

ارے ارے نہیں ورنہ تیسری بار تو مجھے آپ کے پاس کسی حکیم کو لے کر آنا پڑے گا جوشاندہ قبض کشا کے۔ عمران نے تیزی سے کہا۔

اوہ کس مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے اب بکو بھی سہی کیا بات ہے سر سلطان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان کسی خاص دماغی سوچ و بچار میں مصروف تھے اس لئے عمران کی باتوں سے ان پر جھلاہٹ طاری ہو گئی تھی ورنہ وہ ایسی جھلاہٹ کا مظاہرہ عام حالات میں نہیں کیا کرتے تھے اس لئے وہ فوراً ہی مطلب کی بات پر آ گیا۔

سوری سر سلطان آپ کو میری باتوں سے تکلیف پہنچی، آئی ،ایم سوری مجھے ڈاکٹر داور سے ملنا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر داور کہیں چھپے بیٹھے ہیں عمران نے انتہائی سنجیدہ اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

اوہ۔تم میری بات کا برا مان گئے سوری عمران بیٹے میرا یہ مقصد نہ تھا دراصل ایک فائل میں کافی دیر سے سر کھپا رہا تھا اسلئے خواہ مخواہ ذہن پر جھلاہٹ سوار ہو گئی تھی ویری سوری...........سر سلطان نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا وہ عمران سے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے اور جیسے ہی عمران کا لہجہ سپاٹ ہوا ان کی جھلاہٹ فوراً ہی دور ہو گئی۔

اتنا سر نہ کھپایا کریں کہ سر بالکل ہی کھپ جائے اور آپ خالی سلطان رہ جائیں.........عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

یہ ڈاکٹر داور سے تمہیں کیا کام پڑ گیا ہے مجھے تو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں اور کیوں چھپ گئے ہیں سر سلطان نے کہا۔

سوچ لیجئے جناب کل کو اگر ڈاکٹر داور صاحب کی منکر نکیر کے سامنے پیشی ہو گئی تو مجھے گلہ نہ کیجئے عمران نے کہا۔

اوہ! ایسی بات دراصل عمران ڈاکٹر داور کا مسئلہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا لیکن تمہیں اس سے کیا کام پڑ گیا ہے.........سر سلطان نے جواب دیا۔

یہ ٹاپ سیکرٹ اس کانفرنس کے سلسلے میں تو نہیں جو چار روز بعد منعقد ہونے والی ہے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے یہ سب باتیں کیسے معلوم ہو گئیں.........سر سلطان نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

میرا پیشہ ہی ایسا ہے جناب، انہی باتوں سے تو میری آمدنی ہوتی ہے

بہر حال ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں۔ عمران نے کہا۔

اب جب تمہیں معلوم ہی ہو گیا ہے تو اب یہ ٹاپ سیکرٹ کیا سرے عام سیکرٹ ہی نہیں رہا ہاں واقعی کانفرنس کے سلسلے میں وہ علیحدہ ہو گئے ہیں سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

آپ اسے ٹاپ سیکرٹ بنائے بیٹھے ہیں واہ رے خوش فہمی یہاں ڈاکٹر داور صاحب کو اس کانفرنس میں ٹھنڈا کرنے کے لئے باقاعدہ پیشہ ور قاتل کام کر رہے ہیں آپ مجھے تفصیل بتائیں سر سلطان صاحب ورنہ ڈاکٹر داور صاحب کی مکمل چھٹی ہو جائے گی عمران نے کہا۔

ارے کیا کہہ رہے ہو پیشہ ور قاتل سر سلطان پریشان لہجے میں بولے

جی ہاں بہر حال یہ آپ کا درد سر نہیں ہے آپ مجھے بتائیں کہ یہ سلسلہ کیا ہے اور تفصیل سے بتائیں ورنہ بعد میں میں ذمہ دار نہ ہوں گا ....عمران سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے بولا۔

تفصیل کا مجھے زیادہ علم نہیں ہے وزارتِ سائنس کی طرف سے ایک
خفیہ رپورٹ آئی تھی کہ ڈاکٹر داور نے ایک ایسا بنیادی دفاعی نظام کا
فارمولا تیار کیا ہے جسے ''ہاک آئی'' کا نام دیا گیا ہے اگر اس
فارمولے کے مطابق جو سائنسی بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے ملک کا
بنیادی دفاعی ڈھانچہ قائم کیا جائے تو ملک ہر قسم کے خطرات سے بچ
سکتا ہے اور حملے کی صورت میں انتہائی موثر دفاع کیا جا سکتا ہے
وزات دفاع نے بھی ان کے فارمولے کو قابل عمل اور انتہائی موثر
قرار دیا ہے اور صدر مملکت نے اس فارمولے کا ذکر جب اپنے
دوست اسلامی ممالک سے کیا تو سب دوست ملکوں نے اس میں بے
پناہ دلچسپی لی چنانچہ بغداد میں ایک خفیہ کانفرنس کے انعقاد کی تجویز عمل
میں لائی گئی جس میں سارے اسلامی مملک کے دفاعی ماہرین اور
دفاعی سائنس دان خفیہ طور پر حصہ لیں گے جہاں ڈاکٹر داور اپنا فارمولا

ان کے سامنے رکھیں گے اور بعد میں اس کی کاپیاں سب کو دے دی جائیں گی چونکہ وزارت خارجہ کا تعلق صرف اس سلسلے میں رسمی تھا اس لئے میں نے اجازت دے دی اور ضروری کاغذات تیار ہو گئے سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

لیکن اس فارمولے کا ذکر دوسرے ملکوں سے کرنے کی کیا ضرورت تھی.........عمران نے پوچھا۔

یہ فارمولا انتہائی مہنگا ہے اور اکیلا پاکیشیا اپنے وسائل سے اس پر عمل درآمد نہیں کر سکتا تھا اس لئے دوست ملکوں سے بات چیت کی جانی ضروری سمجھی گئی اس فارمولے کے متعلق معلوم ہوتے ہی سب نے انتہائی دلچسپی ظاہر کی اور اس کانفرنس کا مقصد یہی ہے کہ سب کے سامنے یہ فارمولا رکھا جائے اس پر تفصیل سے بات چیت کی جائے اس طرح پاکیشیا کو بھی اس پر عملدرآمد کے لئے خطیر رقم مل جائے گی

سر سلطان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

لیکن آپ کو مجھے تو کم از کم اس کی اطلاع دینی چاہیے تھی تاکہ میں ڈاکٹر داور کی حفاظت کا کوئی بندوبست کرتا عمران نے کہا۔

عمران بیٹے اول تو میں نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی کیونکہ سائنس دانوں کی کانفرنسیں تو ہوتی رہتی ہیں دوسری بات یہ کہ بغداد والوں نے اس سلسلے میں خصوصی بات یہ کی تھی کہ اس کانفرنس کو ٹاپ سیکرٹ رکھا جائے اور اس کے متعلق کوئی حفاظتی انتظامات نہ کیے جائیں تاکہ وہاں پر موجود مختلف ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ اس کانفرنس کو غیر معمولی اہمیت نہ دیں، سر سلطان نے جواب دیا۔

اوہ۔ واقعی یہ بات بھی درست ہے لیکن اب صورت حال تبدیل ہو چکی ہے اس کانفرنس کا کسی کو نہ صرف علم ہو چکا ہے بلکہ ڈاکٹر داور کے گرد جال بھی بچھایا جا رہا ہے اور شاید ان کا مقصد یہ فارمولا بھی اڑانا

ہے اس لئے اب حفاظتی انتظامات بہت ضروری ہو گئے ہیں عمران

نے جواب دیا۔

تمہاری بات درست ہے اب ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ یہ

کانفرنس تا اطلاع ثانی ملتوی کر دی جائے اور پھر کسی وقت بھی اسے

بغیر نوٹس کے منعقد کر دیا جائے لیکن اس صورت میں ایک دشواری یہ

پیش آئے گی کہ پاکیشیا اس نئے دفاعی نظام کے سلسلے میں تمام ابتدائی

اقدامات مکمل کر چکا ہے اور جو کچھ وہ اپنے وسائل سے کر سکتا ہے وہ

اس نے کر لیا ہے اس لئے اب کانفرنس ملتوی کرنے کا مطلب یہ ہوگا

کہ مزید امداد نہ مل سکے گی اور اس طرح حالات پہلے سے بھی زیادہ

بدتر ہو جائیں گے دوسرے لفظوں میں وہ نہ ادھر کا رہے گا اور نہ ادھر

کا۔

یہ صورت حال ملک کے دفاع کے لئے انتہائی خوفناک بھی ہو سکتی ہے

اور اگر کانفرنس نہ ملتوی کی جائے اور تم ڈاکٹر داور کے لئے خصوصی حفاظتی اقدامات کرو تو روسیاہ، ایکریمیا اور کافرستان کے سیکرٹ ایجنٹ چونک پڑیں گے اور پھر اس فارمولے کے حصول کے لئے ہر پارٹی بھاگ دوڑ شروع کر دے گی جس کا نتیجہ تم بہتر سمجھ سکتے ہو اس طرح ہمیں مطلوبہ امداد نہ مل سکے گی۔

اور تیسری بات یہ کہ کانفرنس ملتوی ہونے کی صورت میں جو پارٹی اب ایکشن میں ہے وہ یہاں بھی ایکشن میں آسکتی ہے ڈاکٹر داور کب تک چھپ سکیں گے اس لئے اب جس طرح تم مناسب سمجھو مجھے بتاؤ میں نے تفصیلی صورت حال تمہیں بتا دی ہے.........سر سلطان نے تفصیل سے سارے پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے آپ کی بات درست ہے کانفرنس ضرور منعقد ہونی چاہئے اور ہو گی باقی رہے ڈاکٹر داور کے سلسلے میں حفاظتی اقدامات تو

دوسرے ملک کے ایجنٹ اس وقت چونکیں گے جب کوئی سیکرٹ

ایجنٹ نظر آئے گا چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ بطور باڈی گارڈ جوانا

کو میں ڈاکٹر داور کے ساتھ بھیج دوں گا اور اگر ضرورت پڑی تو میں

چند مہروں کو لے کر میک اپ میں علیحدہ رہ کر کام کروں گا سامنے جوانا

ہی ہو گا جوانا کو بطور سیکرٹ ایجنٹ کوئی نہیں جانتا..........عمران نے

کہا۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا ایک باڈی گارڈ کی تو ویسے بھی اجازت ہے اور

پہلے میرا خیال تھا کہ ملٹری سیکرٹ سروس سے کوئی آدمی منگوا لیا جائے گا

کیونکہ وہ اتنے اوپن نہیں ہوتے لیکن اب تمہاری تجویز درست ہے

جوانا ٹھیک رہے گا اسے کوئی نہیں جانتا لیکن کیا جوانا ساری ذمہ داری

سنبھال لے گا سر سلطان نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

بالکل اس کی آپ فکر نہ کریں یہ سوچنا میرا کام ہے اب آپ ایسا کریں

کہ مجھے ڈاکٹر داور کا کھوج نکال کر دیں میں ان سے ذاتی طور پر مل کر تفصیلات طے کرنا چاہتا ہوں عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے میں وزارت سائنس کے سیکرٹری سے معلومات حاصل کرتا ہوں پھر میں تمہیں فون کر دوں گا جوانا کے کاغذات مجھے بھجوا دینا میں ڈاکٹر داور کے ذاتی محافظ کی حیثیت سے اس کا سرکاری اجازت نامہ تیار کرا دوں گا۔ سر سلطان نے کہا۔

ٹھیک ہے بھجوا دوں گا آپ پہلے ڈاکٹر داور کا پتہ کر دیں ان سے ملاقات ضروری ہے عمران نے کہا۔

ابھی معلوم کر کے بتاتا ہوں گڈ بائی سر سلطان نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

لو بھئی تیار ہو جاؤ تمہارا کام بن گیا ہے تم ڈاکٹر داور کے ذاتی محافظ کے طور پر ساتھ جاؤ گے عمران نے رسیور رکھ کر سامنے بیٹھے ہوئے

جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

لیکن آپ اپنے متعلق بھی تو کہہ رہے تھے کہ آپ بھی جائیں گے جوانا نے کہا۔

نہیں ہمارے وہاں جانے سے کچھ لوگ چونک سکتے ہیں اب سب کچھ تمہیں سنبھالنا پڑے گا عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اوہ اس اعتماد کا شکریہ باس آپ بے فکر رہیں جوانا اپنی ذمہ داری اچھی طرح سمجھتا ہے جوانا نے مسکراتے ہوئے بڑے ہی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

بہر حال تمہاری مراد پوری ہو گئی اب تم جانو اور جوڈش جا نے عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

جوڈش کو تو میں ایسا سبق دوں گا کہ وہ ساری عمر یاد رکھے گا جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

اچھا اب تم جاؤ میں تمہیں اطلاع کر دوں گا..........عمران نے کہا

بہتر باس مگر اس غیر ملکی کے بارے میں کیا حکم ہے کیا میں اسے تلاش کروں۔ جوانا نے صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں تم بالکل علیحدہ رہو اس کا بندوبست میں خود کر لوں گا عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ایکس ٹو..........رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

ارے کے ٹو سگریٹ تو سنا ہے اور اس نام کی ایک چوٹی بھی پائی جاتی ہے کیا اب ایکس ٹو نام کا بھی کوئی سگریٹ مارکیٹ میں آ گیا ہے

عمران کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

اوہ۔ عمران صاحب یہ آپ کو سگریٹ کیسے یاد آ گئے ہیں آج آپ نے اسموکنگ تو شروع نہیں کر دی.........بلیک زیرو نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

ارے تم آخر کیوں میری جنس بدلنے کے چکر میں پڑے ہوئے ہو تم بے فکر رہو میں مردانہ جنس رکھتے ہوئے بھی جولیا کو کچھ نہ کہوں گا تم اپنا زور تنویر پر آزماؤ...........عمران نے کہا۔

جنس.......اس میں جنس بدلنے والی کیا بات ہوئی کیا اسموکنگ صرف عورتیں کرتی ہیں بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

ابھی کنوارے ہو ناں اس لئے تمہیں بنیادی معلومات ہی حاصل نہیں اس اسموکنگ کی بات کر رہے ہو ناں جو سلائی کڑھائی میں ایک خاص فن کا نام ہے اور کڑھائی سلائی کا کام عورتوں کا ہوتا ہے عمران نے

اسموکنگ کو دوسری طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں عمران صاحب میں تو سگریٹ پینے والی بات کر رہا تھا اس میں کڑھائی سلائی کہاں سے گھس آئی.........بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

اچھا تو پھر خیر ہے میں سمجھا تم میری جنس تبدیل کرنا چاہتے ہو ایسا خیال بھی دل میں نہ لانا ورنہ میں تمہیں زیرو بھی بنا سکتا ہوں بلیک جوزف اور جوانا کی طرف بھی منتقل ہو سکتا ہے..........عمران نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

نہیں جناب، میری جرات ہے کہ میں آپ کی جنس تبدیل کرنے کے متعلق سوچوں جس کی کوئی جنس ہی نہ ہو اسے تبدیل کرنے کا فائدہ بلیک زیرو نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا اس کی عادت تھی کہ اگر کوئی جواب میں کٹیلی بات کرے تو وہ اس سے

پوری طرح محفوظ ہوتا تھا۔

اچھا جناب اب ہم جنس سے بھی محروم ہو گئے اب مجھے شادی کرنی ہی پڑے گئی تا کہ سٹرفکیٹ تو حال ہو جائے یہ کڑوی گولی اب نگلنی ہی پڑے گی میں آج ہی جولیا کے فلیٹ پر سلیمان کے ہاتھ پیغام بھجواتا ہوں عمران نے کہا۔

عمران صاحب اسے نہ بھیجنا اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ اپنا ہی چکر چلا دے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہاں تمہاری بات بھی درست ہے چلو تنویر کو بھیج دوں گا تم تو جا نہیں سکتے ورنہ لوگ کہیں گے کہ اس کے سرپرستوں میں پردہ دار ہی رہ گئے ہیں کوئی مرد نہیں ملا عمران نے جوابی چوٹ کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کھسیانی ہنسی ہنس کر رہ گیا.........ظاہر ہے جوابی چوٹ خاصی بھرپور تھی۔

اچھا چھوڑو میں خود چلا جاؤں گا جولیا کے پاس دو چار جوتیاں ہی کھانی پڑیں گی ناں کھالیں گے آخر شادی کے بعد باقی عمر میں بھی تو یہی کچھ ہوتا ہے تم ایسا کرو سب ممبرز کو ایک غیر ملکی کی تلاش پر لگا دو اس کا حلیہ نوٹ کرو دبلا پتلا سا شخص ہے اس کی بھنویں بہت موٹی سی ہیں اور خاص نشانی یہ ہے کہ دونوں بھنویں ملی ہوئی ہیں اور ان کے ملنے والی جگہ پر بالوں کا بھنور سا بنا ہوا ہے عمران نے جوانا کا بتایا ہوا حلیہ دھراتے ہوئے کہا۔

اوہ! مگر عمران صاحب کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہاں جوانا نے مجھے اس کی اطلاع دی ہے شاید مجھے ٹیم لے کر بغداد جانا پڑے بہر حال اس غیر ملکی کو تلاش کراؤ اور سنو ممبران کو خاص طور پر یہ ہدایت کر دینا کہ انہوں نے کسی طرح بھی کوئی مداخلت نہیں کرنی

صرف نگرانی کرنی ہے اور رپورٹ دینی ہے عمران نے بلیک زیرو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

بہتر میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں بلیک زیرو نے جواب دیا او کے جیسے ہی رپورٹ ملے مجھے اسکے متعلق بتا دیں۔ گڈ بائی.........عمران نے سنجید گی سے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

رسیور رکھتے ہی گھنٹی بجی اور عمران نے رسیور اٹھالیا۔

لیس.........عمران نے سنجید گی سے کہا کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ کال سر سلطان کی ہو گی۔

عمران بیٹے.........کافی دیر سے کوشش کر رہا تھا لیکن تمہارا ٹیلی فون مصروف تھا سر سلطان نے کہا۔

ہاں میں بلیک زیرو سے جنس کی تبدیلی پر ڈسکس کر رہا تھا عمران نے کہا۔

ڈاکٹر داور ڈیفنس لیبارٹری میں ہیں۔..............میں نے ڈیفنس لیبارٹری کے انچارج راشد سے بات کر لی ہے تم اس کی معرفت ڈاکٹر داور سے مل سکتے ہو سر سلطان نے کہا۔

ٹھیک ہے میں مل لوں گا تھینک یو۔

اور سر سلطان نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران نے بھی رسیور رکھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تا کہ لباس بدل کر وہ ڈیفنس لیبارٹری کا چکر لگا ہی آئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی قریب کرسی پر بیٹھے ہوئے جوڈش نے رسیور اٹھالیا۔

یس جوڈش سپیکنگ جوڈش نے محتاط لہجے میں کہا۔

وائٹ پینتھر بول رہا ہوں............ تمہارا شکار وہاں سے چل پڑا ہے جوڈش........ اس کے ساتھ ایک ذاتی محافظ بھی ہے اور تمہیں یہ سن کر یقیناً حیرت ہو گی کہ وہ محافظ ماسٹر کلرز کا جوانا ہے .... گھمبیر آواز سنائی دی۔

اچھا۔ تو جوانا کو ہائر کر ہی لیا گیا ہے۔ بہت خوب، اس کا مطلب ہے کہ جوانا کی زندگی کے دن بھی پورے ہو چکے ہیں............ جوڈش نے

زہریلے لہجے میں کہا۔

جوانا کے متعلق مشہور ہے جوڈش کہ وہ سیدھا چلنے کا عادی ہے اس کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے وائٹ نے کہا۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں.......... جوڈش نے چونکتے ہوئے کہا۔

مطلب یہ کہ جوانا کو چھیڑ دیا جائے اور خصوصی نشانی بھی دکھا دی جائے تو وہ اندھے ہاتھی کی طرح بھاگتا ہوا سیدھا ہماری تجویز کردہ کچھار میں آ گھسے گا اور پھر چاروں طرف سے گولیاں اگلنے والی مشین گنوں کے دہانے اس کو موت کی وادی میں دھکیل دیں گے وائٹ نے کہا۔

نہیں وہ ہمارے شکار کو چھوڑ کر نہیں آئے گا وہ اس وقت شکاری نہیں بلکہ محافظ ہے تم اس سے بے فکر رہو میرے لئے وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ....جوڈش نے جواب دیا۔

وہ بات نہیں جو تم سوچ رہے ہو بات یہ ہے کہ اگر ڈاکٹر کے ذاتی

محافظ کو ہلاک کر دیا گیا تو نہ صرف ڈاکٹر چوکنا ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ انتظامیہ بھی حرکت میں آجائے اور اسکے بعد فارمولا ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے وائٹ نے کہا۔

تو پھر تم کیا چاہتے ہو............جوڈش نے جھلائے ہوئے لہجے میں وائٹ پینتھر سے پوچھا۔

ہم چاہتے ہیں کہ جوانا اور ڈاکٹر کا خاتمہ اکٹھا ہو اور دوسری بات یہ کہ ان کی موت غیر قدرتی نہ ہو، وائٹ نے جواب دیا۔

غیر قدرتی سے تمہارا کیا مطلب ہے............جوڈش نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

دیکھو جوڈش کسی آدمی کو گولی مار دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے وائٹ پینتھر ایک بہت بڑی اور منظّم جماعت ہے ہمارے پاس ایسے آدمی موجود ہیں جو ایک تو کیا بیک وقت سینکڑوں افراد کو بھی گولیاں مار کر

ہلاک کر سکتے ہیں لیکن ہم نے بھاری معاوضہ دے کر تمہاری خدمات

صرف اس لئے حاصل کی ہیں کہ قتل ہمارے منصوبے کے مطابق ہو

تمہاری شہرت بھی ایسی ہے کہ تم ہر قسم کے قتل کے ماہر ہو اب اگر ڈاکٹر

کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا کہ دوسرے افراد

فوراً سمجھ جائیں گے کہ کوئی تنظیم کام کر رہی ہے اور اس طرح وہ

فارمولے پر آنکھیں بند کر کے عمل نہیں کریں گے اور اس طرح ہمارا

منصوبہ قطعاً ناکام ہو جائے گا اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کا خاتمہ

اس انداز میں ہو کہ اس کی موت غیر قدرتی ظاہر نہ ہو اس طرح دوسری

سائڈ پر نہیں سوچا جائے گا وائٹ نے باوقار لہجے میں جواب دیا۔

تمہارے ذہن میں کوئی آئیڈیا ہو تو بتاؤ............جوڈش نے چند لمحے

خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

آئیڈیا کوئی بھی ہو سکتا ہے کار ایکسیڈنٹ، کمرے کی چھت گر جانا

،اچانک کسی سانپ کا کاٹ لینا کمرے میں مونو اکسائیڈ گیس جمع ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ وائٹ نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

اور جوڈش اس کی بات سن کر بے اختیار ہنسنے لگا۔

خوب اچھے آئیڈیئے لگائے ہیں تمہارا مطلب ہے اب میں سیمنٹ اور سریے کی بنی ہوئی چھت کو توڑ کر اس پر گرا دوں اور وہ اندر بیٹھا انتظار کرتا رہے کہ کب چھت گرتی ہے اور جدید ترین رہائش گاہوں میں سانپ کی موجودگی، مونو اکسائیڈ والا مسئلہ تو تم ایسے بتا رہے ہو جیسے وہ ہالینڈ کے دیہاتی علاقوں میں رہے گا باقی رہا کار ایکسیڈنٹ تو اگر وہ باہر نکلے گا تو ایکسیڈنٹ ہو گا پھر میں کار اس کے کمرے کے اندر لے جاؤں جوڈش نے بری طرح ہنستے ہوئے کہا۔

دیکھو جوڈش.........یہ آئیڈیئے وغیرہ سوچنا میرا کام نہیں اگر میں ایسے اچھوتے آئیڈیئے سوچ لیتا تو پھر تم وائٹ ہوتے اور میں جوڈش

تمہارا کام ہے میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر کی موت غیر قدرتی ہو اور بس۔ وائٹ نے کھسیانے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں سمجھ گیا بہر حال تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا اب میں انتظام کرلوں گا تمہیں جوڈش سے مایوسی نہیں ہوگی جوڈش نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

او کے میں تمہیں اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دوں گا اور اندر جانے کے لئے پاس بھی بھیج دوں گا تم اس رہائش گاہ کے سپروائزر ہو گے میں نے یہ انتظام پہلے ہی کرلیا ہے وائٹ نے جواب دیا۔

ویری گڈ.........یہ بہت اچھا آئیڈیا ہے اس طرح مجھے وہاں گھومنے پھرنے کی مکمل آزادی مل جائے گی جوڈش نے مطمئن لہجے میں کہا۔

تم جس میک اپ میں وہاں جانا چاہو اس کا فوٹو نام وغیرہ تیار رکھنا آدھے گھنٹے بعد میرا آدمی آ کر تم سے لے گا کوڈ وائٹ اور بلیک ہو گا

وائٹ پینتھر نے کہا۔

ٹھیک ہے میں تیار رکھوں گا جوڈش نے کہا۔

اور پھر دوسری طرف سے گڈ بائی کی آواز سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ اس وقت بغداد کے ایک ساحلی ہوٹل میں رہائش پذیر تھا وہ کرسی سے اٹھ کر تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھا اس نے الماری سے ایک بریف کیس نکالا اور اس کے خفیہ خانے میں سے اس نے چند لفافے نکال کر ان کے اندر موجود کاغذات چیک کرنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے باقی لفافے رکھ کر ایک لفافہ جیب میں ڈالا اور بریف کیس بند کر کے واپس الماری میں رکھ دیا اور پھر کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اس نے جیب سے لفافہ نکالا اور اس میں سے کاغذات باہر نکالے اور سامنے رکھی ہوئی چھوٹی میز پر رکھ کر انہیں غور سے دیکھنے لگا یہ ایک

مقامی آدمی کے کاغذات تھے نام تھا ارسلان وہ چند لمحے بغور ان کاغذات کو دیکھتا رہا۔

وہ ارسلان کے نام سے ایک اور مشن کے لئے یہاں بغداد میں کام کر چکا تھا اس لئے اس مشن کے کاغذات اور فوٹو اس کے پاس موجود تھے وہ ہمیشہ ایسے کاغذات سنبھال کر رکھتا تھا ان کاغذات میں اس کا مقامی آدمی کے طور پر ایک فوٹو بھی تھا۔

اور آخر کار اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ ارسلان کے نام سے ہی یہ مشن مکمل کرے گا۔

اس نے کاغذات دوبارہ لفافے میں ڈالے اور لفافہ جیب میں رکھ کر اس نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

یس آکاش کیمسٹ سپیکنگ ....رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے آواز سنائی دی۔

جوڈش بول رہا ہوں.........جوڈش نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

یس باس حکم فرمائیے.........آکاش کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہوگیا۔

آکاش وہ زہر چاہیے جس کے اثرات ہارٹ اٹیک میں ظاہر ہوتے ہیں.............جوڈش نے کہا۔

اوہ، فارمولا نمبر بارہ مل جائے گا آکاش نے جواب دیا۔

یہ مجھے ابھی چاہیے میں ہوٹل.........ساربان کے کمرہ نمبر ایک سو دس میں موجود ہوں جوڈش نے کہا۔

ٹھیک ہے باس میں بھجوا دیتا ہوں کتنے آدمیوں کے لئے چاہیے.....آکاش نے پوچھا۔

دو افراد کے لئے جوڈش نے جواب دیا۔

باس پچھ مہنگا ہو گیا ہے آکاش نے جھجکتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب.......... کیا اب تم بھی مجھے بلیک میل کرو گے جوڈش نے غراتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں باس میں تو حکم کا غلام ہوں لیکن جس بوڑھے سے یہ حاصل کرتا ہوں وہ بے حد عیار ہے اگر میں نے تھوڑی رقم سنائی تو وہ کہہ دے گا کہ ہے نہیں اور اسکے علاوہ اسے کوئی اور تیار نہیں کر سکتا.......... آکاش نے جواب دیا۔

کیا مطلب........ کیمسٹ تم ہو یا کوئی بوڑھا ہے آج سے پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی........... جوڈش نے چونکتے ہوئے کہا۔

باس میں تو دوکاندار ہوں آپ کا خادم ہوں......... آکاش نے جواب دیا۔

اچھا.......... بولو کتنی رقم جوڈش نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

دو ہزار ڈالر کا ایک کیپسول دے رہا ہے بوڑھا، دو کے چار ہزار ڈالر

باس میں اپنا منافع نہیں لوں گا آکاش نے کہا۔

یعنی رقم ڈبل کر کے بھی تم منافع کی بات کر رہے ہو دیکھو آکاش میرا

نام جوڈش ہے جوڈش......... میں چاہوں تو تمہارے حلق میں انگلی

ڈال کر پچاس کیپسول حاصل کر سکتا ہوں سمجھے اس لئے مجھ سے چکر

بازی کی آئندہ کوشش نہ کرنا.......... جوڈش نے غراتے ہوئے کہا۔

اوہ باس آپ تو ناراض ہو گئے ہیں میں تو آپ کو باس کہتا ہوں آپ کا

احترام کرتا ہوں میں کیپسول بھیج رہا ہوں جو مرضی آپ دے دینا

آکاش نے فوراً نرم پڑتے ہوئے کہا۔

اور یہ بات تو تم جانتے ہو کہ اگر کیپسول میں کوئی دھوکہ ہوا تو پھر

.... جوڈش نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں باس، یہ بات تو میں سوچ ہی نہیں سکتا........آ کاش نے جواب دیا۔

او کے بھجوا دو رقم مل جائے گی جوڈش نے کہا اور رسیور رکھ دیا ہونہہ مجھے بلیک میل کر رہا تھا جوڈش نے بڑ بڑاتے ہوئے کہا اور پھر دیوار پر لگے ہوئے ایک بٹن کو دبا دیا۔

چند لمحوں بعد ویٹر اندر داخل ہوا۔

وہسکی کی بوتل لاؤ جلدی..........جوڈش نے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

دیو ہیکل طیارہ جیسے ہی بغداد ائیر پورٹ پر اتر کر ٹرمینل کے سامنے رکا ڈاکٹر داور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا جوانا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اس نے بڑے چوکنے انداز میں ادھر اُدھر دیکھا اور پھر ڈاکٹر کو باہر چلنے کا اشارہ کیا۔

ڈاکٹر داور مسکراتے ہوئے اٹھے اور اپنا بیگ سنبھالے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

وہ تو جوانا کو ساتھ لے آنے کے لئے قطعاً تیار نہ ہوئے تھے لیکن عمران نے انہیں مجبور کر دیا تھا اس لئے عمران کی بات انہیں ماننی ہی تھی لیکن انہوں نے عمران سے واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ جوانا کو کہہ دینا کہ

وہ ان کے معمولات اور دوسرے کسی کام میں قطعاً مداخلت نہیں کرے گا اور عمران نے نہ صرف اس کی حامی بھر لی تھی بلکہ اس نے جوانا کو اچھی طرح سمجھا بھی دیا تھا کہ وہ صرف ڈاکٹر داور کی حفاظت کے لئے ساتھ جا رہا ہے اسکے علاوہ اس نے کسی بات میں مداخلت نہیں کرنی اور جوانا نے اسکا وعدہ کر لیا تھا چنانچہ ڈاکٹر داور کے پاس جوانا کو صبح ہی بھیج دیا گیا اور ایک بار ڈاکٹر داور کے پاس پہنچنے کے بعد جوانا اب سائے کی طرح ڈاکٹر داور کے ساتھ تھا۔

چونکہ جوانا کو عمران کی طرح زیادہ بولنے کی عادت نہیں تھی اس ڈاکٹر داور........اس سے مطمئن تھے۔

جہاز کی سیڑھیاں اترنے کے بعد جیسے ہی ڈاکٹر داور نیچے پہنچے ایک شخص تیزی سے ڈاکٹر داور کی طرف بڑھا وہ چہرے مہرے سے بڑا وفادار نظر آ رہا تھا اسے ڈاکٹر داور کی طرف بڑھتے دیکھتے ہی جوانا کے

اعصاب تن گئے۔

ہیلو ڈاکٹر ....میرا نام فاروق عظیم ہے میں آپ کے استقبال کے لئے حاضر ہوا ہوں..........اس آدمی نے ڈاکٹر داور کے قریب آ کر کہا۔

شکریہ، یہ میرا ذاتی محافظ ہے جوانا..........ڈاکٹر داور نے جوانا کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

کیا آپ اپنی شناخت کرائیں گے جناب؟ جوانا نے مودبانہ لہجے میں فاروق عظیم سے مخاطب ہو کر کہا۔

اوہ بالکل..........فاروق عظیم نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے ایک کارڈ نکال کر ڈاکٹر داور کی طرف بڑھا دیا۔

ڈاکٹر داور نے کارڈ کو غور سے دیکھا اور پھر کارڈ فاروق عظیم کو واپس کر دیا۔

ٹھیک ہے جوانا یہ اپنے ہی آدمی ہیں.............ڈاکٹر داور نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آیئے سر ادھر سپیشل کار موجود ہے..........فاروق عظیم نے کارڈ واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر ڈاکٹر داور کو ہمراہ لیے مشرقی سمت کی طرف چل دیا وہاں تھوڑی دور ہی ایک لیموسین کار موجود تھی کار کے قریب ایک باوردی ڈرائیور کھڑا تھا جیسے ہی یہ کار کے قریب پہنچے باوردی ڈرائیور نے آگے بڑھ کر کار کی پچھلی نشست کا دروازہ کھول دیا اور ساتھ ہی اس نے بڑے ادب سے سلام بھی کیا ڈاکٹر داور نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پچھلی نشست پر بیٹھ گئے جوانا ان کے ساتھ ہی پچھلی نشست پر بیٹھا جب کہ فاروق عظیم ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا اور کار تیزی سے مڑ کر خصوصی آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

خصوصی آؤٹ گیٹ سے باہر نکلتے ہی کار مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی عمارت پر سپر کمرشل سٹور کا بورڈ لگا ہوا تھا کار عمارت............کے سامنے کے رخ سے گھومتی ہوئی اس کی سائیڈ میں جا کر رکی اور ڈرائیور نے جلدی سے نیچے اتر کر پچھلا دروازہ کھول دیا ڈاکٹر داور ایک طویل سانس لیتے ہوئے باہر نکلے جوانا بھی ان کے ساتھ ہی باہر آ گیا۔

آیئے سر............فاروق عظیم نے کہا۔

پھر وہ انہیں لے کر سائیڈ کی پتلی سی گلی سے ہوتا ہوا عمارت کی پچھلی سائیڈ پر پہنچ گیا۔

یہاں ایک راہداری سے ہوتے ہوئے وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئے اور پھر کمرہ کسی لفٹ کی طرح اوپر چڑھتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد کمرے کی حرکت رکی تو فاروق عظیم نے آگے بڑھ کر

دروازہ کھول دیا اب وہ ایک اور راہداری میں تھے جس کے اختتام پر ایک دروازہ نظر آرہا تھا دروازے کے باہر دو مسلح اور باوردی آدمی موجود تھے ان کے سینوں پر وہی کارڈ چسپاں تھے جو فاروق عظیم نے ڈاکٹر داور کو دکھایا تھا۔

یہ سر آپ کا کمرہ ہے اور مسٹر جوانا کے لئے ملحقہ کمرے میں بندوبست کیا گیا ہے.........فاروق عظیم نے دروازہ کھول کر مودبانہ انداز میں کہا اور ڈاکٹر داور بیگ اٹھائے سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہو گئے جوانا ان کے پیچھے پیچھے تھا۔

جوانا نے بڑی محتاط نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا ملحقہ کمرے کا دروازہ بھی اسی کمرے کے اندر تھا۔

سر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو یہ باوردی دربان موجود ہیں آپ انہیں بتا دیں یہ مہیا کر دیں گے فون بھی موجود تھے میں اس فون پر رہوں گا

فاروق عظیم نے کہا۔

تھینک یو مسٹر فاروق عظیم آپ نے میری توقع سے کہیں بڑھ کر انتظام کیا ہے ڈاکٹر داور نے مسکراتے ہوئے کہا اور فاروق عظیم سر ہلاتے ہوئے باہر چلا گیا۔

جوانا اب تم اپنے کمرے میں جا سکتے ہو میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں فاروق عظیم کے جانے کے بعد ڈاکٹر داور نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے سر لیکن درمیانی دروازہ کھلا رہے گا جوانا نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ درمیانی دروازہ کھول کر اپنے کمرے میں داخل ہو گیا کمرہ چھوٹا تھا لیکن اسے بہت اچھے انداز میں سجایا گیا تھا۔

جوانا نے پہلے تو کمرے کی کھڑکیوں اور روشن دانوں کا جائزہ لیا پھر مطمئن ہو کر وہ ایک آرام کرسی پر بیٹھ گیا اس نے کرسی کا رخ ڈاکٹر

داور کے کمرے کی طرف کیا تھا لیکن ڈاکٹر داور کا بیڈ سائیڈ سے ہٹا ہوا

تھا جوانا اب بیٹھا سوچ رہا تھا کہ جوڈش کو یقیناً اس کی آمد کی اطلاع مل

گئی ہو گی اور وہ ہر صورت میں حملہ کرے گا لیکن وہ کہاں اور کس طرح

حملہ کرے گا یہی بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ جانتا تھا کہ

جوڈش ہر قسم کے حربے استعمال کرنے کا ماہر ہے۔

وہ یہی بات سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے ڈاکٹر داور کے کمرے میں

سے ہلکے سے کھٹکے کی آواز آئی وہ تیزی سے اٹھا اور دروازے کی

طرف بڑھا کیونکہ ڈاکٹر داور کے بیڈ پر بیٹھنے کی آوازیں وہ پہلے ہی سن

چکا تھا دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے ڈاکٹر داور کے کمرے میں

جھانکا تو دوسرے لمحے وہ تیزی سے اچھل پڑا کیونکہ اس نے سامنے

والی دیوار میں نصب الماری جس میں ڈاکٹر داور کا بیگ موجود تھا کے

سامنے ایک شخص کو کھڑے دیکھا اور وہ شخص الماری کھول رہا تھا جوانا

چند لمحے حیرت سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے پھرتی سے جیب سے پستول نکالا مگر دوسرے لمحے وہ آدمی تیزی سے مڑا اور جوانا کا منہ حیرت سے کھل گیا کیونکہ وہ فاروق عظیم تھا۔

مسٹر جوانا۔..........میں الماری کو مخصوص تالا لگا رہا تھا ڈاکٹر داور نے اس کی تاکید کی تھی فاروق عظیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کب کی تھی..........وہ تو سو رہے ہیں..........جوانا نے سخت لہجے میں کہا۔

سو نہیں رہے کتاب پڑھ رہے ہیں آ کر دیکھ لو..........فاروق عظیم نے کہا اور جوانا نے قدم آگے بڑھایا۔

اور اسی لمحے شائیں کی سی آواز سنائی دی اور جوانا کے بازو میں کوئی باریک سی چیز گھستی چلی گئی۔

جوانا نے بڑی تیزی سے جیب میں موجود پستول نکالنا چاہا کیونکہ اسے

کمرے میں وہی دو مسلح افراد کھڑے نظر آئے تھے جب کہ ڈاکٹر داور بیڈ پر آنکھیں بند کیے پڑے تھے لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب سے باہر آتا دیو ہیکل جوانا لڑکھڑایا اور کسی کٹے ہوئے شہیتر کی طرح نیچے گرتا چلا گیا اس کے ذہن پر یک لخت اندھیروں نے یلغار کر دی تھی۔

جلدی کرو اسے بھی لے چلو.........فاروق عظیم نے جوانا کے گرتے ہی ان دو مسلح اور باوردی آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ تیزی سے زمین پر پڑے ہوئے جوانا کی طرف بڑھے۔

ان دونوں نے مل کر قوی ہیکل جوانا کو اٹھایا اور دروازہ پار کر کے باہر راہداری میں نکل گئے جب کہ فاروق عظیم نے مڑ کر تیزی سے دوبارہ الماری کھولی اس نے بڑے اطمینان سے الماری میں رکھا ہوا ڈاکٹر داور کا بیگ باہر نکالا اور پھر جیب سے ایک باریک سی تار نکال کر اس

نے بیگ کا مخصوص تالا کھول دیا۔

بیگ کھول کر اس نے اس کے اندر رکھا ہوا فائل باہر نکالا اور پھر فائل کے اندر موجود کاغذوں کو اس نے بڑی احتیاط سے باہر نکال لیا اور پھر اوور کوٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے ایک اور فائل برآمد کی اس میں سے اس نے ٹائپ کیے ہوئے کاغذ نکال کر بڑی احتیاط سے انہیں ڈاکٹر داور والی فائل میں پہلے کی طرح کلپ کر کے فائل کو واپس بیگ میں رکھا اور اس کے تالے کو بند کر کے بیگ کو واپس الماری میں رکھ کر اس نے الماری بند کر دی اور پھر وہ اس بیڈ کی طرف بڑھا جس پر ڈاکٹر داور آنکھیں بند کیے لیٹے ہوئے تھے اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی دو باوردی آدمی اندر داخل ہوئے۔

جوانا کو پہنچا آئے..........فاروق نے تیز لہجے میں کہا۔

لیس سر..........ان میں سے ایک نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے اسے بھی لے جاؤ اور لاڈک کو بھیجد و..........فاروق عظیم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور وہ دونوں تیزی سے بستر پر لیٹے ہوئے ڈاکٹر داور کی طرف بڑھے ان میں سے ایک نے جھک کر ڈاکٹر داور کو اٹھا کر کاندھے پر لادا ڈاکٹر داور بے ہوش تھے اور وہ انہیں لیے ہوئے دروازے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ڈاکٹر داور اندر داخل ہوئے۔

ہیلو لاڈک کیا کوئی پریشانی تو نہیں..........فاروق عظیم نے آنے والے سے پوچھا۔

نہیں جناب میں بالکل او کے ہوں..........آنے والے نے جو

ڈاکٹر داور کے میک اپ میں تھا انہی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

اوکے............اب تم ڈیوٹی سنبھالو.........فاروق عظیم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

سر اس باڈی گارڈ کا کیا ہوگا.............لاڈک نے پوچھا۔

تم نے اسے واپس بھجوا دیا ہے وہ صرف تمہیں یہاں چھوڑنے آیا تھا ....فاروق عظیم نے جواب دیا۔

مگر سر۔ایک پہلو اور بھی ہے کہ حکومت پاکیشیا نے اسے سرکاری طور پر بھیجا تھا وہ جب وہاں نہیں پہنچے گا تو مسئلہ نازک ہو جائے گا لاڈک نے کہا۔

اوہ ایسی کوئی بات نہیں تم نے اسے یہاں سے بھیج دیا اس کے بعد وہ جہاں جاتا ہے تمہیں اسے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ویسے بھی پرسوں تم یہ

فارمولا کانفرنس میں دے کر فارغ ہو جاؤ گے اس کے بعد تمہاری ڈیوٹی ختم ہو جائے گی فاروق عظیم نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور لارڈ ک خاموش ہو گیا۔

فاروق عظیم دروازے کی طرف بڑھا اور چند لمحوں کے بعد ہی وہ دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گیا۔

دروازے پر وہی دونوں مسلح افراد بڑی مستعدی سے پہرہ دے رہے تھے۔

فاروق عظیم تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کے آخر میں موجود چھوٹے کمرے میں آیا اور پھر کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد فاروق عظیم عمارت کے نچلے حصے میں پہنچ گیا یہاں ایک کمرے میں داخل ہو کر اس نے کرسی سنبھالی اور پھر میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کو اپنی طرف کھینچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے

نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

ہیلو رچرڈسن کالنگ لوشار..........فاروق عظیم نے کہا۔

یس لوشار سپیکنگ باس..........دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

دونوں پہنچ گئے ہیں..........فاروق نے کہا۔

یس لوشار نے کہا اور پوچھا اب کیا حکم ہے۔

ان دونوں کو انتہائی سخت نگرانی میں رکھو کانفرنس کے بعد ان کا فیصلہ کیا جائے گا فاروق عظیم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

بہتر سر۔ویسے اگر آپ حکم دیں تو اس حبشی کو ختم کر دیا جائے لوشار نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

ابھی نہیں بعد میں ہو سکتا ہے حالات بدل جائیں اور ہمیں اس کی ضرورت پڑ جائے فاروق عظیم نے کہا۔

بہتر سر جیسے حکم ....لوشار نے جواب دیا اور فاروق عظیم نے

او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار تھے اس

نے جیب میں رکھی ہوئی فائل نکال کر میز کے خانے میں رکھ کر تالا لگایا

اور اطمینان کے انداز میں پیر آگے کی طرف پھیلا دیئے اس نے

انتہائی آسانی سے اپنے مشن کے اہم ترین حصے کو مکمل کرلیا تھا۔

عمران ائیر پورٹ کی پبلک گیلری میں کھڑا رن وے کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر مقامی میک اپ تھا اور وہ اس وقت عام سا نوجوان نظر آ رہا تھا پبلک گیلری لوگوں سے پر تھی یہ سب جہاز سے آنے والے مسافروں کو لینے کے لئے آئے تھے۔

عمران ایک طرف خاموش کھڑا آہستہ آہستہ چیونگم چبا رہا تھا اس کی نظریں رن وے پر جمی ہوئی تھیں۔

بغداد کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر خوب گہما گہمی تھی مختلف کمپنیوں کے طیارے اتر اور چڑھ رہے تھے عمران اس طیارے کے انتظار میں تھا جس میں ڈاکٹر داور اور جوانا نے یہاں پہنچنا تھا۔

عمران ایک روز پہلے ہی نعمانی، صدیقی اور چوہان کو ساتھ لے کر یہاں پہنچ گیا تھا اس بار وہ دانستہ ان تینوں کو ساتھ لے کر آیا تھا کیونکہ ایک تو کیپٹن شکیل اور صفدر کی تیز کارکردگی کے مقابلے میں ان تینوں کو اپنے جوہر دکھانے کا موقع کم ہی ملتا تھا اور دوسرا یہ کہ وہ ایسے ممبرز کو نہیں لے آنا چاہتا تھا جن سے دوسرے ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹ کسی نہ کسی طور پر واقف رہے ہوں۔

صدیقی ائیر پورٹ سے باہر کار کے پاس موجود تھا جب کہ چوہان اور نعمانی ایک اور کار میں ائیر پورٹ روڈ کے پہلے چوک پر موجود تھے عمران نے یہاں پہنچ کر اپنے طور پر ایک رہائش گاہ اور دو کاریں کرایہ پر حاصل کر لی تھیں اس نے اپنا یہ دورہ اس قدر خفیہ رکھا تھا کہ بغداد میں موجود سیکرٹ سروس کے فارن آفس کو بھی ان کی آمد کی کوئی اطلاع نہ تھی اسی لمحے گیلری میں لگے ہوئے مائیک پر اس جہاز کی آمد کا اعلان

ہونا شروع ہو گیا جس کے انتظار میں عمران کھڑا تھا اس اعلان کے ہوتے ہی گیلری میں موجود لوگوں میں کھلبلی سی مچ گئی اور وہ سب اپنے اپنے عزیزوں کے استقبال کے لئے مستعد ہو گئے۔

عمران کی نظریں نمبر تین ٹرمینل کی عمارت پر جمی ہوئی تھیں جس کے سامنے جہاز کے رکنے کا اعلان ہوا تھا چند لمحوں بعد فضا میں جہاز نظر آ گیا جو اب نیچے اترنے کی تیاری کر رہا تھا اور اسی لمحے عمران چونک پڑا اس نے ٹرمینل کی مشرق کی سمت سے ایک سیاہ رنگ کی لیموسین کار کو رن وے کے قریب بڑھتے ہوئے دیکھا لیموسین کار رن وے کے قریب پہنچ کر رک گئی عمران نے گلے میں لٹکے ہوئے کیمرے کو اٹھا کر آنکھوں سے لگا لیا بظاہر وہ تصویر کھینچنا چاہتا تھا لیکن یہ کیمرہ کیمرہ کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی طاقت ور اور جدید ترین دوربین بھی تھی اب عمران کو لیموسین کار اپنے قریب نظر آئی کار کی پچھلی نمبر پلیٹ پر ایل،

سی، اے کے موٹے موٹے حروف صاف پڑھے جاتے تھے نظر آئے۔

ایل۔سی۔اے اس کانفرنس کا مخصوص کوڈ تھا جس میں شرکت کرنے کے لئے ڈاکٹر داور آرہے تھے کار میں ایک باوردی ڈرائیور اور ایک لمبا تڑنگا مقامی آدمی موجود تھا عمران اس مقامی آدمی کو غور سے دیکھتا رہا وہ بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

چند لمحوں بعد طیارہ دوڑتا ہوا اس سٹینڈ کی طرف آتا دکھائی دیا تو کار میں بیٹھا آدمی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

طیارے کے رکتے ہی سیڑھی دروازے کے ساتھ لگا دی گئی اور وہ آدمی باوقار انداز میں چلتا ہوا سیڑھی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا سیڑھی کے نیچے کھڑے ہوئے سٹیورڈ سے اس نے کوئی بات کی تو سٹیورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دروازہ کھلتے ہی مسافر نیچے اترنے لگ گئے وہیں قریب ہی مسافروں کو لے جانے والی ایر کمپنی کی مخصوص بس موجود تھی مسافر اس بس میں سوار ہوتے چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد عمران کو دروازے پر ڈاکٹر داور ہاتھ میں بیگ اٹھائے نظر آئے ان کے پیچھے جوانا تھا وہ دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے جیسے ہی نیچے پہنچے وہی آدمی تیزی سے ڈاکٹر داور کی طرف بڑھا اس نے ڈاکٹر داور کے قریب جا کر کوئی بات کی تو ڈاکٹر داور نے جواب دیا اور ساتھ ہی اپنے پیچھے کھڑے ہوئے جوانا کی طرف اشارہ کیا وہ شاید اس آدمی سے جوانا کا تعارف کرا رہے تھے پھر جوانا کے لب ہلے اور اس آدمی نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ڈاکٹر داور کی طرف بڑھا دیا اور پھر انہوں نے جوانا سے کوئی بات کی اور پھر وہ اس آدمی کی رہنمائی میں اس لیموسین کار کی طرف بڑھنے لگے۔

ڈرائیور اب کار سے باہر نکل کر کھڑا ہوا تھا جیسے ہی یہ قریب پہنچے باوردی ڈرائیور نے آگے بڑھ کر کار کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور ڈاکٹر اور جوانا پچھلی نشستوں پر بیٹھ گئے جب کہ مقامی آدمی ڈرائیور کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی کار تیزی سے مڑی اور مشرقی سمت ایک مخصوص آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران اس کار کے آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھتے ہی تیزی سے مڑا اور پھر پیڈ گیلری سے ملحقہ............ باتھ روم میں سے ایک میں داخل ہو گیا اس نے دروازہ اندر سے بند کر کے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں دبایا تو ڈائل پر بارہ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

ہیلو پرنس کالنگ نمبر فوراً اوور............عمران نے گھڑی سے منہ لگا کر تیز لہجے میں کہا۔

یس نمبر فور اٹینڈنگ یو اوور...........دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

سیاہ رنگ کی لیموسین کار نمبر ایل۔زیڈ۔تھری زیرو تھری پلیٹ پر ایل سی اے کے الفاظ موجود ہیں نگرانی کرو خاص طور پر یہ چیک کرو کہ کوئی اور تو نگرانی نہیں کر رہا اوور اینڈ آل۔عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن کو دوبارہ پریس کر کے رابطہ ختم کیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ تیزی سے گیلری میں آیا اور تقریباً دوڑنے کے سے انداز میں چلتا ہوا آؤٹ گیٹ کی طرف جانے والی راہداری میں بڑھتا چلتا گیا۔

چند لمحوں کے بعد وہ عمارت سے باہر پرائیویٹ پارکنگ میں پہنچ گیا جہاں سفید رنگ کی کار کے قریب صدیقی موجود تھا۔

عمران نے تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور صدیقی ساتھ والی

سیٹ پر بیٹھ گیا دوسرے لمحے کار تیزی سے روڈ گیٹ کی طرف بڑھنے لگی کیا ڈاکٹر داور پہنچ گئے ہیں..........صدیقی نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں انہیں سیاہ رنگ کی لیموسین کار میں مخصوص گیٹ سے لے جایا گیا ہے میں نے چوہان کا الرٹ کر دیا ہے..........عمران نے کار کو سڑک پر لے جا کر موڑتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس کی کار تیز رفتاری سے دوسری کاروں کے درمیان بھاگنے لگی۔

سیاہ لیموسین کہیں نظر نہیں آ رہی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ اس کے کال کرنے اور پارکنگ تک آنے کے درمیانی وقفے میں وہ کہیں کی کہیں پہنچ چکی ہو گی اسلیئے وہ اس کے متعلق زیادہ فکرمند نہ تھا۔

پہلے چوک پر پہنچتے ہی اس نے مخصوص جگہ پر جب چوہان کی کار کو موجود نہ پایا تو اس نے کار ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے روک لی اور پھر

گھڑی کا ونڈ بٹن دوبارہ دبا دیا۔

ہیلو پرنس کالنگ نمبر فور اوور.........عمران نے گھڑی کو منہ کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔

یس نمبر فور اٹینڈ نگ اوور.........چند لمحوں بعد ہی چوہان کی باریک سی آواز سنائی دی۔

کیا پوزیشن ہے اوور عمران نے پوچھا۔

لیموسین کار، شاہراہ اعظم پر ایک دو منزلہ عمارت کے گیٹ میں گئی ہے اس پر سپر کمرشل سٹور کا بورڈ موجود ہے کار اس کی دائیں سائیڈ پر رکی ہے اور اس میں سوار افراد سائیڈ میں گلی سے اندر چلے گئے ہیں کار اور ڈرائیور وہیں موجود ہے اوور چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے نگرانی جاری رکھو ہم آرہے ہیں اوور اینڈ آل عمران نے کہا

اور ونڈ بٹن کو دوبارہ پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا اس کے بعد اس نے کار کو آگے بڑھا دیا اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ شاہراہ اعظم پر پہنچ گیا۔

بغداد اس کا کئی بار کا دیکھا بھالا ہوا تھا اس لئے اسے شاہراہ اعظم تک پہنچنے میں کوئی پریشانی نہ ہوئی۔

تھوڑی دیر بعد سپر کمرشل سٹور کی عمارت اسے نظر آ گئی اور اس نے کار اس کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی اور پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اتر آیا سیاہ لیموسین کار ابھی تک انتہائی دائیں جانب موجود تھی۔

عمران کار سے اتر کر سٹور کے مین گیٹ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک طرف بنے ہوئے بک سٹال پر کھڑا ہوا چوہان نظر آ گیا چوہان کی کار بھی پارکنگ میں موجود تھی اور کار میں نعمانی بیٹھا کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف نظر آ رہا تھا۔

کیا پوزیشن ہے.........؟ عمران نے چوہان کے قریب سے گزرتے ہوئے پوچھا۔

وہی ہے.........وہ لوگ گلی میں جانے کے بعد واپس نہیں آئے چوہان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا اخبار تہہ کر کے عمران کے ساتھ ہی مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے جواب دیا سٹور میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا۔

سٹور میں داخل ہوتے ہی عمران ٹوائز شعبے کی طرف بڑھتا چلا گیا اس شعبے میں ایک خوبصورت لڑکی گاہکوں کو اٹینڈ کر رہی تھی عمران شو کیسوں کے سامنے جا کر رک گیا۔

چوہان اس سے ذرا ہٹ کر کھڑا مختلف کھلونوں کی اس طرح للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ چھوٹا سا بچہ ہو۔

یس سر۔لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

سیاہ رنگ کی لیموسین کار چاہیے عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ اچھا وہ تو شعبہ کے دوسرے حصے میں ہے آپ دائیں طرف سے اندر چلے جائیے وہاں مسٹر رابرٹ موجود ہوں گے لڑکی نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

تھینک یو مس ویسے وہ کار آپ سے زیادہ خوبصورت نہیں ہوسکتی کاش آپ بھی کسی شوکیس میں ہوتیں........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دی اس کے چہرے پر ہلکی سی شرم کا تاثر بھی ابھر آیا تھا لیکن عمران اس کی طرف دیکھے بغیر تیزی سے دائیں طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ ایک پتلی سی راہداری تھی راہ داری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس پر مسٹر رابرٹ کے نام کی تختی موجود تھی عمران نے دروازہ کھولا اور اندر

داخل ہو گیا یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا..........ایک میز کے پیچھے ایک گنجے سر والا ادھیڑ عمر کا آدمی موجود تھا۔

فرمایئے..........ادھیڑ عمر کے آدمی نے عمران کو دیکھتے ہی ناگوار لہجے میں پوچھا۔

مجھے سیاہ رنگ کی لیموسین کار چاہیے تھی..........عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ اچھا اچھا آیئے آپ کا نام..........؟ادھیڑ عمر کے آدمی نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

پرنس آف ڈھمپ اور آپ کو تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کا نام مس شوکیس نے مجھے بتا دیا ہے..........عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

مس شو کیس .... مسٹر رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ شو کیس کے ساتھ جو خوبصورت سی ہیں کاش وہ مس بھی شو کیس میں ہوتیں تو مجھے جولیا کے نخرے نہ اٹھانے پڑتے عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور رابرٹ نے کچھ سمجھنے اور کچھ نہ سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا۔

مہمان پہنچ گئے ہیں کیا پوزیشن ہے .... عمران نے میز کے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اس نے رابرٹ سے مصافحہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔

جی ہاں مجھے رپورٹ مل چکی ہے وہ اپنے کمروں میں آرام کر رہے ہیں رابرٹ نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

ان کا افسر مہمانداری کون ہے .... عمران نے پوچھا۔

ہمارا خاص آدمی ہے فاروق عظیم کیوں .... رابرٹ نے

چونک کر پوچھا کیا آپ اس سے میری بات کروا سکتے ہیں......؟

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اسکا ہمیں حکم نہیں.........ہم صرف آپ کو صورت حال بتا سکتے ہیں اور یہ بھی اس لئے کہ ہیڈ آفس سے ہمیں ہدایات ملی ہیں رابرٹ نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

چلیے ڈاکٹر داور سے بات کرا دیجئے' عمران نے کہا۔

نو سر سوری۔ کانفرنس تک ان سے کسی اجنبی کا رابطہ نہیں ہو سکتا یہ خصوصی ہدایات ہیں رابرٹ نے جواب دیا۔

آپ خود بات کر سکتے ہیں..........عمران نے رابرٹ کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی ہاں........کیوں رابرٹ نے ایک بار پھر چونکتے ہوئے جواب دیا۔

تو صرف ان سے یہ پوچھ لیجئے کہ وہ اپنا اصل بیگ پاکیشیا میں کیوں بھول آئے ہیں کیا اس کا کوئی خاص مقصد تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کیا۔

کک، کیا، مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیگ تو وہ ساتھ لے آئے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رابرٹ عمران کی بات سن کر اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں کے قریب بم پھٹ پڑا ہو۔

وہاں ان کے ایک جیسے دو بیگ تھے اور میرا خیال ہے کہ وہ اصل بیگ جلدی میں وہیں بھول آئے ہیں عمران نے جواب دیا۔

اوہ اگر ایسی بات ہے تو یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے رابرٹ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

لیس۔فلڈ ڈیفنس سٹور۔دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

فاروق عظیم سے بات کراؤ میں رابرٹ بول رہا ہوں رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

بہتر سر ہولڈ آن کیجئے دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک آواز ابھری۔

یس سر میں فاروق عظیم بول رہا ہوں............بولنے والے کا لہجہ خاصا تیز تھا۔

رابرٹ بول رہا ہوں میں نے ایک اہم بات ڈاکٹر داور سے پوچھنی ہے ان سے میرا رابطہ کراؤ۔رابرٹ نے کہا۔

سر وہ سو چکے ہیں آپ مجھے بتائیں جیسے ہی وہ جاگیں گے میں پوچھ لوں گا..........فاروق عظیم نے جواب دیا۔

ان سے پوچھو کہ کیا ان کے پاس اصل بیگ ہے یا وہ اصل بیگ پاکیشیا میں بھول آئے ہیں۔رابرٹ نے کہا۔

کک۔ کک۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ اصل بیگ کا کیا مطلب ہے

فاروق عظیم کی آواز رابرٹ سے زیادہ بوکھلائی ہوئی سنائی دی۔

مجھے ابھی پاکیشیا سے اطلاع دی گئی ہے کہ ان کے پاس ایک جیسے دو

بیگ تھے ایک وہ لے آئے ہیں اب یہ معلوم نہیں کہ وہ اصل ہے یا

دوسرا اس کو کنفرم کرنا ہے تاکہ اصل بھول آئے ہوں تو اسے منگوا لیا

جائے رابرٹ نے کہا۔

اوہ یہ واقعی انتہائی سیریس مسئلہ ہے میں ابھی انہیں جگا کر پوچھتا ہوں

آپ ہولڈ آن کریں گے یا میں آپ کو رنگ کروں فاروق عظیم نے

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

مجھے رنگ کر دینا میں منتظر رہوں گا۔ رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا

اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔

میں آپ کے متعلق تفصیل سے نہیں جانتا پرنس لیکن کیا واقعی ایسا ہے یا

آپ نے خواہ مخواہ ایک شوشہ چھوڑ دیا ہے رابرٹ نے رسیور رکھ کر

عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

میرے متعلق آپ کا ہیڈ آفس اچھی طرح جانتا ہے اور میرے پاس

اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں بیٹھا شوشے چھوڑتا رہوں۔

..........عمران نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

اوہ کیا آپ کا تعلق پاکیشیا سے ہے رابرٹ نے پوچھا۔

میرا تعلق سیارہ مریخ سے ہے مسٹر رابرٹ غیر ضروری تفصیلات پوچھنے

کی ضرورت نہیں ہوتی..........عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور

رابرٹ خاموش ہو کر دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگا اس کے چہرے پر

شدید الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

میری سمجھ میں ہیڈ آفس کی منطق نہیں آئی ایک طرف تو اتنے خصوصی

انتظامات کیے گئے ہیں اور دوسری طرف آپ جیسے لوگوں کو پوچھ گچھ

کے لئے آزادی دے دی گئی ہے............رابرٹ نے کرخت لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اگر ایسا نہ کیا جاتا تو آپ کو علم ہی نہ ہوتا کہ اصل بیگ کہاں ہے؟ مسٹر رابرٹ عمران نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ رابرٹ کوئی جواب دیتا ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور رابرٹ نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔

یس رابرٹ سپیکنگ رابرٹ نے کہا۔

فاروق عظیم بول رہا ہوں جناب بیگ درست ہے ڈاکٹر داور نے اسے میرے سامنے کھول کر چیک کیا ہے اس میں فائل موجود ہے فاروق عظیم کی تیز آواز سنائی دی۔

اوہ تھینک گاڈ ٹھیک ہے رابرٹ نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے اعصاب پر موجود

ٹنوں بوجھ یک لخت اتر گیا ہو۔

اوہ سر ایک اور بات بھی آپ کے نوٹس میں لانی تھی ڈاکٹر داور صاحب نے اپنے ذاتی محافظ کو واپس بھجوا دیا ہے ان کا کہنا تھا کہ اس محافظ کا کام صرف ہم تک پہنچانے تک کا ہی تھا فاروق عظیم نے کہا۔

اچھا تو کیا وہ چلا گیا ہے.......رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

جی ہاں.........فاروق عظیم نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے یہ ان کا ذاتی مسئلہ ہے ویسے بھی اس کی ضرورت نہ تھی تھینک یو رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

مگر دوسرے لمحے وہ یک لخت اچھل پڑا جب اس نے عمران کے ہاتھ میں پستول دیکھا جس کا رخ رابرٹ کی طرف ہی تھا۔

کک، کک کیا مطلب۔رابرٹ نے تیزی سے میز کی دراز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

خبر دار میں ایک لمحے میں کھوپڑی اڑا دوں گا عمران نے غراتے ہوئے کہا اور رابرٹ کا ہاتھ تیزی سے پیچھے سمٹ گیا البتہ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

اس فاروق عظیم کو یہاں بلاؤ جلدی اور سنو کوئی اشارہ کرنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ ایک لمحے میں ڈھیر کر دوں گا.........عمران نے غراتے ہوئے انداز میں کہا۔

مم۔مم مگر کیوں کیا تم غلط آدمی ہو..............رابرٹ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

اس رابرٹ کا ہاتھ رسیور کی طرف بڑھا۔

اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے پہلے نمبر عمران کے ذہن میں موجود تھے اس لئے جیسے

جیسے وہ نمبر گھماتا رہا عمران اسے چیک کرتا رہا اس نے نمبر درست ڈائل کیے تھے۔

یس فلڈ ڈیفنس سٹور۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

فاروق عظیم سے بات کراؤ میں رابرٹ بول رہا ہوں رابرٹ نے کہا اب اس کے لہجے میں اعتماد تھا شاید اس نے یہ سوچ لیا تھا کہ فاروق عظیم کے یہاں آنے سے اسے سہارا مل جائے گا۔

یس ہولڈ آن کریں.................. دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد فاروق عظیم کی آواز سنائی دی۔

یس سر فاروق عظیم بول رہا ہوں خیریت........... فاروق عظیم کے لہجے میں حیرت تھی وہ شاید اتنی جلدی دوسری کال پر حیران ہو رہا تھا۔

فاروق، فوراً میرے آفس پہنچو اٹ از ایمرجنسی، رابرٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

ایمر جنسی کیا مطلب .... فاروق عظیم کے لہجے میں پہلے سے زیادہ حیرت عود کر آئی۔

جلدی کرو۔ رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

اٹھ کر دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ............ عمران نے پستول کی نال اس کی گردن سے لگاتے ہوئے کہا۔

اور رابرٹ ہونٹ بھینچتا ہوا اٹھا اور سائیڈ کی دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ حرکت میں آیا اور رابرٹ کی گنجی کھوپڑی پر پستول کا دستہ پوری قوت سے لگا اور رابرٹ اوہ کی آواز نکالتا ہوا منہ کے بل پہلے دیوار سے ٹکرایا اور پھر فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔

مخصوص انداز میں ماری گئی ایک ہی ضرب نے اس کے ذہن پر

اندھیروں کی چادر تان دی تھی عمران نے پھرتی سے پستول جیب میں ڈالا اور پھر رابرٹ کو گھسیٹ کر ایک بڑی الماری کی آڑ میں لٹا دیا۔

اسی لمحے راہداری میں تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے لپک کر دروازے کی سائیڈ میں چلا گیا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی شخص اندر داخل ہوا جو ڈاکٹر داور کو ائیر پورٹ سے لے کر آیا تھا۔

ہینڈز اپ............عمران نے انتہائی پھرتی سے پستول اس کی پشت سے لگاتے ہوئے کہا اور وہ یوں اچھل کر مڑا جیسے اس پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو عمران نے اسے مڑنے کی مہلت خود دے دی تھی اور خود ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

کون ہو تم اور مسٹر رابرٹ کہاں ہیں فاروق نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اصل فاروق عظیم کہاں ہے.......... جلدی بولو ورنہ

.........عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

اصل فاروق عظیم........... فاروق عظیم نے چونکتے ہوئے کہا

اور پھر فاروق عظیم عمران کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا ثابت ہوا۔

اس کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور عمران کے ہاتھوں سے

پستول نکلتا چلا گیا مگر اس سے پہلے کہ پستول واپس زمین پر گرتا عمران

کی لات بھی اس سے بھی زیادہ تیزی سے گھومی اور فاروق عظیم جس کا

ہاتھ جیب کے اندر پہنچ گیا تھا اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا اور پھر

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے جھپٹ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور ساتھ

ہی وہ لٹو کی طرح گھوم گیا کڑک کی آواز کے ساتھ ہی فاروق عظیم کے

حلق سے چیخ نکل گئی اس کا بازو کندھے سے اتر چکا تھا اور پھر اس سے

پہلے کہ عمران سیدھا ہوتا اچانک اس کی پشت میں جیسے دہکتا ہوا انگارہ

گھستا چلا گیا اور عمران ایک جھٹکے سے منہ کے بل کراہتے ہوئے فرش پر پڑے فاروق عظیم پر گرتا چلا گیا اس کے پورے جسم میں درد کی اتنی تیز لہر دوڑی کہ اسکا ذہن دوسرے ہی لمحے اسکا ساتھ چھوڑ گیا۔

انتہائی خطرناک آدمی تھا یہ..........ادھیڑ عمر رابرٹ کی آواز سنائی دی وہ الماری کے پیچھے سے کراہتا ہوا اٹھ رہا تھا اسکے ہاتھوں میں سائیلنسر لگا پستول موجود تھا جس کی نال سے اب بھی دھواں نکل رہا تھا۔

واقعی سر، حیرت انگیز آدمی تھا.........فاروق عظیم نے بھی ایک بازو کے بل پر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے اوپر پڑے ہوئے عمران کو ایک طرف دھکیل دیا۔

رابرٹ نے آگے بڑھ کر اس کی نبض چیک کی اور پھر تیزی سے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

کیا یہ زندہ ہے سر..........فاروق عظیم نے کہا۔

ہاں ابھی زندہ ہے میں ہیڈ کوارٹر بات کرتا ہوں یہ ان کا آدمی ہے

رابرٹ نے کہا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے

فاروق عظیم اب کرسی پر بیٹھ چکا تھا اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ اپنے کوٹ

کے اندرونی جیب کے اندر رینگ رہا تھا اور نظریں فرش پر پڑے

ہوئے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

رابرٹ نمبر ملانے کے بعد چند لمحے خاموش رہا پھر اس نے جھنجھلا کر

کریڈل دبایا اور پھر دوبارہ نمبر ملانے لگا۔

فاروق عظیم نے جیب کے اندر سے زہریلی سوئیاں پھینکنے والی مشین

نکالی اور پھر اسے ہاتھ میں پکڑ کر مڑ کر رابرٹ کی طرف دیکھا وہ نہ

چاہتا تھا کہ رابرٹ اسے سوئی مارتے دیکھ لے۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ مڑتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور

دوسرے لمحے چوہان اور نعمانی اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں

پستول تھے فاروق عظیم اور رابرٹ انہیں آتے دیکھ کر بری طرح اچھلے

اور اسی لمحے چوہان کے پستول سے شعلہ اگلا اور فاروق عظیم چیخ مار کر

کرسی سمیت پیچھے الٹ گیا گولی اس کے ہاتھ پر پڑی تھی جس میں

اس نے سوئیاں پھینکنے والی مشین پکڑی ہوئی تھی اور مشین اس کے

ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔

خبردار اگر حرکت کی تو بھون ڈالوں گا چوہان نے چیختے ہوئے کہا اور

نعمانی تیزی سے جھپٹا اور اس نے فرش پر پڑے ہوئے عمران کو اٹھایا

اور کاندھے پر لاد کر تیزی سے مڑا اور تقریباً بھاگتا ہوا دروازے سے

باہر نکل گیا۔

کک۔کون ہو تم.........رابرٹ نے میز پر رکھے ہوئے

سائیلنسر لگے پستول کی طرف اچٹتی ہوئی نظر ڈالتے ہوئے کہا مگر

چوہان نے اس کی بات کا جواب زبان سے دینے کی بجائے پستول کا ٹریگر دبا کر دیا اور ایک دھماکے سے میز پر پڑا ہوا پستول اڑ کر دور جا گرا اس کے ساتھ ہی چوہان تیزی سے مڑا اور ایک دھماکے سے دروازہ کھول کر راہداری میں دوڑتا چلا گیا۔

جوانا کو ہوش آیا تو وہ ایک کمرے کے درمیان میں موجود ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوا تھا اس کے پورے جسم کو رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا اور اس کے گرد چار نقاب پوش کھڑے تھے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ہنٹر تھا جب کہ باقی تینوں نے سٹین گنیں اٹھائی ہوئی تھیں۔

جوانا نے ہوش میں آتے ہی ادھر اُدھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ ایک طرف بیڈ پر پڑے ہوئے ڈاکٹر داور کو دیکھ کر حیران رہ گیا ڈاکٹر داور آنکھیں کھولے پڑے تھے لیکن ان کا بوڑھا جسم بھی رسیوں سے بندھا ہوا تھا ان کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار موجود تھے یوں لگتا تھا جیسے ڈاکٹر داور پر تشدد کیا گیا ہو۔

تمہیں ہوش آ گیا جوانا۔اب بتاؤ کہ ڈاکٹر داور کا اصل فارمولا کہاں ہے.........ہنٹر والے نقاب پوش نے انتہائی کرخت لہجے میں جوانا سے سوال کیا تھا۔

تم کون ہو.........پہلے اپنا تعارف کراؤ.......جوانا نے بڑے بے نیازانہ سے لہجے میں کہا۔

مگر دوسرے ہی لمحے شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہنٹر گھوما اور جوانا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں کسی نے انگارے بھر دیئے ہوں اور اس نے حلق میں سے نکلنے والی چیخ کو دبا لیا۔

جو میں پوچھتا ہوں وہ بتاؤ ورنہ کھال ادھیڑ دوں گا نقاب پوش نے غراتے ہوئے کہا۔

تم جوڈش تو نہیں ہو سکتے اتنا تو میں جانتا ہوں یہ بتا دو کہ کیا جوڈش کو تم نے ہائر کیا ہے جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

جوڈش............وہ بین الاقوامی پیشہ ور قاتل...........اس کا اس معاملہ سے کیا تعلق ہے...........نقاب پوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کا تعلق ہے اس لئے تو پوچھ رہا ہوں...........جوانا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

ہمارا جوڈش سے کوئی تعلق نہیں ہے تم بتاؤ فارمولا کہاں ہے نقاب پوش نے ہنٹر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

فارمولا ڈاکٹر کے پاس ہوگا ان کے بیگ میں اور کہاں ہو سکتا ہے جوانا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

نہیں وہ اصل فارمولا نہیں ہے ہم نے اسے چیک کر لیا ہے وہ جعلی اور بے کار فارمولا ہے اور سنو جوانا ہم چاہتے تو اس بوڑھے ڈاکٹر کی ہڈیاں توڑ کر بھی اس سے فارمولا حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس نے بتایا

ہے کہ فارمولا حفاظت کے طور پر تم نے کہیں چھپا رکھا ہے اس لئے تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے ورنہ جس سوئی سے تمہیں بے ہوش کیا گیا تھا اسے نہ نکالا جاتا تو تم ساری عمر ہوش میں نہ آسکتے تھے نقاب پوش نے تیز لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر نے شاید تمہارے تشدد سے بچنے کے لئے ایسا کہہ دیا ہے مجھے کسی فارمولے کا کوئی پتہ نہیں میں تو صرف ڈاکٹر داور کی حفاظت کے لئے ساتھ آیا تھا جوانا نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔

ہونہہ اس کا مطلب ہے اس بوڑھے نے ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے میں اسے مزہ چکھاتا ہوں.........نقاب پوش نے غراتے ہوئے کہا اور وہ ہنٹر اٹھائے تیزی سے ڈاکٹر کی طرف مڑا باقی تینوں نقاب پوش بھی بے اختیار اس کے پیچھے مڑے۔

اور اسی لمحے جوانا نے اپنے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور اس کے جسم

پر بندھی ہوئی رسیاں تڑاک تڑاک کی آوازیں نکالتی ہوئیں کچے
دھاگے کی طرح ٹوٹتی چلی گئیں۔
رسیاں ٹوٹنے کی آواز سن کر تینوں سٹین گن بردار چونک کر مڑے مگر
پلک جھپکتے ہی جوانا بھوکے شیر کی طرح ان کے سر پر پہنچ چکا تھا اور پھر
دوسرے لمحے جوانا نے ان تینوں کو ایک زوردار دھکے سے گرا دیا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مڑ کر ہنٹر مارنے کی کوشش کرتے
ہوئے نقاب پوش کو ایک زوردار لات رسید کی اور نقاب پوش چیختا ہوا
کسی گیند کی طرح اچھل کر سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا اسے
اچھالتے ہی جوانا بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور فرش سے اٹھنے کی
کوشش کرتے ہوئے ایک آدمی سے اس نے سٹین گن جھپٹ لی اور
اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر ایک طرف ہٹا اور اس کے اچانک اس
انداز سے ہٹنے سے ایک دوسرے آدمی کی سٹین گن سے نکلنے والی

گولیاں اس کے قریب سے گزرتی چلی گئیں مگر دوسرے لمحے جوانا کی سٹین گن نے شعلے اگل دیئے۔

پلک جھپکنے میں وہ تینوں شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو گئے جب کہ دیوار سے ٹکرا کر گرنے والا نقاب پوش ابھی تک دیوار کی جڑ میں پڑا ہوا تھا ہنٹر اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا اسے شاید سر پر چوٹ لگی تھی اس لئے وہ بے ہوش ہوا تھا۔

ان تینوں کو ٹھکانے لگانے کے بعد جوانا تیزی سے اس کی طرف جھپٹا اور اس نے ایک ہاتھ سے اس نقاب پوش کو گردن سے پکڑ کر فضا میں یوں اٹھا لیا جیسے بچے گڑیا کو اٹھاتے ہیں۔

جوانا نے سٹین گن نیچے پھینک کر دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر چڑھا ہوا نقاب .... اتار دیا۔ وہ کوئی غیر ملکی تھا۔

جوانا نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا تو ایک زوردار جھرجھری لے کر وہ

ہوش میں آ گیا اس کا چہرہ گردن کے دبنے سے بری طرح بگڑتا چلا جا رہا تھا۔

اب بولو کون ہو تم............؟ جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کو زوردار جھٹکا دیا اور غیر ملکی کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکل گئی مگر دوسرا لمحہ جوانا کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا کیونکہ غیر ملکی نے اچانک دونوں لاتیں اکٹھی کر کے پوری قوت سے جوانا کے سینے پر ماریں اور جوانا کے ہاتھ سے اس کی گردن چھوٹ گئی اور غیر ملکی بازی کھا کر سیدھا ہوا اور پھر وہ تیزی سے قریب پڑی ہوئی سٹین گن کی طرف جھپٹا مگر اس کے سٹین گن اٹھانے سے پہلے ہی جوانا اس کا ہنٹر اٹھا چکا تھا ہنٹر چونکہ اس کے قریب تھا اس لئے جوانا نے دور پڑی ہوئی مشین گن کی بجائے ہنٹر اٹھانے کو ترجیح دی۔

اور دوسرے ہی لمحے ہنٹر شڑاپ کی تیز آواز نکالتا ہوا غیر ملکی کے جسم پر

پڑا اور مشین گن اٹھا کر مڑتے ہوئے غیر ملکی کے حلق سے نہ صرف چیخ نکل گئی بلکہ مشین گن بھی اسکے ہاتھ سے گر پڑی۔

جوانا کا ہاتھ کسی مشین کی طرح چل نکلا اور شڑاپ شڑاپ کی تیز آوازوں کے ساتھ غیر ملکی کے حلق سے نکلے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

غیر ملکی ہنٹر کی ضرب کھا کر اس سے بچنے کے لئے دوڑتا مگر جوانا ایک بڑا قدم لے کر دوبارہ اسے رینج میں لے آتا اور ایک بار پھر ہنٹر غیر ملکی کے جسم سے چمٹ جاتا غیر ملکی چوتھی ضرب کھانے کے بعد بے حال ہو کر گر پڑا۔

بولو کتے کے بچے کون ہو تم ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا جوانا نے پوری قوت سے ہنٹر مارتے ہوئے کہا۔

اور غیر ملکی ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا اس کے پورے جسم سے

خون کی دھاریں سی نکلنے لگی تھیں۔

بولو جلدی.........جوانا نے ایک زور ضرب اور لگائی۔

مم۔مم۔لوشار میں لوشار ہوں بلیک ڈاگ تنظیم سے میرا تعلق ہے لوشار نے بری طرح کراہتے ہوئے جواب دیا۔

تم نے ہمیں اغوا کیوں کیا جلدی بولو۔جوانا نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر اپنا پیر رکھتے ہوئے کہا۔

اور لوشار کی آنکھیں تکلیف کی شدت سے باہر کو نکل آئیں اس کا سانس رکنے لگا اور چہرہ یکلخت نیلا پڑنے لگا۔

باس رچرڈسن نے کہا ہے اس نے نقلی ڈاکٹر داور وہاں پہنچا دیا ہے لوشار نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

کیوں کیوں جلدی بولو............جوانا نے پیر کو زور سے جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

فف ۔فارمولا..........لوشار کے منہ سے بے ربط سے الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے خون کی ایک دھار سی چھوٹ نکلی اور اس نے گردن ڈال دی۔

جوانا نے بے خیالی میں پیر کے زوردار جھٹکے سے اس کا دل ہی پھاڑ دیا تھا۔

اوہ مر گیا چوہے کا بچہ جوانا نے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ڈاکٹر کے بیڈ کی طرف بڑھا ڈاکٹر خاموش یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا جوانا نے ایک رسی میں ہاتھ ڈال کر اسے زور سے جھٹکا دیا اور رسی ٹوٹ گئی لیکن ڈاکٹر کے حلق سے بھی بے اختیار چیخ نکل گئی لیکن جوانا پرواہ کیے بغیر تیزی سے رسی کو کھولتا چلا گیا اور پھر اس نے بازو سے پکڑ کر ڈاکٹر کو فرش پر کھڑا کر دیا ڈاکٹر کا جسم لڑکھڑانے لگا۔

آپ چل سکتے ہیں ڈاکٹر یا کاندھے پر اٹھا کر لے جاؤں جوانا نے

پوچھا اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

مم ،مم ، مجھ پر تشدد کیا گیا ہے ڈاکٹر نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور جوانا نے ایک جھٹکے سے اٹھا کر ڈاکٹر کو کاندھے پر ڈالا اور پھر تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا دروازہ کھول کر جب باہر نکلا تو وہ ایک راہداری میں پہنچ گیا راہداری کا اختتام ایک برآمدے میں ہوا جس کے سامنے پورچ میں سفید رنگ کی ٹیوٹا کار موجود تھی یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی نما عمارت تھی جس میں اور کوئی فرد موجود نہ تھا۔

جوانا نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے تیزی سے ڈاکٹر کو کار کے قریب کھڑا کیا اور پھر دروازہ کھول کر ڈاکٹر کو پچھلی نشست پر دھکیل دیا اس لئے دوسرے ہی لمحے کار سٹارٹ ہوئی اور جوانا نے اسے موڑ کر پھاٹک کی طرف دوڑا دیا پھاٹک کے قریب اس نے کار کو روکا اور نیچے اتر کر اس

نے پھاٹک کو کھولا اور پھر دوبارا سٹیرنگ پر بیٹھ کر اس نے کار پھاٹک سے باہر نکالی اب وہ ایک تقریباً ویران سی سڑک پر تھا یہ کوئی نو آباد رہائشی کالونی تھی جوانا تیزی سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا جب کہ ڈاکٹر داور پچھلی نشست پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

جوڈش کی کار سپر کمرشل سٹور سے کچھ فاصلے پر ایک درخت کے نیچے کھڑی تھی اور جوڈش ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہاتھ میں ایک اخبار پکڑے ہوئے اس کے مطالعے میں یوں مصروف تھا جیسے سارے شہر میں اسے اخبار پڑھنے کے لئے یہی جگہ پسند آئی ہو۔

وہ اخبار میں چھپی ہوئی تصویروں کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی کار کے ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور جوڈش چونک پڑا۔

اس نے جلدی سے اخبار ساتھ والی سیٹ پر ڈالا اور ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک رسیور نکالا اور کان سے لگالیا یہ بالکل ٹیلی فون

جیسا رسیور تھا اس نے دوسرے ہاتھ سے ڈیش بورڈ کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

ہیلو ہیلو۔ وائٹ کالنگ .... بلیک اوور .... بٹن دبتے ہی وائٹ کی آواز کانوں میں پڑی۔

یس بلیک اٹینڈنگ یو اوور .... جوڈش نے دوسرے ہاتھ سے بٹن دباتے ہوئے جواب دیا۔

یہ رسیور جیسا مائیک اس لئے لگایا گیا تھا کہ باہر سے دیکھنے والا یہی سمجھے کہ وہ کار میں نصب فون پر بات کر رہا ہے ٹرانس میٹر کا شک کسی کو نہ ہو۔

جوڈش ڈاکٹر داور سپر کمرشل سٹور کی دوسری منزل کے آخری کمرے میں موجود ہے البتہ جوانا واپس جا چکا ہے وہ صرف ڈاکٹر کو یہاں پر چھوڑنے آیا تھا اوور .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوہ یہ کیسے ہوسکتا ہے مسٹر وائٹ جوانا ایسا آدمی نہیں ہے کہ اس طرح واپس چلا جائے اوور........ جوڈش نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

مجھے یہی رپورٹ دی گئی ہے۔ بہرحال ڈاکٹر موجود ہے اور ہاں ایک اور عجیب وغریب رپورٹ بھی ملی ہے جس نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے وائٹ نے کہا۔

کیسی رپورٹ تفصیل سے بتاؤ اوور............ جوڈش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ایل، سی، اے کے انچارج مسٹر رابرٹ کے دفتر میں ایک نوجوان آیا اس نے اپنا نام پرنس بتایا ہیڈ کوارٹر کی طرف سے چونکہ اسکی سفارش کی گئی تھی اس لئے مسٹر رابرٹ نے اسے خوش آمدید کہا اس نے ڈاکٹر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی لیکن چونکہ اس کی ہدایت مسٹر رابرٹ کو نہ

تھی اس لئے اس نے انکار کر دیا جس پر اس نوجوان نے اسے کہا کہ
وہ ڈاکٹر داور سے پوچھے کہ کیا وہ فارمولے والا اصل بیگ پاکیشیا میں
تو نہیں بھول آئے اس پر رابرٹ بوکھلا گیا اور اس نے ڈاکٹر داور کے
رابطہ آفیسر فاروق عظیم سے بات کی فاروق عظیم نے ڈاکٹر داور سے
بات کر کے رپورٹ دی کہ اصل بیگ مع فارمولا موجود ہے اس پر اس
پرنس نے پستول نکال کر رابرٹ کو کور کر لیا اور انہیں رابطہ آفیسر فاروق
عظیم کو اس کمرے میں بلانے کا حکم دیا رابرٹ نے فاروق عظیم کو بلا لیا
فاروق عظیم کے آنے سے پہلے پرنس نے رابرٹ کو پستول کا بٹ مار کر
بے ہوش کر دیا رابرٹ کو جب ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ فاروق
عظیم فرش پر گرا پڑا ہے اور پرنس اس کا بازو توڑ رہا ہے رابرٹ کی
جیب میں پستول موجود تھا اس نے پستول نکال کر اس پرنس کو گولی مار
دی اور پھر اٹھ کر وہ ہیڈ کوارٹر سے ٹیلی فون سے رابطہ قائم کرنے لگا کہ

اچانک دو افراد اندر داخل ہوئے ان میں سے ایک نے فاروق عظیم پر
گولی چلا دی جو اس کے ہاتھ پر لگی اور دوسرے نے جھپٹ
کر.......... پرنس کو اٹھایا اور دروازے سے باہر نکل گیا جب کہ
پہلے والے نے میز پر پڑا ہوا رابرٹ کا پستول نشانہ بنا کر اڑا دیا اور پھر
وہ بھی تیزی سے باہر نکل گیا رابرٹ بعد میں ان کے پیچھے بھاگا لیکن
وہ نہ مل سکے فاروق عظیم اب ہسپتال میں ہے رابرٹ ہمارا آدمی ہے
اس نے ہمیں رپورٹ دی ہے اوور۔ وائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

اوہ یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے اس کا مطلب ہے کوئی اور پارٹی
بھی میدان میں کود پڑی ہے اوور.......... جوڈش نے کہا۔

ہاں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے لیکن کچھ باتیں بہرحال وضاحت
طلب ہیں ان کی انکوائری میں خود کرلوں گا البتہ تمہارے لئے ایک

اطلاع ہے ابھی تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر کو یہاں سے منتقل کیا جارہا ہے سیاہ رنگ کی لیموسین کار میں اور اسے دانش روڈ کی تیسری عمارت میں لے جایا جارہا ہے جہاں فوج کا ایک دستہ اس کی حفاظت کرے گا بیگ اس کے پاس ہوگا جس میں فارمولا موجود ہے اوور وائٹ نے کہا۔

اوہ اگر وہ فوج کی حفاظت میں آگیا تب تو معاملہ خراب ہو جائے گا اب کیا پروگرام ہے اوور ....جوڈش نے کہا۔

میں نے سابقہ پروگرام حالات کے تحت بدل دیا ہے اب تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر داور کو راستے میں ہی گولی مار دو اور اس کا بیگ اڑالو اب ہم نے فوری طور پر فارمولے پر قبضہ کرنا ہے اوور۔ وائٹ نے کہا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے دوسری پارٹی کے میدان میں آنے کے بعد ایسا کرنا ضروری ہے اوور جوڈش نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

تو ٹھیک ہے تم ہوشیار رہو وہ تھوڑی دیر بعد یہاں سے نکلیں گے اوور وائٹ نے کہا۔

میں تیار ہوں تم بے فکر رہو بیگ میں نے کہاں پہنچانا ہے اوور جوڈش نے پوچھا۔

تم بیگ لے کر اعظم مینشن کی تیسری منزل پر آجاؤ............دانش انٹر پرائزر کے جنرل مینجر سے تم نے ملنا ہے گرم مصالحے کا آرڈر دینا ہے یہ کوڈ ہوگا تمہیں میرے پاس پہنچا دیا جائے گا اوور وائٹ نے کہا۔

ٹھیک ہے میں پہنچ جاؤں گا میری بقایا رقم تیار رکھنا اوور جوڈش نے جواب دیا۔

وہ تیار ہو گئی تم بے فکر رہو اور سنو احتیاط سے کام لینا ہو سکتا ہے دوسری پارٹی بھی اس وقفے میں اس بیگ پر ہاتھ ڈالنا چاہیئے بیگ کسی صورت میں بھی ان کے پاس نہیں جانا چاہیئے اوور وائٹ نے کہا۔

تم جوڈش سے بات کر رہے ہو مسٹر وائٹ..........جوڈش کو ایسی نصیحتوں سے چڑ ہے اوور اینڈ آل..........جوڈش نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور بٹن دبا کر رابطہ آف کر دیا۔

اس نے رسیور واپس ڈیش بورڈ کے نیچے ہک میں ڈالا اور پھر سائیڈ سیٹ کو اوپر اٹھا کر اس کے نیچے موجود ایک صندوق نما خانے میں سے ایک لمبی سی نال کا عجیب ساخت کا پستول نکال لیا اس پستول کی نال کا آخری سرا کسی بگل کی طرح بنا ہوا تھا اس نے پستول کو جیب میں ڈالا اور اس کی نظریں سامنے سپر کمرشل سٹور کی عمارت پر جم گئیں۔

تقریباً دس منٹ بعد اس نے گیٹ سے سیاہ رنگ کی لیموسین کار کو باہر نکلتے دیکھا کار مڑ کر ادھر ہی آنے لگی جس طرف جوڈش موجود تھا اور چند لمحوں بعد ہی کار اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی جوڈش نے دیکھا کہ پچھلی سیٹ پر دو مسلح افراد کے درمیان ڈاکٹر داور بیٹھا ہوا تھا

اور کار کے اگلے حصے میں ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا کار اس کے قریب ہی سے گزرتی چلی گئی۔

جب کار آگے جا کر ایک موڑ پر گھوم کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو جوڈش نے تیزی سے کار اسٹارٹ کی اور پھر اسے سیدھا لے جاتا چلا گیا اسے چونکہ سیاہ لیموسین کار کی منزل کا علم تھا اس لئے وہ بے فکری سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

کافی آگے جا کر اس نے ایک چوک سے کار کو موڑا اور پھر تیزی سے دائیں طرف جانے والی سڑک پر کار دوڑاتا چلا گیا کافی آگے جا کر اس نے کار کو ایک بائی روڈ پر موڑ دیا اور پھر تیز رفتاری سے آگے بڑھتا ہوا وہ تھوڑی ہی دیر بعد دوبارہ ایک اور بڑی سڑک پر پہنچ گیا اسے معلوم تھا کہ دانش روڈ پر جانے کے لئے سیاہ لیموسین کار کو لازماً اسی طرف سے گزرنا ہوگا اور اس نے مشن کی تکمیل کے لئے اسی سڑک کا

انتخاب کیا تھا کیونکہ یہ سڑک یہاں نہ صرف سنسان رہتی تھی بلکہ اس کی ایک سائیڈ پر درختوں کا گھنا ذخیرہ بھی موجود تھا۔

کار کو ایک طرف آڑ میں روک کر وہ تیزی سے نیچے اترا اور پھر سڑک کراس کر کے وہ ذخیرے میں داخل ہوا اور ایک چوڑے تنے والے درخت کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔

اس نے جیب سے وہ پستول نکالا اور پھر وہ تیزی سے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اس نے پستول کی نال کو زمین سے لگا کر اس کا رخ سڑک کی مخالف سمت کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر پر انگلی رکھ لی اور خود ادھر دیکھنے لگا جدھر سے اسے سیاہ لیموسین کار کے آنے کی توقع تھی۔

اکا دکا کاریں آ جا رہی تھیں لیکن جوڈش کی نظریں مسلسل اس طرف لگی ہوئی تھیں جدھر سے اس کی مطلوبہ کار نے آنا تھا اس کے چہرے پر گہرا

اطمینان تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کار اکیلی ہے اور اس کا تعاقب یا نگرانی نہیں کی جا رہی۔

چند لمحوں بعد اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی اسے دور سے سیاہ لیموسین کار آتی دکھائی دی اس کے اعصاب تن گئے کار کی رفتار خاصی تیز تھی اس وقت ماحول بھی اس کی مرضی کے مطابق تھا اور دوسری کوئی کار بھی سڑک پر نہیں تھی۔

ابھی لیموسین کار اس درخت سے تقریباً سو گز دور تھی تو اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پستول کا ٹریگر دبا دیا پستول کا ٹریگر دبتے ہی جوڈش کے ہاتھ کو ایک جھٹکا سا لگا اور پستول کی نال سے سیاہ رنگ کے سیال کی ایک موٹی سی دھار نکل کر زمین سے ہو کر سڑک پر پھیلتی چلی گئی۔

دوسرے ہی لمحے سیاہ لیموسین کار کے پہیے اس سیال پر آئے اس کے ساتھ ہی کار کا رخ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پھر جیسے لوہا مقناطیس کی

طرف کھینچتا ہے کار بھی بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر درختوں کی طرف بڑھی چونکہ اس کی رفتار خاصی تیز تھی اس لئے اس کے پہیے کے سلپ ہوتے ہی ڈرائیور کے سنبھلنے سے پہلے ہی ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ کار ایک مضبوط سے درخت کے ساتھ ٹکرائی اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ ایک بار پھر درخت سے ٹکرائی اور دائیں جانب پہلو کے بل الٹ گئی اس کے پہیے اب بھی انتہائی تیزی سے گھوم رہے تھے کار بری طرح پچک گئی تھی۔

جوڈش بھاگتا ہوا کار کی طرف بڑھا کار کی باڈی بری طرح پچک گئی تھی البتہ اس کا ایک پچھلا دروازہ اڑ کر دور جا گرا تھا کار میں آگ لگ چکی تھی۔

جوڈش بھاگتا ہوا کار کے قریب پہنچا اور پھر اچھل کر وہ اس کے اوپر چڑھا ڈرائیور دوسری طرف گرا ہوا تھا جب کہ ڈاکٹر داور اور اس کے دو

مسلح محافظ ایک دوسرے سے خار دار تاروں کی طرح لپٹے ہوئے تھے

ان کے جسم بے حس وحرکت تھے یا وہ بے ہوش تھے یا مر چکے تھے

جوڈش کو یہ دیکھنے کے لئے فرصت ہی نہ ملی البتہ اس کی نظریں بیگ پر

پڑیں جو دروازے کے قریب ہی الٹا پڑا تھا۔

جوڈش نے جھپٹ کر بیگ اٹھایا اور پھر اس نے واپس چھلانگ لگا دی

اب بیگ اٹھائے وہ انتہائی تیز رفتاری سے سڑک کراس کر کے اپنی

کار کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

جیسے ہی جوڈش اپنی کار کے قریب پہنچا ایک اور کان پھاڑ دینے والا

دھماکہ ہوا اور جوڈش تیزی سے مڑا کار کی پٹرول کی ٹنکی کو آگ لگ چکی

تھی اور اب وہ آگ کا گولہ سا بن چکی تھی۔

جوڈش کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ دوڑنے لگی اس نے اپنی کار کا

دروازہ کھول کر سائیڈ کی سیٹ اٹھائی اور جیب سے وہ بگل نما پستول

اور بیگ اس میں ڈال کر سیٹ بند کی اور پھر جلدی سے مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے مڑی اور پھر واپس بائی روڈ پر دوڑتی چلی گئی وہ پولیس یا کسی اور کار کے جائے حادثہ کے قریب آنے سے قبل ہی دور نکل جانا چاہتا تھا۔

بائی روڈ سے ہوتا ہوا وہ دوبارہ اس سڑک پر پہنچا جہاں سے وہ بائی روڈ پر مڑا تھا اور اس سڑک پر پہنچتے ہی اس نے کار کی رفتار کو آہستہ کر لیا تھا۔ اب جائے حادثہ پر اس کی موجودگی کا کوئی جواز نہ تھا اس لئے اب وہ اطمینان سے کار چلاتا اس سڑک کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا جس پر اعظم مینشن واقع تھا۔

اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ اعظم مینشن کی عمارت کے قریب پہنچ گیا اس نے کار کو پارکنگ میں روکا اور پھر اس

نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے اندر سے وہ بیگ اٹھایا اور سیٹ بند کر

کے وہ کار کو لاک کر کے عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس کے انداز میں کامرانی تھی اس نے انتہائی آسانی سے اپنا یہ مشن

مکمل کر لیا تھا اور نہ صرف مکمل کر لیا تھا بلکہ اس نے وائٹ کے مطلوبہ

انداز میں کام کیا تھا اب کوئی بھی اسے ایک ٹریفک حادثے کے علاوہ

دوسری شکل نہ دے سکتا تھا وہ سو فیصد ایک حادثہ تھا اسے معلوم تھا کہ

سڑک پر پھیلا ہوا مخصوص سیال جس کی مدد سے اس نے یہ حادثہ وقوع

پذیر کیا تھا چند ہی لمحوں میں نجارات بند کر فضا میں تحلیل ہو چکا ہو گا۔

مین گیٹ میں داخل ہو کر وہ سیدھا لفٹ میں داخل ہوا اور چند لمحوں

بعد وہ تیسری منزل پر پہنچ گیا سامنے ہی دانش انٹرپرائزر کا بورڈ

دروازے پر نظر آرہا تھا۔

وہ بڑے اطمینان سے اس ہال نما کمرے میں داخل ہوا یہاں دس کے

قریب افراد بیٹھے مختلف میزوں میں دفتری کاموں میں مصروف تھے سامنے اندھے شیشے کا ایک کیبن موجود تھا جس پر جنرل مینجر کی تختی لگی ہوئی تھی دروازے کے قریب ہی ایک کاؤنٹر پر ایک نوجوان لڑکی ٹیلی فون سامنے رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔

جوڈش اس کے قریب جا کر رک گیا۔

لیں فرمایئے لڑکی نے چونک کر جوڈش کی طرف دیکھتے ہوئے کاروباری انداز میں پوچھا۔

مجھے جنرل مینجر سے ملنا ہے میں نے گرم مصالحے کا آرڈر دینا ہے جوڈش نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اوہ آیئے تشریف لایئے لڑکی نے تیزی سے اُٹھتے ہوئے کہا پھر کاؤنٹر سے باہر نکل کر دروازے کی طرف لپکی۔

جوڈش حیران تھا کہ آخر لڑکی کیوں جا رہی ہے اس دروازے سے تو وہ

بھی اندر جا سکتا تھا۔

بہر حال وہ کندھے جھٹکتا ہوا لڑکی کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا فائل پر جھکا ہوا تھا لڑکی اسکے قریب سے گزر کر پشت والی دیوار کی طرف بڑھی اور پھر اس نے دیوار میں نصب ایک الماری کے پٹ کھول کر اندر ہاتھ ڈالا اور کوئی بٹن دبا دیا دوسرے لمحے الماری تیزی سے گھومی اب دو فٹ پیچھے ایک دروازہ نظر آ رہا تھا لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر اس پر مخصوص انداز میں تین بار دستک دی اور دوسرے لمحے دروازے کی اوپر والی چوکھٹ کے درمیان ایک سبز رنگ کا بلب روشن ہو گیا۔

دروازہ کھول کر سیڑھیاں اتر جایئے سیڑھیوں کا اختتام جس کمرے میں ہوگا وہاں باس موجود ہیں.........لڑکی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

اور جوڈش سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اس نے دروازے کو دھکیلا اور پھر نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جس کے اوپر سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا جوڈش نے دروازے کو دھکیلا تو وہ بھی کھلتا چلا گیا اور جوڈش نے اندر قدم رکھا یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک قوی الجثہ ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جو جوڈش کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

آیئے مسٹر جوڈش میں وائٹ ہوں ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے جوڈش کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

اوہ تم ہو وائٹ گڈ.............جوڈش نے ادھیڑ عمر آدمی سے مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

تشریف رکھیے مجھے یقین ہے کہ آپ کامیاب ہوئے ہوں گے وائٹ

نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جوڈش اور ناکامی۔ دو متضاد الفاظ ہیں مسٹر وائٹ یہ لیجئے بیگ جوڈش نے بڑے بااعتماد انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ وائٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

پوزیشن کیا رہی، وائٹ نے بیگ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے پوچھا وہی حادثہ سو فیصد حادثہ جوڈش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

گڈ ویری گڈ.............وائٹ نے بے اختیار دانت نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بیگ کے تالے کھولنے شروع کر دیئے چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ انہیں کھولنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر بیگ کھول کر اس نے اندر جھانکا تو اس کا چہرہ کھل اٹھا اندر فائل موجود تھی۔

وائٹ نے ہاتھ اندر ڈال کر فائل باہر نکال لی فائل کا کور پاکیشیا کا سرکاری کور تھا اس نے فائل کو کھولا اور کاغذات کو دیکھنے لگا۔

گڈ مسٹر جوڈش آپ واقعی بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں وائٹ نے فائل بند کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک بریف کیس نکال کر میز پر رکھا اور اسے جوڈش کی طرف کھسکا دیا۔

لیجئے یہ آپ کی بقایا رقم چیک کر لیجئے اصل نوٹ ہیں وائٹ نے کہا اور جوڈش نے بڑے سنجیدہ انداز میں بیگ کو کھولا تو اس میں بڑے نوٹوں کی گڈیاں تہہ کر کے رکھی گئی تھیں ہر گڈی پر سٹیٹ بنک آف انقرہ کی باقاعدہ مہر لگی ہوئی تھی اس کے باوجود جوڈش نے دو چار نوٹوں کو غور سے دیکھا اور پھر مطمئن انداز میں انہیں واپس بیگ میں رکھ کر بیگ بند کر دیا۔

ٹھیک ہے مسٹر جوڈش..........ہم کاروبار میں بددیانتی کے قائل نہیں

ہیں..........وائٹ نے کہا۔

تھینک یو..........اب مجھے اجازت جوڈش نے کہا۔

میں آپ کے لئے کچھ منگواتا ہوں اس دوران میں یہ فائل بھی چیک

ہو جائے گی وائٹ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے

انٹر کام کا بٹن دبا دیا۔

اولڈ بوائے کو بھیجو..........اس نے کرخت آواز میں بٹن دبا کر کہا

اور پھر بٹن چھوڑ دیا۔

فائل چیک ہونے کا کیا مطلب میں سمجھا نہیں..........جوڈش نے

قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

مسٹر جوڈش یہ کاروبار ہے اس میں ناراضگی نہیں ہونی چاہیے آپ نے

نوٹوں کو چیک کیا میں نے برا نہیں منایا تو اس کے جواب میں اگر میں

نے فائل چیک کرنے کی بات کی تو آپ کا لہجہ تلخ ہو گیا وائٹ نے

کہا۔

مسٹر وائٹ یہ فائل میں نے تیار نہیں کی میں نے تو اسے دیکھا بھی اب

ہے اور ویسے بھی میرے لئے اس کا کوئی مصرف نہیں ہے میرا کام

صرف قتل کرنا ہے اور بس اور اسے میں نے آپ کے کہنے کے مطابق

اسی کار سے نکالا ہے جس کی نشاندہی آپ نے کی اس لئے یہ جو کچھ

بھی ہے اسی طرح ہے اب اگر یہ غلط ہے تو آپ کی ہے صحیح ہے تب

بھی یہ آپ کی ہے۔ جوڈش نے سخت لہجے میں کہا۔

میں نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ نے اسے تبدیل کر لیا ہو گا مجھے آپ کی

شہرت کا اچھی طرح علم ہے کہ آپ کے ہاتھ ہمیشہ صاف رہتے ہیں

میرا مقصد صرف یہ تھا کہ فائل چیک کر لی جائے اول تو یہ صحیح ہو گی لیکن

دوسری پارٹی کے درمیان میں آ جانے سے میں قدرے مشکوک ہو

گیا ہوں اور سب سے بڑا شبہ اس وقت ہوا ہے جب سے مجھے یہ رپورٹ ملی ہے کہ ڈاکٹر داور کا رابطہ افسر فاروق عظم جسے ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا اچانک وہاں سے غائب ہو گیا ہے یا اسے غائب کر دیا گیا ہے اس طرح مجھے شبہ پڑتا ہے کہ کھیل زیادہ گہرا ہو گیا ہے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی پارٹی ہم سے پہلے ہی چکر چلا گئی ہو..........وائٹ نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

عجیب الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو تم ڈاکٹر داور کے پاس بیگ ہے کیا ڈاکٹر داور احمق ہے اور پھر اس کا کور بتا رہا ہے کہ یہ اصل فائل ہے جوڈش نے کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

اولڈ بوائے..........یہ فائل لے جاؤ اور پرفیسر ڈکشن کو کہو کہ وہ اسے چیک کر کے فوری رپورٹ دے اور مہمان کے لئے پرتگالی وہسکی لے

آؤ خصوصی الماری سے............وائٹ نے میز پر رکھی ہوئی فائل مسلح نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

یس سر............نوجوان نے کہا اور فائل اٹھائے وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد کمرے میں خاموشی طاری رہی تقریباً دو منٹ بعد ہی وہی نوجوان واپس آیا اس کے ہاتھ میں ایک بوتل اور دو جام تھے جو اس نے بڑے مودبانہ انداز میں میز پر رکھ دیئے اور خود سر جھکا کر سلام کرتا ہوا ایک بار پھر واپس چلا گیا۔

وائٹ نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اس میں موجود شراب سے دونوں جام بھرے اور ایک جام جوڈش کی طرف کھسکا دیا۔

لیجئے۔ یہ دنیا کی نایاب شراب ہے تین سو سال پرانی پرتگالی شراب وائٹ نے کہا اور جوڈش نے جام اٹھا کر منہ سے لگالیا۔

واقعی شراب نایاب تھی اس نے ایک ہی سانس میں جام خالی کر دیا اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

اوہ واقعی نایاب شراب ہے۔ بہت بہت شکریہ مسٹر وائٹ جوڈش نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

اور لیجیئے۔ یہ بوتل آپ ہی کے لئے ہے میں نے تو صرف اس لئے ایک جام لیا ہے تا کہ آپ کسی شک میں مبتلا نہ ہوں وائٹ نے کہا اور اپنا خالی جام میز پر رکھ دیا۔

اوہ اچھا شکریہ جوڈش نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا اس نے اس وقت تک بوتل منہ سے نہ ہٹائی جب تک اس میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق سے نیچے نہ اتر گیا جب اس نے خالی بوتل میز پر رکھی تو اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا آنکھیں قدرے پھیل سی گئی تھیں۔

گڈ............آج پہلی بار معلوم ہوا ہے کہ پرانی شراب کا کتنا مزہ ہے مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میں نے پچاس بوتلیں پی لی ہوں ....جوڈش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وائٹ کوئی جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی وائٹ نے چونک کر رسیور اٹھایا۔

لیں وائٹ............سپیکنگ وائٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

سر میں پروفیسر ڈکشن بول رہا ہوں فائل کو میں نے چیک کر لیا ہے یہ جعلی فائل ہے اس میں فارمولا ضرور موجود ہے مگر یہ فارمولا ایٹم بم کے مرکزی خلیات کا فارمولا ہے جسے آج کل کالجوں میں عام پڑھایا جاتا ہے پروفیسر ڈکشن نے جواب دیا۔

اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ فارمولا ڈاکٹر داور کے بیگ سے اڑایا گیا ہے اور ڈاکٹر داور مر چکا ہے وائٹ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

فائل میں جو کچھ ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے سر۔ پروفیسر ڈکشن نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے فائل واپس بھجوادو.........وائٹ نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پھینک دیا۔

وہی بات نکلی جس کا مجھے خدشہ تھا فائل جعلی ہے وائٹ نے سرد لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے جوڈش سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں نے سن لیا ہے لیکن یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی ڈاکٹر کو ائیر پورٹ سے ایل۔ سی۔ اے کے مخصوص لوگوں نے لیا اور اسے لے کر مخصوص کمرے میں رکھا گیا ارے اوہ.........ہاں ایسا ہو سکتا ہے بالکل ایسا ہی ہوا ہو گا اچانک جوڈش اچھل پڑا۔

کیا ہوا.........وائٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

اوہ اب میں سمجھا کہ جوانا کیوں واپس چلا گیا ہے مسٹر وائٹ اب بات

سمجھ میں آتی ہے ہمارے ساتھ کھیل کھیلا گیا ہے ڈاکٹر داور نے اصل فارمولا جوانا کو دے کر کہیں بھیج دیا ہے اسے شاید پہلے سے فارمولا اڑائے جانے کا خطرہ تھا یا پھر ہو سکتا ہے یہ مشورہ اسے جوانا نے دیا ہو اور جوانا وہ فارمولا لے کر چلا گیا وہ یقیناً اس شہر میں کہیں چھپا ہوا ہو گا ان کا مقصد ہو گا کہ عین کانفرنس کے وقت جوانا ظاہر ہو جاتا اور فارمولا کانفرنس میں پیش کر دیا جاتا جوڈش نے کہا۔

اوہ تمہارا تجزیہ بالکل درست ہے اس کا مطلب ہے فارمولا جوانا کے پاس ہے اور چونکہ ڈاکٹر داور ختم ہو چکا ہے اس لئے جوانا جیسے ہی ڈاکٹر داور کے قتل کی خبر سنے گا وہ فوراً فارمولے سمیت واپس جانے کی کوشش کرے گا وائٹ نے کہا۔

بالکل اب جوانا کو تلاش کرو۔اس سے فارمولا حاصل کرنا تمہارا کام ہے جوڈش نے کہا۔

نہیں جوڈش جوانا ہمارے بس کا روگ نہیں ہے وہ تمہاری فیلڈ کا آدمی

ہے اسے تلاش تو ہم کر لیں گے لیکن اس کا خاتمہ کر کے اس سے

فارمولا حاصل کرنا تمہارا کام ہے وائٹ نے کہا۔

مسٹر وائٹ تمہیں معلوم ہے کہ میں کرائے پر کام کرتا ہوں میرے

ذمے تم نے ایک مشن لگایا جو میں نے مکمل کر لیا اب اگر تم میرے

ذمے دوسرا مشن لگانا چاہتے ہو تو اس کا معاوضہ طے کر لو ویسے میرا

مشورہ یہی ہے کہ جوانا کے لئے اب ضروری نہیں ہے کہ اسے کسی

خاص طریقے سے ختم کیا جائے اسے کہیں سے بھی گولی ماری جا سکتی

ہے اور تم یا تمہارے آدمی آسانی سے ایسا کر سکتے ہیں اس کے لئے

مزید رقم ضائع نہ کرو جوڈش نے کہا۔

مسٹر جوڈش اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم کسی بھی صورت میں سامنے نہیں آنا

چاہتے ہمارا سامنے آنے کا مطلب یہ ہوگا کہ یہاں موجود ایکریمیا

اور روسیاہی سیکرٹ ایجنٹوں کو اس فارمولے کی بھنک مل جائے گی اور اس کے بعد معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے وائٹ نے کہا۔

لیکن ظاہر ہے تم بھی تو کسی ملک کے لئے کام کر رہے ہوگے ورنہ بذات خود تمہاری تنظیم کو اس فارمولے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے .... جوڈش نے کہا۔

ہاں یہ درست ہے ہم ایک ملک کے لئے کام کر رہے ہیں

.... لیکن وہ ملک روسیاہ اور ایکریمیا کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور خود وہ سامنے آ کر پاکیشیا اور دوسرے اسلامی ممالک سے مخالفت مول نہیں لے سکتا۔

اس لئے اس نے ہمارا سہارا لیا ہے ورنہ ظاہر ہے اس کی اپنی سیکرٹ سروس بھی یہ مشن مکمل کر سکتی تھی وائٹ نے جواب دیا۔

دیکھو فار مولے کا حصول میرا کام نہیں ہے مجھے تو ٹارگٹ بتاؤ کہ میں نے کسے ختم کرنا ہے اور تم کس طریقے سے اسے ختم کرانا چاہتے ہو بس اور اس کے لئے مجھ سے معاوضہ طے کرلو آدھا میرے اصول کے مطابق پہلے ادا کردو اور آدھا بعد میں .... جوڈش نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا وہ سیدھا سادھا قاتل قسم کا آدمی تھا یہ جاسوسی قسم کی الجھنیں اس کے بس کا روگ نہ تھیں۔

ٹھیک ہے تمہارا ٹارگٹ اب جوانا ہے لیکن تم نے اسے ہلاک کرنے کی بجائے اغوا کرنا ہے اور ہمارے حوالے کر دینا ہے اس کے بعد تمہارا مشن ختم معاوضہ بھی اغوا کا دیا جائے گا بولو کتنا معاوضہ لوگے .... وائٹ نے کہا۔

سوری یہ میری فیلڈ کا کام نہیں ہے میرا کام قتل کرنا ہے اغوا کرنا نہیں اور یہ بات بھی نوٹ کرلو کہ جوانا ماسٹر کلرز کا ممبر رہا ہے وہ پیشہ ور قاتل

ہے اس لئے اسکا اغوا خالہ جی کا کھیل نہیں ہے اور جہاں تک رہا قتل کا معاملہ اگر تم جوانا کو قتل کرنے کے لئے مجھے ہائر کرنا چاہتے ہو تو اس کا معاوضہ ڈاکٹر داور سے دوگنا ہوگا جوڈش نے جواب دیا۔

اوکے۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں تم سے رابطہ پیدا کرلوں گا اور معاوضہ بھی اسی وقت طے کرلیں گے فی الحال میں اسے تلاش تو کرلوں اور یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ فارمولا اس کے پاس ہی نہ ہو ....وائٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

اوکے ....پھر مجھے اجازت جوڈش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

تھینک یو گڈ بائی وائٹ نے کہا اور جوڈش نے رقم کا بیگ اٹھایا اور دروازے کی طرف مڑا۔

ایک منٹ مسٹر جوڈش........ بائی دے وے اگر میں یہ رقم والا بیگ باہر نہ جانے دوں تو..........وائٹ نے کہا۔

اوہ۔ ازما کر دیکھ لو۔ جوڈش یوں ہی منہ اٹھائے اندر نہیں آ گیا جوڈش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وائٹ ایک لمحے غور سے اسے دیکھتا رہا پھر وہ ہنس پڑا۔

یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے مسٹر جوڈش آپ بے فکر ہو کر جائیں میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا وائٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور جوڈش ہنستے ہوئے سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا.........اس کے باہر جاتے ہی وائٹ نے تیزی سے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

یس جانی واکر سپیکنگ.........دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

وائٹ پینتھر.........وائٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

اوہ یس باس حکم باس..........دوسری طرف سے بولنے والے کا

لہجہ یک لخت مودبانہ ہو گیا۔

جانی واکر۔ ماسٹر کلرز کے جوانا کو جانتے ہو.........وائٹ نے کہا۔

نام تو سنا ہوا ہے لیکن کبھی ملاقات نہیں ہوئی..........دوسری طرف سے کہا گیا۔

وہ ایک دیو قامت حبشی ہے لمبے چوڑے قد و قامت کا بس یہی اس کی نشانی ہے اسے فوری طور پر تلاش کرنا ہے وائٹ نے کہا۔

باس یہاں حبشی تو بے شمار ہوں گے اور عام طور پر حبشی دیو قامت ہی ہوتے ہیں ویسے میرا خیال ہے بیلارڈ اسے جانتا ہو گا کیونکہ وہ اسی فیلڈ میں رہا ہے میں بیلارڈ کو اس مہم کا انچارج بنا دیتا ہوں جانی واکر نے جواب دیا۔

گڈ وہ اسی شہر میں موجود ہے اسے فوری تلاش کر کے مجھے بتاؤ اور جب تک میں حکم نہ دوں اسے چھیڑا نہ جائے وائٹ نے کہا۔

یس باس حکم کی تعمیل ہو گی جانی واکر نے جواب دیا اور وائٹ نے

او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

رسیور رکھ کر اس نے ہاتھ ہٹایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی وائٹ

نے رسیور اٹھا لیا۔

یس وائٹ سپیکنگ وائٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

باس میں مانکی بول رہا ہوں ڈاکٹر داور کی کار کو حادثہ پیش آ گیا ہے اور

وہ ہلاک ہو چکا ہے دوسری طرف سے کہا گیا۔

مجھے معلوم ہے وائٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مگر باس جو اطلاع میں آپ کو دینا چاہتا ہوں وہ یقیناً آپ کو معلوم

نہیں ہو گی وہ اصل ڈاکٹر داور نہیں تھا بلکہ اس کے میک اپ میں کوئی

یورپی تھا مانکی نے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے وائٹ واقعی حیرت کی زیادتی سے

اچھل پڑا تھا۔

میں درست کہہ رہا ہوں جناب پوسٹ مارٹم کے وقت اس بات کا پتہ چلا ہے اور سر ایک اور اہم اطلاع بھی ڈاکٹر داور کی جگہ جو آدمی ہلاک ہوا ہے وہ بلیک ڈاگ کا آدمی ہے مانگی نے کہا۔

اوہ بلیک ڈاگ ۔اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے بلیک ڈاگ کیسے اس چکر میں الجھ گیا..........وائٹ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں ۔

سر میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اس آدمی کا نام لاڈک ہے اور وہ بلیک ڈاگ کا اہم رکن ہے مانگی نے کہا۔

اس کا مطلب ہے معاملات انتہائی پیچیدہ ہو گئے ہیں تم ایسا کرو بلیک ڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرو اس کا مطلب ہے اصل ڈاکٹر داور بلیک ڈاگ کے قبضے میں ہو گا ہمیں فوراً اسے برآمد کرنا ہے

..........وائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے باس میں ان کا ایک اہم اڈہ جانتا ہوں تھوڑی دیر بعد وہاں سے سن گن لے کر حالات معلوم کر کے آپ سے رابطہ کروں گا ....مانگی نے جواب دیا۔

گڈ فوراً معلوم کرو میں تمہاری طرف سے اطلاع کا منتظر رہوں گا وائٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

حالات لمحہ بہ لمحہ بدلتے جا رہے تھے بلیک ڈاگ کے متعلق وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ انتہائی خطرناک قسم کی تنظیم ہے اور کسی اونچے کیس میں ہی ہاتھ ڈالتی ہے بہرحال اب مقابلہ دوطرفہ ہو گیا تھا ایک اور پارٹی بھی پرنس نام کی سامنے آئی تھی اور اب اسے خیال آ رہا تھا کہ پرنس پارٹی یقیناً کوئی تیسری پارٹی ہے اگر اس کا تعلق بلیک ڈاگ سے ہوتا تو وہ کبھی اس طرح ڈاکٹر داور کا پتہ نہ کرتی کیونکہ بلیک ڈاگ

نے تو اصل چکر چلا رکھا تھا اور اب اسے رابطہ آفیسر فاروق عظیم کے غائب ہونے کا خیال آیا وہ سمجھ گیا کہ فاروق عظیم اور اس بلیک ڈاگ کا ہی نمائندہ ہوگا انہوں نے شروع سے ہی ڈاکٹر داور پر قبضہ کر لیا تھا اور یہ قبضہ فاروق عظیم کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا ظاہر ہے فاروق عظیم کو تلاش کرنا بے سود ہوگا کیونکہ جو شخص بھی فاروق عظیم کے روپ میں ہوگا وہ اب اپنا حلیہ بدل چکا ہوگا بس اب دو صورتیں سامنے رہ گئی تھیں ایک جوانا اور دوسرا بلیک ڈاگ ان کے متعلق معلومات ملنے کے بعد ہی وہ آئندہ کا لائحہ عمل طے کر سکتا تھا۔

عمران کو جیسے ہی ہوش آیا اس نے اپنے سامنے نعمانی اور چوہان کو بیٹھے ہوئے دیکھا عمران آنکھیں کھولتے ہی سمجھ گیا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہے۔

ارے تمہارے چہرے کیوں لٹکے ہوئے ہیں کیا جیبیں کٹ گئی ہیں پیچ پیچ پردیس میں جیب کٹ جائے تو کوئی بھیک بھی نہیں دیتا عمران نے کہا اور وہ دونوں عمران کی آواز سنتے ہی اچھل پڑے۔

شکر ہے خدا کا آپ کو ہوش تو آیا ہم تو پریشان ہو گئے تھے

.... نعمانی اور چوہان .... دونوں نے اٹھتے ہوئے اور لپک کر عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

ارے ارے بیٹھ جاؤ بھائی کیا دوبارہ بے ہوش کرنے کا ارادہ ہے عمران نے کہا اور وہ دونوں جو بے اختیار اس کے قریب آ گئے تھے مسکرا کر واپس کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

تم دونوں وہاں کیسے پہنچ گئے تھے عمران نے پوچھا۔

آپ جب اندر گئے تو میں صرف یہ دیکھنے............ کہ آپ کہاں جا رہے ہیں آپ کے پیچھے گیا تھا جب آپ گیلری میں داخل ہو کر اندر چلے گئے تو میں وہیں ارد گرد گھومتا رہا نعمانی بھی اندر آ گیا تھا تھوڑی دیر بعد ہم نے اس آدمی کو جو ڈاکٹر داور کو لے کر آیا تھا بڑی پریشانی کے عالم میں اس گیلری میں داخل ہوتے دیکھا اس کے چہرے پر ایسے آثار تھے کہ میں ٹھٹھک گیا چنانچہ میں نے گیلری میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا تاکہ صورت حال کو سمجھ سکوں نعمانی کو کہہ کر میں نے صدیقی کو بھی بلوا لیا اور پھر صدیقی نے اس سیلز گرل کو اپنی طرف متوجہ

کیا اور ہم دونوں گیلری میں داخل ہو گئے اندر داخل ہوتے ہی ہمیں
اندر پستول چلنے کا دھماکہ سنائی دیا اور پھر جب ہم اس دروازے کے
قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ آپ فرش پر ڈھیر ہوئے پڑے ہیں
ایک ادھیڑ عمر ٹیلی فون پر جھکا ہوا تھا جب کہ وہ آدمی جو ڈاکٹر داور کو
لے کر آیا تھا ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں زہریلی سوئیاں
پھینکنے والی مشین تھی اور وہ آپ کو نشانہ بنانا ہی چاہتا تھا کہ ہم اندر
داخل ہوئے اس آدمی کے بازو پر میں نے گولی چلا دی اس طرح
مشین اس کے ہاتھ سے نکل گئی نعمانی نے آپ کو اٹھایا اور میں نے
اس ادھیڑ عمر کے میز پر پڑا ہوا پستول کو گولی سے دور پھینک دیا اور پھر
میں بھی باہر نکل آیا میں نے دروازے کو باہر سے بند کیا اور پھر ہم
بھاگتے ہوئے کمرشل سٹور میں آئے اور انتہائی تیزی سے آپ کو کار
میں ڈال کر وہاں سے نکل آئے نزدیک ہی ہمیں ایک پرائیویٹ

ہسپتال نظر آ گیا ہم آپ کو وہاں لے گئے ڈاکٹر کو ہم نے موٹی رقم دے کر مطمئن کر دیا اور اس نے آپ کا آپریشن کیا اور آپ کی کمر میں موجود گولی نکال دی ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ صرف ایک انچ گولی اگر دائیں طرف لگ جاتی تو آپ کے دل میں گھس جاتی بہر حال جب آپ کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی تو ہم آپ کو یہاں لے آئے اور اب آپ کو ہوش آ گیا ہے چوہان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

گڈ شو۔ ویسے اس ڈاکٹر کو معلوم نہیں تھا میں نے اپنے دل میں کبھی محبت کو بھی داخل نہیں ہونے دیا گولی کو کیسے داخل ہونے دیتا صدیقی کہاں ہے عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اسے اٹھتے وقت ذرا سی تکلیف کا احساس تو ہوا لیکن یہ تکلیف نا قابل برداشت نہ تھی۔

ابھی آپ کا زخم کچا ہے آپ آرام کریں چوہان نے کہا۔

اوہ آرام میری قسمت میں ہی نہیں ہے یہی ایک لفظ تو اللہ میاں نے میری تقدیر میں لکھا نہیں بہر حال بے فکر رہو کوئی ایسی بات نہیں تم نے بتایا نہیں کہ صدیقی کہاں ہے عمران نے کہا۔

اسے میں نے وہیں بھیجا ہے نگرانی کے لئے آپ کو دس گھنٹے بعد ہوش آیا ہے..............چوہان نے جواب دیا۔

اچھا اور کوئی رپورٹ..............عمران نے کہا۔

صدیقی وہیں رہ گیا تھا اس نے رپورٹ دی ہے کہ اس آدمی کو جو ڈاکٹر کو لے آیا تھا ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے البتہ وہ سیاہ لیموسین وہیں موجود ہے جوانا اور ڈاکٹر داور اپنے کمروں سے باہر نہیں آئے چوہان نے کہا۔

وہاں کوئی چکر چل گیا ہے جوانا کو یا تو قتل کر دیا گیا ہے یا اسے کہیں غائب کر دیا گیا ہے اس لئے تو جھگڑا ہوا اب مجھے فوری طور پر ڈاکٹر

داور سے ملنا ہوگا.............عمران نے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جوانا اتنی آسانی سے تو قتل ہونے والا نہیں ہے

چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں مشکل تو ضرور پیش آئے گی انہیں بہر حال..........عمران نے

کھڑے ہوتے ہوئے بڑے بے نیازانہ سے لہجے میں کہا جیسے اسے

جوانا کے قتل ہونے پر کوئی افسوس ہی نہ ہوا ہو اور چوہان اور نعمانی

حیرت سے اسے دیکھتے ہی رہ گئے۔

اسی لمحے قریب پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور چوہان نے

رسیور اٹھا لیا۔

یس چوہان سپیکنگ............چوہان نے کہا۔

میں صدیقی بول رہا ہوں ڈاکٹر داور کی کار کو حادثہ پیش آ گیا ہے وہ

ہلاک ہو گئے ہیں دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے چوہان نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا اور عمران نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا صدیقی میں عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر داور کے متعلق کیا کہہ رہے ہو تم عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

اوہ سر آپ کو ہوش آ گیا صدیقی نے دوسری طرف سے کہا۔

تم میرے ہوش کو چھوڑو، اور رپورٹ دو............عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

سر میں وہاں سپر کمرشل سٹور پر نگرانی کر رہا تھا کہ میں نے ڈاکٹر داور کو بیگ لئے دو مسلح افراد کے ساتھ باہر آتے دیکھا وہ اس سیاہ لیموسین کار میں بیٹھ گئے میں نے خاصا فاصلہ دے کر ان کا تعاقب شروع کیا تاکہ انہیں تعاقب کا احساس نہ ہوسکے وہ مختلف سڑکوں سے گھومنے کے بعد جب ایک سنسان سڑک پر پہنچے تو میں نے احتیاط کے طور پر

فاصلہ اور بڑھا دیا ایک موڑ پر سیاہ لیموسین کار میری نظروں سے اوجھل ہو گئی جب میں موڑ کاٹ کر سیدھی سڑک پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ سیاہ لیموسین کار حادثے کا شکار ہو چکی تھی وہ سڑک سے ہٹ کر ایک درخت سے ٹکرائی تھی اور پہلو کے بل الٹی ہوئی تھی اور دھڑ ادھڑ جل رہی تھی میں کار روک کر اس کے قریب گیا تو میں نے اندران مسلح افراد، ڈاکٹر اور ڈرائیور کی لاشیں دیکھیں وہ بھی خوفناک آگ میں جل رہی تھیں اس دوران دوسری کاریں آ گئیں اور پھر پولیس بھی وہاں پہنچ گئی آگ کو بجھا دیا گیا باقی افراد کی لاشیں تو خاکستر ہو گئیں البتہ ڈاکٹر داور کی لاش قدرے محفوظ تھی انہیں پولیس فوراً ہسپتال لے گئی ان کا چہرہ قدرے محفوظ تھا اور پہچانا جا سکتا تھا میں چونکہ وہاں پہلے پہنچا تھا اس لئے پولیس نے میرا بھی بیان لیا ہے لیکن میں نے اپنے بیان میں صرف یہی کہا ہے کہ میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے حادثہ شدہ

کار کو دیکھا ہے پولیس سے اب فارغ ہو کر میں فون کر رہا ہوں
..........صدیقی نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

اوہ ویری بیڈ..........یہ تو انتہائی خوفناک حادثہ ہے اچھا ٹھیک ہے تم واپس آجاؤ..........عمران نے کہا اور ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

ڈاکٹر داور کے ساتھ فارمولا بھی تو جل گیا ہوگا..........چوہان نے عمران سے کہا۔

اوہ فارمولا ارے نہیں فارمولا تو میں نے پہلے ہی ڈاکٹر داور کے بیگ سے نکال لیا تھا ان کے پاس نقلی فارمولا تھا میرا تیار کردہ۔عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور چوہان اور نعمانی دونوں عمران کی پیش بینی پر دل ہی دل میں ششدر رہ گئے۔

عمران بیڈ پر ہی بیٹھا کچھ لمحے سوچتا رہا پھر اس نے چوہان کو فون اٹھا

کر دینے کا اشارہ کیا چوہان نے فون اٹھا کر عمران کے ساتھ رکھ دیا عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

یس سوشل ویلفیئر کمیونٹی سنٹر .... چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

ڈائریکٹر جنرل سے بات کراؤ .... انہیں کہو کہ پرنس بات کرنا چاہتا ہے پرنس آف پاکیشیا .... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

اوہ اچھا، ہولڈ آن کیجئے، دوسری طرف سے چونکتے ہوئے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک گھمبیر سی آواز سنائی دی۔

یس رازی سپیکنگ ڈائریکٹر جنرل بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی اداسی تھی۔

میں پرنس آف پاکیشیا بول رہا ہوں .... کانفرنس کے سلسلے میں کیا پروگرام ہے .... عمران نے کہا۔

پرنس اب کیسی کانفرنس یہاں تو الٹا ہی چکر چل پڑا ہے ڈاکٹر داور کی کار کو حادثہ پیش آگیا ہے فارمولا والا بیگ ان کے پاس تھا وہ بھی ظاہر ہے جل کر خاکستر ہو گیا لیکن ابھی ابھی ایک ایسی رپورٹ ملی ہے جس نے ہمیں چکرا دیا ہے ڈاکٹر داور کا جب پوسٹ مارٹم کیا جانے لگا تو پتہ چلا کہ وہ نقلی تھے وہ کوئی یورپی آدمی تھا اس کے چہرے پر ڈاکٹر داور کا میک اپ کیا گیا تھا رازی نے کہا۔

کیا کہہ رہے ہیں آپ ڈاکٹر جو ہلاک ہوا ہے نقلی تھا۔عمران یہ بات سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑا اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

ہاں ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اصل ڈاکٹر داور کہاں گیا اور جب کہ ائیر پورٹ پر سے انہیں لا کر مخصوص عمارت میں ٹھہرایا گیا تھا اور وہاں سے رابرٹ نے رپورٹ دی تھی کہ کوئی شخص آپ کا نام لے کر اس کے پاس پہنچا اور اس نے رابطہ افسر کو وہاں

بلانے پر مجبور کیا اور پھر اس نے رابرٹ کو بے ہوش کر دیا اور فاروق عظیم کو زخمی کر دیا رابرٹ نے اسے گولی ماردی لیکن اس کے ساتھی اسے زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے پھر ان کا پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون تھے اور کیا چاہتے تھے فاروق عظیم رابطہ آفیسر کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا لیکن اب پتہ چلا ہے کہ اسے وہاں سے اغوا کر لیا گیا ہے عجیب چکر ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا اس لئے اب ظاہر ہے کہ کانفرنس منسوخ کرنا ہو گی میں نے اس سلسلہ میں خصوصی میٹنگ طلب کی ہے رازی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

آپ کانفرنس منسوخ نہ کریں بلکہ تا اطلاع ثانی ملتوی کر دیں اصل فارمولا محفوظ ہاتھوں میں ہے اصل ڈاکٹر داور کو تلاش کر کے میں آپ کو فون کر دوں گا اور پھر آپ کانفرنس بلا لیں .... عمران نے کہا۔

اوہ کیا کہہ رہے ہو اصل فارمولا محفوظ ہے.........رازی نے چونکتے ہوئے کہا۔

ہاں اس کے بارے میں بے فکر رہیں لیکن یہ بات صرف آپ تک رہے یہ سارا چکر اصل فارمولا اڑانے کے لئے چل رہا ہے کوئی جرائم پیشہ تنظیم میدان میں آچکی ہے اس کے خاتمے کے بعد ہی کانفرنس بلائی جاسکتی ہے۔..........

عمران نے جواب دیا۔

اوہ گڈ۔آپ نے تو ایک بڑی خوشخبری دی ہے لیکن ڈاکٹر داور کی موجودگی بھی کانفرنس میں ضروری ہے ان کے بغیر فارمولے پر ڈسکس نہیں ہوسکتی.............رازی نے کہا۔

آپ بے فکر رہیں ڈاکٹر داور اگر زندہ ہیں تو ضرور کانفرنس میں شرکت کریں گے اوکے گڈ بائی..........عمران نے کہا اور دوسری طرف

سے کوئی بات سنے بغیر ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

اصل ڈاکٹر داور زندہ ہے اور اب ہم نے اس کا پتہ چلانا ہے میرا خیال ہے کہ عمارت میں داخل ہوتے ہی جوانا اور اصل ڈاکٹر داور کو غائب کر دیا گیا اور ڈاکٹر داور کی جگہ نقلی آدمی نے لے لی اور ہماری وجہ سے وہ نقلی ڈاکٹر داور کو کہیں بھیجنا چاہتے تھے کہ کوئی اور پارٹی درمیان میں کود پڑی اور حادثے کی صورت حال سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کارنامہ جوڈش کا ہوگا اس کا مطلب ہے کہ جوڈش کسی اور پارٹی کے لئے کام کر رہا ہے عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

لیکن اب جوانا اور ڈاکٹر داور کا کیسے پتہ چلے گا نعمانی نے کہا مجھے چلہ کھینچنا پڑے گا تب ہی معلوم ہوگا عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور نعمانی نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا۔

عمران کی فراخ پیشانی پر شکنیں پھیلی ہوئی تھیں وہ کسی گہری سوچ میں

غرق تھا چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اب ہمیں اس پارٹی کو تلاش کرنا ہے جس سے وہ فاروق عظیم تعلق رکھتا تھا اس سے ڈاکٹر داور اور جوانا کا پتہ چل سکتا ہے عمران نے ٹہلتے ہوئے کہا اسی لمحے دروازہ کھلا اور صدیقی اندر داخل ہوا اس نے عمران کو سلام کیا۔

صدیقی حادثے کے وقت تم نے کوئی خاص چیز دیکھی ہو کوئی ایسی چیز جو خلافِ معمول ہو.........عمران نے صدیقی کو دیکھتے ہی پوچھا۔

نہیں عمران صاحب وہ سو فیصد حادثہ تھا سڑک پر کار کے پہیوں کے سلپ ہونے کے نشانات نمایاں تھے صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا ٹھیک ہے تم سب میک اپ کر کے شہر میں پھیل جاؤ خاص طور پر

ایسے اڈوں میں جاؤ جہاں جرائم پیشہ لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں وہاں تم نے اپنے کان کھلے رکھنے ہیں ہوسکتا ہے کوئی کلیو ہاتھ لگ جائے بی ون ٹرانس میٹر اپنے پاس رکھنا میں یہاں کے ایک مشہور غنڈے نتاشا کے پاس جاتا ہوں نتاشا بار میں وہ میرا پرانا واقف ہے ہوسکتا ہے اس کے ذریعے کوئی کلیو مل جائے عمران نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے کہا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے عمران بھی اٹھ کر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

اب تم کہاں جا رہے ہو ڈاکٹر داور نے چند لمحوں کے بعد جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

یہاں میرا ایک پرانا دوست ہے پہلے تو ہم وہاں جائیں گے اس کے بعد سوچیں گے کہ کیا کرنا چاہیے جوانا نے جواب دیا اور ڈاکٹر داور نے بھی سر ہلا دیا کیونکہ اس کے ذہن میں بھی کوئی ایسی جگہ نہ تھی جسے وہ ان حالات میں سو فیصد محفوظ سمجھتے ہیں۔

جوانا تیزی سے کار چلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس نو آباد کالونی سے نکل کر شہر کی معروف سڑک پر پہنچ گئے اور اس سڑک سے گزرنے کے بعد جوانا نے کار ایک چوک سے دائیں جانب موڑی اور نسبتاً ایک سنسان سڑک کی طرف بڑھنے

لگا اس سڑک پر پڑے بڑے عظیم الشان دفاتر تھے لیکن اس کے باوجود یہاں ٹریفک قدرے کم تھی جوانا نے کار ابھی اس سڑک پر تھوڑی ہی بڑھائی تھی کہ اس کی نظر ایک عظیم الشان عمارت کے مین گیٹ پر پڑی اس نے جوڈش کو بیگ ہاتھ میں اٹھائے عمارت سے باہر نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو جوانا نے کار کی رفتار آہستہ کر دی اور اسے سڑک کی ایک سائیڈ میں لے جا کر روک دیا۔

کیا ہوا۔ڈاکٹر داور نے جو پچھلی نشست پر اپنے ہی خیالوں میں غرق بیٹھے ہوئے تھے کار کے رکتے ہی چونک کر پوچھا۔

کچھ نہیں..........ایک آدمی نظر آیا ہے جوانا نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں۔

جوڈش کی کار اب کمپاؤنڈ سے باہر نکل رہی تھی اور باہر نکلتے ہی وہ جوانا کی کار کی مخالف سمت میں بڑھ گئی جوانا نے بڑی پھرتی سے کار کا رخ

موڑنا چاہا مگر اس سے پہلے کہ اس کی کار کا رخ مڑتا اچانک دو کاریں
تیزی سے اس کی کار کے قریب آ کر رکیں اور دوسرے ہی لمحے ان
کاروں میں سے چھ افراد اچھل کر باہر آئے ان کے ہاتھوں میں سٹین
گنیں تھیں پھر اس سے پہلے کہ جوانا سنبھلتا ان میں سے ایک نے
انتہائی پھرتی سے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور دوسرے ہی لمحے
اس نے جوانا کو بازو سے پکڑ کر باہر کو کھینچا جب کہ دو سٹین گن کی
نالیاں اس کی گردن سے لگ گئیں ادھر پلک جھپکتے ہی دو سٹین گن
بردار کار کی پچھلی نشست کا دروازہ کھول کر ڈاکٹر داور کے دائیں بائیں
بیٹھ گئے جوانا کو سٹین گنوں کی وجہ سے مجبوراً باہر نکلنا پڑا اور اس کے باہر
آتے ہی ان میں سے ایک مسلح آدمی اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا
جب کہ باقی پانچ افراد جوانا کو دھکیلتے ہوئے اپنی کار کی طرف لے
آئے مگر جیسے ہی جوانا نے ڈاکٹر داور والی کار کو ایک جھٹکے سے آگے

بڑھتے ہوئے دیکھا وہ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گیا اور پھر دوسرے لمحے اس نے نہ صرف تین سٹین گن برادروں کو گرا لیا بلکہ انتہائی برق رفتاری سے اچھل کر حملہ آوروں کی کار کی دوسری سمت میں جا گرا اور اس طرح اس پر ہونے والی فائرنگ کا کوئی نتیجہ نہ نکلا کیونکہ باقی دو میں سے ایک نے اس پر سٹین گن کا فائر کھول دیا تھا لیکن جوانا کے بروقت اقدام نے اس کی جان بچا دی تھی مگر کار کے دوسرے طرف گرتے ہی جوانا ان تین افراد میں سے ایک کی سٹین گن چھین چکا تھا جسے اس نے پہلے ہی حملے میں گرا دیا تھا اور پھر دوسری طرف گرتے ہی اس نے کار کی کھڑکی میں سٹین گن رکھ کر فائر کھول دیا اور نیچے سے اٹھتے ہوئے تینوں افراد گولیوں کی زد میں آ گئے اسی لمحے اس نے ایک بار پھر بائی جمپ لگایا اور کار کے اوپر سے اچھلتا ہوا پہلے والی سائیڈ پر جا کھڑا ہوا اور اس طرح وہ ان دونوں کی فائرنگ سے نہ صرف بچ گیا

جواس کے ادھر جاتے ہی تیزی سے مڑکراس طرف آئے تھے بلکہ اس نے پلک جھپکنے میں ان دونوں کو بھی مشین گن کا نشانہ بنالیا۔

اس ساری کاروائی میں زیادہ سے زیادہ ایک منٹ لگا تھا ان پانچوں افراد کے گرتے ہی جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ان کی کار کا دروازہ کھولا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا کار کا انجن سٹارٹ تھا اس لئے دوسرے لمحے ہی کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تیزی سے گھومتی ہوئی مخالف سمت کی طرف بھاگتی چلی گئی کیونکہ ڈاکٹر داور کو لے جانے والی کار اسی سمت گئی تھی۔

سٹین گنوں کی فائرنگ کی وجہ سے وہاں موجود لوگوں میں نہ صرف بھگدڑ مچ گئی تھی بلکہ ادھر اُدھر جانے والی کاروں نے جائے پناہ کی تلاش میں کونے کھدرے ڈھونڈھ لیے تھے یہی وجہ تھی کہ سڑک سنسان پڑی ہوئی تھی اور جوانا دانت پیستے ہوئے کار کو پوری رفتار

سے دوڑاتا چلا گیا تھوڑی دور آگے جا کر اسی سڑک پر ایک گہرا موڑ تھا
جوانا جیسے ہی موڑ مڑ کر دوسری طرف پہنچا اس نے ڈاکٹر داور والی کار کو
سڑک کے ایک طرف الٹے ہوئے پایا اور اسی لمحے اس کی نظریں ذرا
آگے جاتی ہوئی ایک اور کار پر پڑیں جو انتہائی تیز رفتاری سے بھاگی
چلی جا رہی تھی جوانا اس کار کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ کیا کھیل کھیلا گیا ہے
کیونکہ وہ اس کار کو پہچان گیا تھا یہ جوڈش کی کار تھی اس نے جوڈش کو
اسی کار میں سے اس عظیم الشان عمارت سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا
چنانچہ جوڈش کی کار کو پہچانتے ہی اس نے اپنی کار ڈاکٹر داور والی کار
کے قریب روکنے کی کوشش نہ کی بلکہ پوری رفتار سے جوڈش کی کار کے
پیچھے چل پڑا وہ سمجھ گیا تھا کہ جوڈش نے فائرنگ ہوتے ہی صورت
حال کا اندازہ لگا لیا ہو گا اور پھر جب اسے کار میں ڈاکٹر داور نظر آیا ہو گا
تو اس نے اس پر یقیناً فائر کھول دیا ہو گا اور اب وہ ڈاکٹر داور کو اپنی کار

میں ڈالے لے جا رہا ہو گا ورنہ اسے اس طرح بھاگنے کی ضرورت نہ تھی۔

جوانا کار کی رفتار اور زیادہ بڑھاتا چلا گیا اور دونوں کاروں کے درمیان کا فاصلہ کم ہونے لگا اچانک اس نے جوڈش کی کار کو ایک سائیڈ روڈ پر مڑتے دیکھا یہ سائیڈ روڈ دو بڑی عمارتوں کے درمیان سے گزرتی تھی اس لئے جوڈش کی کار موڑ مڑتے ہی جوانا کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور پھر جوانا جیسے ہی اس سائیڈ روڈ پر پہنچا اس نے بھی بڑی پھرتی سے اپنی کار اس سائیڈ روڈ پر موڑ دی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ سائیڈ روڈ جو کافی دور تک سیدھی چلی جا رہی تھی پر دور دور تک جوڈش کی کار کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

ابھی جوانا اس نئی صورت حال کا ذہن میں تجزیہ کر ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی کار کے نچلے حصے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ایک زوردار

جھٹکے کے ساتھ ہی سٹیرنگ پر اس کی گرفت کمزور ہو گئی اور تیز رفتاری

سے دوڑتی ہوئی کار تیزی سے بائیں طرف مڑی اور پھر وہ قلابازی

کھاتی ہوئی کچھ فاصلے پر موجود ایک عمارت کی مضبوط دیوار سے ایک

زوردار دھماکے سے جا ٹکرائی اور جوانا کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے دھماکہ

اس کے اپنے ذہن کے اندر ہوا ہے اس کے ذہن پر ایک لمحے کے

لئے تیز روشنی سی پھیلی اور پھر گہرا اندھیرا چھاتا چلا گیا دیوار سے جوانا

کی کار کے ٹکراتے ہی مخالف سمت میں ایک تنگ سی گلی سے جوڈش کی

کار کمان سے نکلنے والے تیر کی طرح جوانا کی کار کی طرف لپکی اور

پلک جھپکتے ہی وہ جوانا کی الٹی ہوئی کار کے قریب آ کر رک گئی

دوسرے لمحے جوڈش دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر اس نے اوپر کی

طرف موجود ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھینچا اور سٹیرنگ

اور ٹوٹی ہوئی سکرین کے درمیان پھنسے ہوئے جوانا کو اس نے تیزی

سے باہر کھینچ لیا اور پھر اس کے بھاری جسم کو گھسیٹتا ہوا وہ اپنی کار تک لے آیا اور اس نے پچھلا دروازہ کھول کر جوانا کو اس طرح زبردستی اندر گھسیٹرا جیسے وہ انسان کی بجائے آلوؤں سے بھرا ہوا کوئی بورا ہو پچھلی سیٹوں کے درمیان اسے گھیسٹر نے بعد وہ بجلی کی سی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے بیک ہو کر سڑک پر آئی اور پھر انتہائی تیزی سے واپس مین روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی شمالی دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک گینڈے جیسی جسامت کا مالک شخص بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر شدید ترین غصے کے آثار تھے آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اس کی نظریں میز کے سامنے کھڑے ہوئے دونو جوانوں پر جمی ہوئی تھیں جو سر جھکائے کھڑے تھے اور ان کے جسم اس طرح لرز رہے تھے جیسے انہیں جاڑے کا بخار ہو گیا ہو۔

بلیک ڈاگ کو اب چوڑیاں پہن کر بیٹھ جانا چاہیے یا اسے جرائم سے توبہ کر کے پادری بن جانا چاہیے بولو کیا کرنا چاہیے گینڈے نما آدمی نے غصے کی شدت سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

باس لوشار نے ہمیں بھیج دیا تھا ورنہ............ان میں سے ایک نے

لرزتے ہوئے کہا۔

ورنہ تم انہیں مار گراتے میں پوچھتا ہوں جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم نے وہاں سے نہیں جانا تو تم گئے کیوں؟ کیا لوشار مجھ سے بڑا باس تھا باس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

غغ۔ غغ۔ غلطی ہو گئی باس۔ دونوں نے لرزتے ہوئے کہا۔

ہونہہ غلطی ہو گئی کتنے آرام سے کہہ دیا کہ غلطی ہو گئی......... باس نے دانت پیستے ہوئے کہا اس کا ہاتھ میز کی کھلی دراز میں گھستا چلا گیا اور دوسرے لمحے جب وہ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں لمبی نال کا پستول موجود تھا۔

بب بب باس ان دونوں نے پستول دیکھتے ہی گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور وہ دونوں چیختے ہوئے الٹ کر پشت کے بل فرش پر گرے اور چند لمحے

تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

غلطی ہو گئی کتنے آرام سے کہہ دیا غلطی ہو گئی باس نے دانت پیسنے کے انداز میں کہا اور پھر پستول کو دوبارہ دراز میں ڈال کر اس نے میز کے کونے میں لگا ہوا بٹن دبا دیا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

راکش۔ان دونوں کی لاشیں اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو اور سنوفیلر کو میرے پاس بھیج دو...........باس نے تحکمانہ لہجے میں آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

یس باس...........آنے والے نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑی ہوئی اپنے ساتھیوں کی لاشوں کے بازو پکڑے اور پھر انہیں گھسیٹتا ہوا دروازے کی طرف لے چلا جیسے وہ انسانوں کی بجائے پاگل کتوں کی لاشیں ہوں اس کے

باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔

اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کو ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

یس برنارڈ سپیکنگ۔ دوسری طرف سے ایک آواز آئی۔

بلیک ڈاگ۔ باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

یس باس حکم باس............ برنارڈ نے بوکھلائی ہوئی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر داور اور اس جوانا کی تلاش کا کیا ہوا............ بلیک ڈاگ نے چیختے ہوئے پوچھا۔

باس میں نے سارے ورکر شہر میں پھیلا دیئے ہیں وہ زیادہ دور نہیں جا سکتے........ برنارڈ نے جواب دیا۔

میری ہدایات کا خیال رکھنا ہمیں ڈاکٹر داور کو ہر صورت میں زندہ

حاصل کرنا ہے..........باس نے جواب دیا۔

یس باس میں نے خصوصی طور پر اس کے آرڈرز دے دیئے ہیں

.......برنارڈ نے کہا۔

او کے۔ اسے جلد از جلد تلاش کر کے مجھے رپورٹ دو ورنہ یاد رکھو میں

ہر ورکر کا اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹ دوں گا بلیک ڈاگ نے چیختے

ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک دھماکے سے رسیور کریڈل پر پھینک

دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا اس کا قد خاصا

نکلتا ہوا تھا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ خاصا طاقتور دکھائی دے رہا تھا۔

یس باس آنے والے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

بیٹھو.......باس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں آنے والے

سے مخاطب ہو کر کہا..........اور آنے والے نے بڑے مودبانہ

..........انداز میں میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی کو ذرا سا کھسکایا اور بیٹھ گیا..........اس کے چہرے پر خوف کا ہلکا سا تاثر ابھر آیا۔ فیلر..........ہم نے انتہائی کامیاب منصوبہ بنایا تھا..........رابطہ آفیسر فاروق عظیم اور دو دربانوں کی جگہ اپنے خاص آدمی تعینات کیے تھے..........اور پھر ہمارے آدمی نے انتہائی کامیابی سے اپنا کام مکمل کر لیا تھا..........اصل ڈاکٹر داور اور پیشہ ور قاتل دونوں لوشار کے اڈے پر پہنچا دیئے گئے اور وہ ڈاکٹر کے بیگ سے اصل فارمولا بھی اڑا لیا گیا..........لیکن اس کے بعد حالات یک لخت پلٹ گئے..........مرسی جو فاروق عظیم کے میک اپ میں تھا..........کو زخمی کر دیا گیا کوئی پرنس وہاں آن دھمکا اور پھر پرنس کو اسکے ساتھی جس کو زخمی کر دیا گیا تھا لے گئے جن کا آج تک پتہ نہ چلا..........مرسی کو ہسپتال پہنچا گیا لیکن وہاں اس کے میک اپ

ظاہر ہونے کا خطرہ تھا اس لئے اسے وہاں سے اغوا کر لیا گیا

......اور چونکہ وہ ہمارے لئے بے کار ہو چکا تھا اسلئے اسے گولی

ماردی گئی............ادھر فارمولا بھی نقلی ثابت ہوا چنانچہ لوشار کو حکم

دیا گیا کہ وہ ڈاکٹر داور سے اصل فارمولا دستیاب کرے.........لیکن

پھر پتہ چلا کہ لوشار اور اس کے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے اور لوشار کی

کار میں ہی جوانا اور ڈاکٹر داور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے لوشار

کے دو ساتھی جو باہر پہرے پر موجود تھے یہ اطلاع لے کر میرے پاس

پہنچے تھے............میں نے ان کی غلطی پر انہیں موت کی سزا دے

دی ہے اور بونارڈ کو ڈاکٹر داور کی تلاش کا حکم دے دیا ہے

......لیکن تم بلیک ڈاگ کے نمبر دو ہو......تم مجھے یہ بتاؤ کہ

یہ سب گڑبڑ کیوں ہوئی............کیسے ہوئی............؟

بلیک ڈاگ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

باس............میں نے اپنے طور پر تحقیقات کی ہیں.........میری

رپورٹ کے مطابق اس فارمولے کے پیچھے ہمارے علاوہ دو اور

پارٹیاں بھی کام کر رہی ہیں........ایک پارٹی تو پرنس کی ہے

.........یہ لوگ مجھے غیر ملکی دکھائی دیتے ہیں.........ایشیائی لگتے

ہیں ہوسکتا ہے کہ یہ ڈاکٹر داور کے پیچھے پاکیشیا سے ہی آئے ہوں

.........دوسری پارٹی وائٹ پینتھرز کی ہے.........اس پارٹی

نے مشہور پیشہ ور قاتل جوڈش کی خدمات حاصل کی ہوئی ہیں

.........اور مجھے میرے گروپ نے ایک اہم اطلاع دی ہے

.........ڈاکٹر داور کے میک اپ میں ہمارا آدمی لاڈک تھا جسے

دوسرے سنٹر میں ایل سی اے شفٹ کر رہی تھی.......اس کی کار کو

خوفناک حادثہ پیش آ گیا.........اور لاڈک اور اسکے ساتھی

ہلاک ہو گئے.........اس حادثے میں بھی جوڈش کا ہاتھ ہے

کیونکہ اس جگہ فینی تھینال کی بو بھی سونگھی گئی ہے جسے عام طور پر

جوڈش کار کے حادثے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

فیلر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اوہ!.........اچھی رپورٹ ہے لیکن..........بلیک ڈاگ نے

رپورٹ سننے کے بعد ابھی اس پر تبصرہ شروع ہی کیا تھا کہ میز کے اوپر

رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی.........اور بلیک ڈاگ نے

اپنا تبصرہ ادھورا چھوڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

یس بلیک ڈاگ.........بلیک ڈاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

برنارڈ بول رہا ہوں جناب.........تھرڈ روڈ پر اعظم مینشن کے

قریب ہمارے گروپ نے جوانا اور ڈاکٹر داور کو لوشار کی کار میں بیٹھے

ہوئے چیک کر لیا.........چنانچہ جوانا کو جبراً کار سے باہر نکالا گیا

اور ہمارے تین ساتھی ڈاکٹر داور کو لے کر لوشار کی کار میں واپس چل

پڑے............مگر جوانا نے ہمارے پانچوں افراد کو ہلاک کر دیا

اور ان کی کار لے اڑا.........ان میں ایک شدید زخمی تھا اس نے

ابھی ابھی رپورٹ دی ہے جس پر چیکنگ کی گئی تو پتہ چلا کہ لوشار کی

کار تھرڈ روڈ کے تنگ موڑ پر الٹ گئی اور ہمارے ساتھی ہلاک ہو گئے

...........ڈاکٹر داور غائب ہو گیا...........کار کے ٹائر کو گولیوں سے

برسٹ کیا گیا تھا...........پھر لوشار کی کار پکچر ہاؤس کی عقبی گلی

میں ایک دیوار سے ٹکرا کر الٹی پڑی دیکھی گئی ہے.........اور جناب

وہاں ایک بیج بھی ملا ہے........اس بیج سے پتہ چلا ہے کہ دوسری

کار بین الاقوامی مشہور قاتل جوڈش کی تھی...........اور میرا خیال

ہے کہ جوڈش نے ہی یہ کام کیا ہے وہ شاید اعظم مینشن کے قریب

موجود تھا اس نے پہلے لوشار والی کار پر فائر کر کے اسے الٹا دیا اور ڈاکٹر

داور کو اغوا کر لیا اور پھر شاید جوانا اس کے پیچھے لگ گیا تو اس نے جوانا

کی کار کو الٹا یا اور اس میں سے جوانا کو بھی اغوا کر لیا ہے

.... برنارڈ نے پوری تفصیل اور اپنا ذاتی خیال بھی بتا دیا۔

مطلب یہ کہ ہم مسلسل ناکام ہو رہے ہیں .... بلیک ڈاگ نے چیختے ہوئے کہا۔

باس .... اب ہمارے آدمی پورے شہر میں جوڈش کا ٹھکانہ معلوم کر رہے ہیں جیسے ہی پتہ چلا ہم اس پر ریڈ کر دیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ہم اس کے پنجے سے ڈاکٹر داور کو حاصل کرنے میں کامیاب رہیں گے .... برنارڈ نے جواب دیا۔

لیکن یہ تو تمہارا اپنا خیال ہے کہ یہ سب کچھ جوڈش نے کیا ہے ہو سکتا ہے کہ پرنس پارٹی کا کیا دھرا ہو .... بلیک ڈاگ نے جواباً کہا۔

سر .... مجھے فیلر صاحب نے اس سلسلے میں آگاہ کر دیا تھا میرے آدمی ان ایشیائیوں کو بھی تلاش کرنے میں مصروف ہیں ....

برنارڈ نے جواب دیا۔

اوکے.........جلد از جلد ڈاکٹر داور کو تلاش کرو اور سنو اس بار مجھے

ناکامی کی خبر نہ سنانا.........ورنہ تمہاری لاش بھی برقی بھٹی میں

ڈال دی جائے گی.........بلیک ڈاگ نے غراتے ہوئے کہا۔

ہمیں یقیناً کامیابی ہوگی باس.........برنارڈ نے لرزتے ہوئے

لہجے میں جواب دیا۔

اوکے.........میں منتظر رہوں گا.........بلیک ڈاگ نے دانت

پیستے ہوئے کہا.........اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

ناکامی ہی ناکامی.........ہر طرف سے ناکامی.........میری

سمجھ میں نہیں آرہا کہ آخر ہمارے آدمیوں کو کیا ہوتا جارہا ہے

.........بلیک ڈاگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

باس.........میری ایک تجویز ہے.........فیلر نے سہمے

ہوئے لہجے میں کہا۔

تو بولو.........خاموش کیوں بیٹھے ہوئے ہو کہو کیا کہتے

ہو......بلیک ڈاگ غصیلے انداز میں اس پر چڑھ دوڑا۔

باس......ہمیں تین گروپوں میں کام کرنا چاہئے اس طرح زیادہ

اچھے نتائج نکل سکتے ہیں.........ایک گروپ وائٹ پینتھرز کے

آدمیوں کی نگرانی کرے.........دوسرا پرنس پارٹی کو تلاش کرے

............اور تیسرا ڈاکٹر داور کو حاصل کرے.........فیلر نے

جواب دیا۔

وائٹ پینتھر نے ہمارے مقابلے میں آ کر سخت حماقت کی ہے اسے

اس کا خمیازہ بھگتنا ہو گا۔.........میں اس پوری تنظیم کی اینٹ سے

اینٹ بجا دوں گا.........باقی رہی پرنس پارٹی اور ڈاکٹر داور یہ

لوگ بلیک ڈاگ سے کہاں بچ کر جا سکتے ہیں.........بلیک ڈاگ

نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

مگر باس.........پہلے وائٹ پینتھر کے مقامی اڈے کو بھی تلاش کرنا پڑے گا.........فیلر نے کہا۔

وہ مجھے معلوم ہو جائے گا..........ایلون تھرٹی ٹرانس میٹر لے آؤ جلدی کرو..........بلیک ڈاگ نے چیختے ہوئے کہا۔

اور فیلر تیزی سے اٹھ کر تقریباً دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا.........اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ اسی انداز میں واپس لوٹا ....اس کے ہاتھ میں ایک کافی بڑا ٹرانسمیٹر تھا جس پر لگے ہوئے ہینڈل کو اس نے تھاما ہوا تھا۔

یہ ایک وسیع رینج کا ٹرانس میٹر تھا..........اور اس سے انتہائی دور دراز فاصلوں کی کالیں سنی جا سکتی تھیں۔

فیلر نے ٹرانس میٹر لا کر بلیک ڈاگ کے سامنے میز پر رکھ دیا

..........بلیک ڈاگ نے اسے سیدھا کیا اور پھر تیزی سے اس پر مخصوص فریکونسی سیٹ کرنے لگا۔

فریکونسی سیٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا..........بٹن دبتے ہی ٹرانس میٹر میں سے سائیں سائیں کی تیز آواز ابھرنے لگی اور چند لمحوں بعد اس آواز میں سمندر کی لہروں کا شور ہوتا گیا۔

وائٹ خاموش بیٹھا ٹرانس میٹر کو دیکھ رہا تھا ٹرانس میٹر پر ایک بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا اور چند لمحوں بعد جب وہ بلب یک لخت مسلسل جلنے لگا تو بلیک ڈاگ نے چونک کر ٹرانس میٹر کا ایک اور بٹن دبا دیا۔

یس..........انٹرنیشنل کرائم سروس اوور..........بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

کلائنٹ نمبر تھری زیرو ون کالنگ انٹرنیشنل کرائم سروس اوور بلیک

ڈاگ نے جواب دیا.................اور سامنے بیٹھا ہوا فیلر اسے

حیرت سے دیکھنے لگا۔

یس...........نمبر تھری زیرو ون...........ان آن دی ریکارڈ

اوور..........دوسری طرف سے کہا گیا ایک مجرم تنظیم وائٹ پینتھرز

بغداد میں کسی مشن پر کام کر رہی ہے اس کی موجودہ تفصیلات چاہئیں

اوور..........بلیک ڈاگ نے کہا۔

ٹھہرو..........پہلے ہم چیک کر لیں کہ وائٹ پینتھر ہماری کلائنٹ تو

نہیں..........اوور..........دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ آواز ابھری۔

وائٹ پینتھر ہماری کلائنٹ نہیں ہے..........معلومات کیسے چاہئیں

فون پر یا کوئی پوسٹ اوور..........دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

بائی ٹرانس میٹر..........اور فوراً اوور..........بلیک ڈاگ نے سخت

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

او کے..............دوبارہ رابطہ کرو اوور اینڈ آل.........دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانس میٹر سے ایک بار پھر سمندری لہروں اور سائیں سائیں کی ملی جلی آوازیں نکلنے لگیں بلیک ڈاگ نے ٹرانس میٹر کا بٹن آف کر دیا۔

کیا یہ تنظیم ہمارے متعلق بھی جانتی ہے باس...........فیلر نے پوچھا۔

جانتی بھی ہو تو چونکہ ہم ان کے کلائنٹ ہیں اس لئے یہ ہمارے متعلق کوئی معلومات کسی کو مہیا نہیں کرتے.........بلیک ڈاگ نے بڑے اعتماد سے جواب دیتے ہوئے کہا.........اور چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ ٹرانس میٹر کا بٹن آن کر دیا...........جب بلب مسلسل جلنے لگا تو اس نے دوسرا بٹن دبا دیا۔

یس انٹرنیشنل کرائم سروس اوور.........دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی۔

سیکنڈ کال فراہم کلائنٹ نمبر تھری زیرو ون اوور..........بلیک ڈاگ نے جواب دیا۔

اوکے.........وائٹ پینتھر کا باس بغداد کی تھرڈ روڈ پر واقع اعظم مینشن کی تیسری منزل پر ایک کاروباری ادارے دانش انٹر پرائزر کے جنرل مینجر کے کیبن کے نیچے ہیڈ کوارٹر بنائے ہوئے ہے اس کے ساتھ تنظیم کے بیس افراد کام کر رہے ہیں وہ کسی فارمولا مشن پر کام کر رہا ہے..........اس مشن کے لئے انہوں نے مشہور بین الاقوامی قاتل جوڈش کو ہائر کیا ہوا ہے جوڈش گزشتہ دنوں اس مشن کے سلسلے میں پاکیشیا بھی گیا ہوا تھا..........اوور اینڈ آل.........دوسری طرف سے کہا گیا۔

تھینک یو............اب نئی کال........یہاں بغداد میں کوئی پرنس پارٹی کام کر رہی ہے.........کیا اس کے متعلق تمہارے پاس معلومات موجود ہیں اوور.........بلیک ڈاگ نے مطمئن لہجے میں سوال کیا۔

پرنس پارٹی..........ہمارے پاس پوری دنیا میں پرنس کے نام سے دس تنظیمیں موجود ہیں.........لیکن ان میں سے کوئی بھی اس وقت بغداد میں ورک نہیں کر رہی یہ کوئی غیر اہم یا کوئی نئی تنظیم ہو گی اوور..........دوسری طرف سے فوراً ہی جواب دیا گیا۔

او کے، اوور اینڈ آل..........بلیک ڈاگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بلیک ڈاگ نے ٹرانس میٹر کے بٹن آف کر دیئے۔

اب صورت حال واضح ہو گئی ہے برنارڈ کا خیال درست معلوم ہوتا ہے جوانا اور ڈاکٹر داور کو اعظم مینشن کے قریب ہی ہمارے آدمیوں

نے ٹریپ کیا یقیناً جوڈش وہاں موجود ہوگا..........بہر حال فیلر اب یہ تمہارے ذمہ ہے کہ وائٹ پینتھر ز کا ہیڈ کوارٹر اڑا دو تا کہ کم از کم ایک پارٹی تو درمیان سے ہٹ جائے........بلیک ڈاگ نے فیلر سے مخاطب ہو کر کہا۔

باس..........آپ ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے ہیں میں اس پوری بلڈنگ ہی کو اڑا دیتا ہوں..........فیلر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

جو مرضی آئے کرو.......بہر حال وائٹ پینتھر ز کو درمیان سے ہٹ جانا چاہیے بلیک ڈاگ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا اور فیلر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا........

عمران نے نتاشا بار کے مین گیٹ میں سے داخل ہوتے ہی ہال میں بیٹھے ہوئے افراد پر نظر ڈالی.......... ہال میں موجود افراد تیسرے درجہ کے جرائم پیشہ دکھائی دے رہے تھے جو سستی قسم کی شرابوں کے ساتھ ساتھ منشیات کا دھواں بھی اڑا رہے تھے............ عمران مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک پتلا دبلا اور سوکھا سڑا سا نوجوان بیٹھا ہوا تھا اس کا جسم اتنا سوکھا تھا کہ ہڈیاں چست قمیض سے باہر ابلی پڑ رہی تھی البتہ اس کی آنکھوں میں بھوکے عقاب جیسی چمک تھی اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

عمران اس وقت ایک مقامی غنڈے کے لباس میں تھا جینز کے اوپر

اس نے سرخ رنگ کے بڑے بڑے پھولوں والی شرٹ پہن رکھی تھی

قلمیں ٹھوڑی تک آرہی تھیں۔ گلے میں زرد رنگ کا رومال بندھا ہوا تھا

جس کی گانٹھ کو ٹائی کے سے انداز میں باندھا گیا تھا۔ یہ یہاں کے

غنڈوں کا مخصوص نشان تھا.......... وہ کاؤنٹر کے قریب آکر رکا اور

پھر اس نے کاؤنٹر مین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں

.... کاؤنٹر مین چند لمحوں تک اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر اس

کی نظریں خود بخود جھک گئیں البتہ اس کے چہرے پر قدرے سراسمیگی

کے آثار ابھر آئے تھے۔

کیا بات ہے........... کون ہو تم........... اس چمرخ سے نوجوان

نے تیز لہجے میں پوچھا۔

تمہارا اباس ناشتا کہاں ملے گا........... عمران نے نرم لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیوں.......... کیا بات ہے.......... تم اس سے کیوں ملنا چاہتے ہو

.... چمرخ نوجوان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

میں اس کے ساتھ مل کر رمبا سمبا ناچنا چاہتا ہوں.......... تم اسے کہو

کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ آیا ہے.......... پھر دیکھنا میرا نام

سنتے ہی وہ اکیلے رمبا سمبا ناچنا شروع کر دے گا.......... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اوہ.......... نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے

کاؤنٹر پر پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

لیس۔.......... دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

باس.......... ایک نوجوان آیا ہے.......... اپنا نام پرنس آف

ڈھمپ بتا رہا ہے.......... کہتا ہے میں پاکیشیا سے آیا ہوں

.... آپ سے ملنا چاہتا ہے اور کوڈ رمبا سمبا بھی اس نے دہرایا

ہے.........کاؤنٹر مین نے مودبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

کیا کہہ رہے ہو.......... پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ

.........وہ یہاں کیسے آسکتا ہے کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو

گیا.........دوسری طرف سے نتاشا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اس نے یہی بتایا ہے باس..........کاؤنٹر مین نے سہمے ہوئے

لہجے میں جواب دیا۔

اوہ.........رسیور دو اسے.........نتاشا نے حیرت سے پر لہجے

میں اسے کہا۔

نوجوان نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

دیکھا.........اسے کہتے ہیں رمبا سمبا.........عمران نے رسیور

لیتے ہوئے مسکرا کر کہا.........اور پھر اس نے اونچی آواز میں ہیلو

کیا۔

کون ہو تم.........دوسری طرف سے کرخت آواز میں اس سے پوچھا گیا۔

اگر کہو تو پورا شجرہ نسب بھی بتا دوں.........اتنی بزدلی بھی اچھی نہیں ہوتی نتاشا.........عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا.........اور کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے نوجوان کا چہرہ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے اور زیادہ سکڑتا چلا گیا.........وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ نتاشا جیسے آدمی کو بھی کوئی شخص اس طرح بزدل کہہ سکتا ہے۔

اوہ۔اوہ۔پرنس تم.........اب میں تمہیں پہچان گیا ہوں تمہارے علاوہ دنیا میں اور کوئی شخص نتاشا کو بزدل کہنے کی جرات نہیں کر سکتا میں آرہا ہوں.........وہیں آرہا ہوں.........دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا گیا.........اور

عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اوہ۔اوہ۔تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو..........جو باس کو بزدل کہہ رہے ہو اور اسکے منہ پر.........نوجوان کاؤنٹر مین نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

وہ ہے ہی بزدل.........ہماری زبان میں نتاشا بزدل کو کہتے ہیں عمران نے مسکراتے ہوئے کہا..........اور چمرخ سے نوجوان کا چہرہ یک لخت کھل اٹھا وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔.........

اوہ تو یہ بات ہے.........میں بھی کہوں باس جیسا آدمی یہ بات کیسے برداشت کرسکتا ہے..........نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دائیں طرف بنی ہوئی گیلری میں سے ایک لحیم شحیم سا آدمی بھاگتا ہوا ہال میں پہنچا..........اس کے چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات موجود تھے..........یہ نتاشا تھا..........بغداد کا مشہور غنڈہ۔

وہ عمران کے قریب آکر ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک گیا۔ پھر اس نے غور سے عمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور عمران سے یوں لپٹ گیا جیسے صدیوں کے بعد مل رہا ہو۔

ارے......ارے......میری ہڈیوں کا ابھی بیمہ نہیں ہوا ارے عمران نے کراہتے ہوئے کہا اور نتاشا ایک زوردار قہقہہ مارتے ہوئے اس سے علیحدہ ہو گیا..........اس کے چہرے پر بے پناہ خوشی اُمڈ رہی تھی۔

میں نے تمہیں پہچان لیا ہے..........تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ تم پرنس ہو........میرے اپنے پرنس........آؤ میرے ساتھ ....نتاشا نے بچوں کے انداز میں مچلتے ہوئے کہا........اور پھر عمران کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اس گیلری کی طرف بڑھ گیا جدھر

سے نتاشا ہال میں داخل ہوا تھا..........عمران نے دیکھا تھا کہ نتاشا کے ہال میں داخل ہوتے ہی ہال میں ہونے والا شور یک لخت ختم ہو گیا تھا اور اس شور کے بند ہوتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ نتاشا نے کس طرح یہاں پر اپنا رعب داب قائم کر رکھا ہے۔

آؤ بیٹھو..........خوش آمدید پرنس..........میرے خیال میں دس سال بعد ہم مل رہے ہیں..........نتاشا نے ایک کرسی پر عمران کو زبردستی بٹھاتے ہوئے کہا..........اور پھر مڑ کر وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا..........اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے پھڑک رہا تھا۔

بڑا خوبصورت دفتر بنا رکھا ہے تم نے..........اور میں نے دیکھا ہے کہ بڑی وہشت ہے تمہاری..........مگر تمہارا نمائندہ ہڈیوں کا ڈھانچہ دکھائی دیتا ہے..........میں تو یہ سمجھا تھا کہ نتاشا کو شاید قحط کا

سامنا ہو گیا ہے.............عمران نے موضوع بدل کر ادھر اُدھر کمرے کی سجاوٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اوہ.........تم جونی کی بات کر رہے ہو.........وہ شروع ہی سے ایسا ہے لیکن انتہائی تیز وطرار نوجوان ہے..........بجلی ہے بجلی.........نتاشا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

پھر تو میری جان بچ گئی..........اچھا ہوا کہ میں نے اسے ہاتھ نہیں لگایا۔ ورنہ اب تک ایک شاک لگنے سے ڈھیر ہو چکا ہوتا.........عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا.........اور نتاشا کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

یہ تو جونی کی خوش فہمی ہے کہ تم نے اسے ہاتھ نہیں لگایا ورنہ تم تو کیا ڈھیر ہوتے.........اس بے چارے کی ہڈیاں ہی ہال میں بکھری پڑی ہوتیں..........بہر حال یہ بتاؤ کہ کیا پیو گے.......نتاشا

نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔

سادہ پانی پلوا دو.........عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اوہ.........اچھا.........میں سمجھ گیا.........نتاشا نے ہنستے ہوئے

کہا اور اسی لمحے دروازے سے نمودار ہونے والے ایک آدمی سے

مخاطب ہو کر اسے کہا۔

کافی لے آؤ.............اور پانی بھی.........

کافی اور پانی اس.............آنے والے نے حیرت زدہ لہجے میں

کہا۔

ہاں.........جاؤ.........جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو.........دفع

ہو جاؤ.........نتاشا نے غصیلے لہجے میں کہا.........اور وہ آدمی تیزی

سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

یہ بھی سچا تھا پرنس بھلا نتاشا بار میں کافی اور پانی کا کیا کام

..........بہر حال پرنس تم کب آئے..........نتاشا نے عمران سے ہنستے ہوئے کہا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں..........کیوں کیا بات ہے کیا وقت کا احساس ختم ہو گیا ہے..........خود ہی تو مجھے باہر سے لے کر آئے ہو..........عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوہ..........میں بار میں آنے کی بات نہیں کر رہا..........بغداد کی بات کر رہا ہوں..........نتاشا نے ہنستے ہوئے کہا۔

لیکن میں تو نتاشا بار کو ہی بغداد سمجھتا ہوں..........اس کے علاوہ تو میں نے سنا ہے کہ بغداد میں صرف چوری ہوتے ہیں..........عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

چور..........کیا مطلب..........نتاشا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہمارے ملک میں بغداد کے متعلق بار بار ایک ہی فلم دکھائی جاتی ہے

.........بغداد کے چور.........عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور نتاشا اس بار بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

اوہ۔اچھا اچھا۔میں سمجھ گیا۔.........نتاشا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا.........کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہی نوجوان جو آرڈر لے گیا تھا.........ٹرے لئے اندر داخل ہوا۔

اس نے کافی کے برتن میز پر رکھے اور ساتھ ہی پانی کا گلاس بھی تھا۔

عمران نے پانی کا گلاس اٹھالیا.........اور وہ نوجوان برتن رکھ کر واپس چلا گیا۔

نتاشا نے کافی بنانا شروع کر دی۔

نتاشا۔.........جوڈش کو جانتے ہو.........عمران نے بغور نتاشا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جوڈش.........وہ پیشہ ور قاتل.........اسی کی بات کر رہے ہو

ناں .... نتاشا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

ہاں وہی .... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہاں .... اچھی طرح جانتا ہوں کیوں .... کیا کسی کو قتل کرانا ہے نتاشا نے کافی کی پیالی عمران کی طرف کھسکاتے ہوئے سنجیدہ سے لہجے میں پوچھا۔

قتل تو نہیں البتہ اس سے ملاقات کرنی ہے .... عمران نے جواب دیا۔

ملاقات کرنی ہے ...... کیوں ...... نتاشا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

میں نے سنا ہے کہ وہ پامسٹری کا ماہر ہے میں اسے اپنا ہاتھ دکھانا چاہتا ہوں تا کہ وہ مجھے بتا سکے کہ میرے ہاتھ میں شادی کی کتنی لکیریں ہیں .... عمران نے سپاٹ لہجے میں نتاشا کو جواب دیتے ہوئے

کہا۔

اوہ.........تم بتانا نہیں چاہتے.........ٹھیک ہے میں جانتا ہوں وہ آج کل بغداد میں ہے اور ایک مجرم تنظیم وائٹ پینتھر کے لئے کام کر رہا ہے.........اتنا مجھے معلوم ہے.......نتاشا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

اس کی رہائش گاہ کا علم ہے.........عمران نے پوچھا۔

ہاں........وہ شیراز روڈ کی تیسری کوٹھی میں رہ رہا ہے........یہ کوٹھی اسے میں نے ہی دلائی تھی.........نتاشا نے جواب دیا۔

اوہ.........اتنے تعلقات ہیں اس سے.........فون ملاؤ.........میں تمہاری آواز میں بات کرنا چاہتا ہوں.........عمران نے کہا۔

پرنس.........ناراض نہ ہونا.........ہمارے کچھ اصول ہوتے ہیں پہلے مجھے بتاؤ کہ چکر کیا ہے.........ویسے یقین رکھو کہ اگر جوڈش تمہارے

خلاف کام کر رہا ہے تو میں تمہارے ساتھ ہوں ورنہ دوسری صورت میں اگر تم اسے کسی اور چکر میں پھنسانا چاہتے ہو تو پھر .... نتاشا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

گڈ .... تمہارے اصول مجھے پسند آئے ہیں .... تو سنو ہمارے ملک کا ایک سائنسدان ڈاکٹر داور غائب ہے اور مجھے شبہ ہے کہ وہ جوڈش کے قبضے میں ہے یا اسے کم از کم اس کے متعلق معلوم ہے میں اس سائنس دان کو برآمد کرنا چاہتا ہوں .... عمران نے کہا۔

جوڈش کے قبضے میں .... نہیں ہی ناممکن ہے .... جوڈش صرف قتل کا کام کرتا ہے .... یہ اغوا وغیرہ اس کی لائن کا کام نہیں ہے اور اگر اس کی خدمات اس سائنس دان کو قتل کرنے کے لئے ہائر کی گئی ہوں گی .... تو پھر یقین کرو کہ

وہ اسے قتل کر چکا ہو گا............وہ اس معاملے میں انتہائی مہارت رکھتا ہے..........نتاشا نے جواب دیا۔

ضروری نہیں کہ ڈاکٹر داور اس کے قبضے میں ہو...........وہ کسی اور پارٹی کے قبضے میں بھی ہو سکتے ہیں لیکن اتنا مجھے معلوم ہے کہ جوڈش ڈاکٹر داور کے کیس پر کام کر رہا ہے..........یہی وجہ ہے کہ میں اس سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں ورنہ دوسری صورت میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میں اس کی رہائش گاہ پر ہی چڑھ دوڑوں ....عمران نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے میں فون ملاتا ہوں............لیکن میں خود بات کروں گا..........نتاشا نے فون کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

لیکن ....تمہیں اس کیس کے سارے پس منظر معلوم نہیں ہیں اس لئے وہ ہوشیار ہو جائے گا..........ویسے بے فکر رہو تمہارے

اصول پامال نہیں ہوں گے.......عمران نے کہا۔

اوہ.......پھر ٹھیک ہے.......تم کر لو بات.......نتاشا نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ہیلو.......نتاشا کالنگ.......جوڈش فرام نتاشا بار.......رابطہ قائم ہوتے ہی نتاشا نے تیز لہجے میں کہا۔

ہولڈ کریں.......باس اندر مصروف ہیں.......میں انہیں بتاتا ہوں دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور نتاشا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا.......چند لمحوں کے بعد ہی جوڈش کی آواز سنائی دی۔

یس جوڈش سپیکنگ.......کیا بات ہے نتاشا.......کیوں فون کیا ہے.......جوڈش کے لہجے میں ہلکی سی تلخی موجود تھی۔

جوڈش مجھے اطلاع ملی ہے کہ کوئی پرنس تمہارے خلاف کام کر رہا ہے وہ تمہارے متعلق پوچھتا ہوا میری بار میں آیا تھا.........عمران نے نتاشا کے لہجے میں کہا اور نتاشا حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا کیونکہ نہ صرف آواز بلکہ لہجہ بھی صد فی صد نتاشا جیسا ہی تھا۔

اوہ.........اچھا.........پرنس اب وہ کہاں ہے

.........دوسری طرف سے جوڈش نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

میں نے احتیاطاً اپنا ایک آدمی اس کی نگرانی پر لگا دیا ہے۔

اگر کہو تو ٹریس کر کے تمہیں بتاؤں یا پھر اسے پکڑ کر تمہارے پاس بھجوا دوں.........عمران نے کہا۔

ایسا کرو.........اسے پکڑ کر اپنی تحویل میں رکھو.........میں اس وقت ایک انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں میں بعد میں تم سے خود ہی رابطہ قائم کروں گا.........جوڈش نے جواب دیا۔

میں جانتا ہوں جوڈش کہ وہ اہم کام کیا ہے.......... مجھے وائٹ
پینتھرز نے بتایا تھا کہ تم ڈاکٹر داور کے کیس پر کام کر رہے ہو........
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
وائٹ پینتھرز نے..........اس کا تمہارا رابطہ کیسے ہو
گیا..........کیا میرے بعد اس نے اس کام کے لئے تم سے تو
رابطہ قائم نہیں کیا.........اوہ ٹھیک ہے..........ایسا ہی ہوا ہو
گا.........میں نے تو اسے جواب دے دیا تھا کہ میں اغوا وغیرہ کا
دھندہ نہیں کرتا..........اگر ایسی بات ہے تو موٹی رقم جھاڑ لو
........اتفاق سے پارٹی میرے ہاتھ لگ گئی ہے ہم دونوں آدھا
آدھا کرلیں گے.........جوڈش نے تیز لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔
لیکن وہ تو خالی پارٹی نہیں.........بلکہ کسی فارمولے کی بات کر

رہا تھا.........عمران نے جواب دیا۔

جب اصل پارٹی ہاتھ لگ گئی ہے تو فارمولا بھی مل جائے گا میں اسی سلسلے میں مصروف تھا.........جوڈش نے جواب دیا۔

او کے.........میں بات کرتا ہوں.........عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواباً کہا۔

مجھے بتانا.........میں نے ابھی تک اس سے اس لئے رابطہ قائم نہیں کیا تھا کہ میں اصل چیز حاصل کرلوں پھر اس سے بات کروں گا ....لیکن اگر تم درمیان میں آ گئے ہو تو میرے دس ہزار ڈالر کے علاوہ جتنی رقم بھی چاہو اس سے اینٹھ لو.........جوڈش نے کہا۔

ٹھیک ہے.........ایسا ہی ہو گا.........لیکن خیال رکھنا پارٹی ختم نہ ہو جائے ورنہ سارا کھیل بگڑ جائے گا.........عمران نے کہا۔

اب نہیں ہو گی.........جوڈش نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا.........اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر اور اس کے قبضے میں ہے نتاشا نے پوچھا۔

ہاں.........اور مجھے اسے لازماً اس کے قبضے سے نکالنا ہے ....عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

میں تمہارے ساتھ ہوں پرنس.........تمہارے احسانات مجھ پر اتنے ہیں کہ میں کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا.........نتاشا نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

نہیں نتاشا.........میں تمہاری دوستی کو درمیان میں نہیں ڈالنا چاہتا پرنس پارٹی کام کر رہی ہے اور پرنس پارٹی کے بازوؤں میں اتنا دم ہے کہ وہ اپنا کام کر سکے.........عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اوہ......... بیٹھو تو سہی........... بات تو سنو.......... نتاشا نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

نہیں.......... بیٹھنے کا وقت نہیں ہے........... میں بعد میں تم سے ملوں گا......... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ دفتر سے باہر نکل آیا۔

راہداری میں سے گزر کر وہ ہال میں آیا اور پھر ہال میں سے ہوتا ہوا مین گیٹ سے باہر آگیا۔

یہاں پارکنگ میں اس کی کرایہ کی کار موجود تھی........ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار کو آگے بڑھایا.......... اب وہ جلد از جلد جوڈش کے خلاف قدم اٹھانا چاہتا تھا۔

ایک قدرے سنسان جگہ پر پہنچ کر اس نے کار ایک سائیڈ میں روکی اور پھر جیب سے بی۔ ون ٹرانس میٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا.......

یس.........بی ون اوور.........رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

عمران بول رہا ہوں.........کہاں ہو تم

.........اوور.........عمران نے اس سے پوچھا۔

ہم تینوں اس وقت جیگو ربار میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی کال سننے کے لئے میں باتھ روم میں آیا ہوں اوور.........چوہان نے جواب دیا۔

اوکے.........فوراً وہاں سے نکلو اور شیراز روڈ پہنچ جاؤ اس کی کوٹھی نمبر ۳ میں جوڈش موجود ہے اور ڈاکٹر داور اس کے قبضے میں ہے میں وہاں پہنچ رہا ہوں اگر تم پہلے وہاں پہنچ جاؤ تو میرا انتظار کرو.........باقی ہدایات وہیں دوں گا.........اور سنو انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے وہ انتہائی ہوشیار آدمی ہے اور ہو سکتا ہے اس نے نگرانی

کا بھی کوئی چکر چلا رکھا ہو اور.........عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے...........ہم پہنچ جائیں گے............چوہان نے جواب دیا اوکے.........میں آ رہا ہوں.........اوور اینڈ آل ....عمران نے جواب دیا اور ٹرانس میٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور پھر گاڑی کو آگے بڑھا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی وائٹ پینتھر نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا

یس.........وائٹ سپیکنگ.......وائٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

باس..........مانگی بول رہا ہوں...........باس ایک اہم خبر

ہے.........ڈاکٹر اور جوانا کو بلیک ڈاگ نے لوشار کے اڈے

میں رکھا ہوا تھا۔

یہاں سے جوانا لوشار اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اس کی کار

میں بھاگ نکلا.........ڈاکٹر داور بھی اس کے ساتھ تھا......اور باس

ہمارے ہیڈ کوارٹر کے سامنے بلیک ڈاگ کے آدمیوں نے انہیں گھیر لیا

ڈاکٹر داور کو اغوا کر کے لے گئے لیکن جوانا نے ان کے پانچ آدمیوں کو

ہلاک کر دیا اور خود ان کی کار میں بیٹھ کر ڈاکٹر داور والی کار کا تعاقب کرنے لگا ادھر جوڈش جو ہمارے ہیڈ کوارٹر سے ہی نکلا تھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا.......... چنانچہ جب جوانا بلیک ڈاگ کے پانچ آدمیوں سے لڑ رہا تھا............ اس نے ڈاکٹر داور والی کار کو الٹا دیا اور اس میں سے ڈاکٹر داور کو اپنی کار میں لے اڑا جوانا نے بعد میں اس کا تعاقب کیا اور پھر پکچر ہاؤس کے عقب میں جوانا نے جوڈش کی کار کو پا لیا مگر جوڈش نے انتہائی مہارت سے جوانا کی کار کو بھی الٹا دیا اس کے بعد وہ جوانا کو بھی اپنی کار میں لے گیا.......... مانکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اوہ.......... مگر تمہیں اتنی تفصیل کیسے معلوم ہوئی.......... وائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا.......... کیونکہ مانکی کے بتانے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود جوڈش کے ساتھ ساتھ رہا ہو۔

باس.........جوڈش کا ایک ساتھی میرا دوست ہے میں نے اس

سے یہ معلومات خریدی ہیں.........اس وقت ڈاکٹر داور اور جوانا

جوڈش کی رہائش گاہ پر موجود ہیں.........مانکی نے جواب دیا۔

گڈ.........پھر تو کام بن گیا.........اوکے.........گڈ نیوز

.........وائٹ نے مسرت سے پر لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے

کچھ سنے بغیر ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا.........اس کے بعد اس

نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے.........

ہیلو.........وائٹ پینتھر کالنگ جوڈش.........دوسری

طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنتے ہی وائٹ نے کہا۔

اوہ.........فرمایئے.........میں جوڈش ہی بول رہا ہوں

.........دوسری طرف سے جوڈش کی آواز سنائی دی۔

جوڈش.........مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے مشن مکمل کر لیا ہے ڈاکٹر

داور اور جوانا تمہارے قبضے میں ہیں لیکن تم نے مجھ سے رابطہ قائم نہیں کیا.........وائٹ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

تمہیں کس نے اطلاع دی ہے.........جوڈش کی سنجیدہ آواز سنائی دی.........

میرے بھی ذرائع ہیں جوڈش.........مت بھولو کہ وائٹ پینتھر چھوٹی تنظیم نہیں ہے.........وائٹ نے جوڈش کو طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن.........میرا اور تمہارا معائدہ ختم ہو چکا ہے.........پھر کیسا مشن اور تم نے تو اب نیا مشن نتاشا کو سونپ دیا ہے.........اس سے بات کرو.........جوڈش نے جواب دیا۔

نتاشا.........کون نتاشا.........میں سمجھا نہیں.........وائٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

یہاں کا مشہور غنڈہ ہے..........اسی نے مجھے کال کیا تھا

.........جوڈش نے جواب دیا۔

اوہ..........یہ کوئی چکر ہے..........میں تو نتاشا کو جانتا تک نہیں

..........وائٹ نے پرزور لہجے میں کہا۔

اوہ..........مگر ابھی اس نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ تم نے اسے مشن سونپا ہے..........بہر حال اب تم کیا چاہتے ہو

..........جوڈش نے کہا۔

ڈاکٹر داور کو میرے حوالے کر دو اور بس..........وائٹ نے جواب دیا۔

کتنا معاوضہ دو گے..........جوڈش نے پوچھا۔؟

کتنا چاہتے ہو..........وائٹ نے پوچھا۔؟

چالیس ہزار ڈالر..........بولو منظور ہے..........جوڈش نے کہا۔

سنو جوڈش........... پہلے بھی تم دس ہزار ڈالر لے چکے ہو

.... جب کہ ان دس ہزار ڈالر کی ادائیگی کے باوجود ہمارے ہاتھ

نقلی فائل ہی آئی ہے اور نقلی ڈاکٹر داور مارا گیا.......... لیکن چونکہ

اس میں تمہارا قصور نہیں تھا اس لئے ہم نے خاموشی سے ادائیگی کر دی

ہمیں ہماری پارٹی سے کوئی بھاری معاوضہ نہیں ملا........... بہر حال

میں دس ہزار ڈالر مزید دے سکتا ہوں.......... وائٹ نے جواب

دیا۔

سوری مسٹر وائٹ........... اب مجھے بھی عقل آگئی ہے

.... ہو سکتا ہے کہ کوئی اور پارٹی اس سے زیادہ معاوضہ دے

.... اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فارمولا کروڑوں ڈالر میں بک جائے

اس لئے تمہارے ساتھ آخری بات چالیس ہزار ڈالر کی ہے اگر تمہیں

منظور ہے تو بات کرو ورنہ سوری........... جوڈش نے جواب دیا۔

لیکن یہ تو تمہاری لائن کا کام نہ تھا............اب کیوں ایسا کر رہے ہو......اور سنو...........جوڈش..........تم نے شاید وائٹ پینتھرز کو کوئی کمزور سی تنظیم سمجھ رکھا ہے.........ہم تو صرف اس لئے تمہارا سہارا لے رہے تھے کہ ہم سامنے نہ آنا چاہتے تھے.........لیکن اب جب کہ دو اور پارٹیاں میدان میں آ چکی ہیں.........ہم خود بھی میدان میں آسکتے ہیں............اور پھر ڈاکٹر داور کا حصول کوئی مشکل نہ ہو گا............وائٹ نے جواب دیا۔

تو کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو...........جوڈش نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

دھمکی نہیں..........حقائق بتا رہا ہوں.........لیکن اس کے باوجود ہم تم سے الجھنا نہیں چاہتے.........اور چاہتے ہیں کہ آئندہ بھی تمہارے ساتھ صاف کام ہوتا رہے.........ہم بیس ہزار ڈالر

دے سکتے ہیں..........وائٹ نے اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔

سوری..........چالیس ہزار ڈالر سے ایک ڈالر بھی کم نہیں ہو گا..........اگر منظور ہے تو بولو، ورنہ میرا وقت ضائع نہ کرو..........جوڈش نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

تیس ہزار ڈالر لے لو..........یہ بھی بہت زیادہ ہیں..........وائٹ نے کہا۔

نہیں..........چالیس سے کم نہیں..........جوڈش اپنی بات پر اڑا رہا۔

اوکے..........ٹھیک ہے..........رپ کا پتہ تمہارے ہاتھ میں ہے ٹھیک ہے..........میں چالیس ہزار ڈالر کی ادائیگی کے لئے تیار ہوں۔

بولو کیا طریقہ ہو گا..........وائٹ نے کہا۔

تم کتنی دیر میں یہ رقم تیا کر سکتے ہو..........اصلی نوٹ

.........جوڈش نے کہا اس کے لہجے میں ہلکی سی مسرت تھی۔

زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں..........وائٹ نے جواب دیا

ٹھیک ہے میں خود تمہارے پاس آرہا ہوں..........رقم وصول

کرنے کے بعد تم اپنے آدمی میرے ساتھ کر دینا مال اسے ڈیلیور کر دیا

جائے گا..........جوڈش نے کہا۔

ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں رقم دے کر اپنے آدمی تمہاری رہائش گاہ پر بھیج

دوں اور تم رقم وصول کر کے ڈاکٹر داور کوان کے حوالے کر دو۔ وائٹ

نے کہا۔

چلو ایسے ہی سہی..........لیکن صرف دو آدمی بھیجنا اس سے زیادہ نہیں

اور سنو..........کھیل صاف ستھرا ہونا چاہیے..........ورنہ دوسری

صورت میں جو کچھ بھی ہوگا اس کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی

.........جوڈش نے جواب دیا۔

تم بے فکر رہو.........میں خود آ رہا ہوں اپنے ایک آدمی کے ساتھ

.........سرخ رنگ کی ڈاچ کار ہو گی اور کوڈ وائٹ بلیک ہو گا

.........وائٹ نے کہا۔

ٹھیک ہے میں منتظر رہوں گا.........جوڈش نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی وائٹ نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا.........اس کے بعد اس

نے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا اور انٹر کام پر لگے ہوئے

نمبروں میں سے ایک نمبر دبا دیا۔

یس.........جانی واکر.........دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

جانی واکر.........چالیس ہزار ڈالر تجوری سے نکال کر دو بیگوں

میں بھر کر سرخ رنگ کی ڈاچ کار کو تیار کرو.........میں آ رہا ہوں

.........وائٹ نے کہا۔

بہتر باس.........میں تیار رہوں گا..........جانی واکر نے کہا۔

وائٹ نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

اس کے بعد وائٹ تیزی سے اٹھا اور اپنی پشت پر بنی ہوئی ایک الماری کا تالا کھولا اور اس الماری میں سے ایک مومی خول سا نکالا۔ مومی خول اس نے اپنے چہرے پر چڑھایا اور پھر الماری کے پٹ میں لگے ہوئے آئینے میں اس نے اپنے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو بڑی مہارت سے تھپتھپانا شروع کر دیا.........چند ہی لمحوں میں مومی خول اس کے چہرے پر ایڈجسٹ ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی شکل بالکل ہی تبدیل ہو گئی اور وائٹ مطمئن نظریں آئینے میں ڈال کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جوانا کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے دیکھا.........اس کے ہاتھ اور پیر نائلون کی رسی سے بندھے ہوئے تھے.........اس نے سر گھما کر اِدھر اُدھر دیکھا تو اسے قریب ہی فرش پر ڈاکٹر داور بھی اپنے جیسے انداز میں پڑے ہوئے نظر آئے.........ان کے ہاتھ پیر بھی بندھے ہوئے تھے اور وہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے ان کے ایک بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑا ہوا تھا۔.........جوانا کو جو آخری منظر یاد تھا وہ کار کے دیوار سے ٹکرانے کا تھا اس کے بعد کیا ہوا یہ اسے معلوم نہ تھا لیکن ڈاکٹر داور کو اپنے قریب دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ وہ

یقیناً جوڈش کے قبضے میں آ گئے ہیں کیونکہ اس نے جوڈش کی کار کا ہی تعاقب کیا تھا اور پھر اس کے خدشات چند ہی لمحوں بعد درست ثابت ہوئے جب دروازہ کھلا اور جوڈش مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اس کے کاندھے سے ایک مشین گن لٹک رہی تھی اور چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

جوانا کو ہوش میں دیکھ کر اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری اور وہ قدم بڑھاتا ہوا سیدھا جوانا کے قریب آ رکا۔

ہیلو ماسٹر زکلرز کے جوانا تم کیا محسوس کر رہے ہو............جوڈش نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا۔

میرے احساسات کو چھوڑو جوڈش............یہ بتاؤ کہ تم اس چکر میں کیسے پھنس گئے ہو............جوانا نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

چکر میں ....کون سے چکر میں ....جوانا نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر موجود تھا۔

اس کانفرنس اور ڈاکٹر داور کے چکر میں ....یہ تو تمہاری لائن کا کام نہیں ہے..........جوانا نے جواب دیا۔

مقصد تو دولت کمانا ہے............جس طرح سے بھی ملے میں نے اپنا مشن مکمل کرلیا تھا...........اور ڈاکٹر داور کو ہلاک کرنے کے علاوہ فارمولا بھی حاصل کرلیا تھا............لیکن بعد میں پتہ چلا کہ ڈاکٹر داور بھی نقلی تھا اور فارمولا بھی نقلی ....میں بڑا پریشان ہوا اچانک اتفاق سے مجھے یہ چانس مل گیا کہ میں تم دونوں کو یہاں لے آسکوں............اب میں مزید دولت کما سکوں گا.........ڈاکٹر داور سے اصلی فارمولا حاصل کرکے کسی پارٹی کو فروخت کرسکتا ہوں یا پھر ڈاکٹر داور کو بھی براہِ راست کسی پارٹی کو

فروخت کر سکتا ہوں وہ خود ہی ان سے فارمولا حاصل کرتے رہیں

........جوڈش نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

تو تم اس لئے ہمیں یہاں لے آئے ہو لیکن تم جانتے ہو کہ جوانا کو اس

لئے ہائر کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر داور کی جان کا تحفظ بھی ہو سکے اور

فارمولے کا بھی ....اور کم از کم جوانا کی زندگی میں ایسا نہیں

ہو سکتا.........جوانا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

تو تمہاری زندگی ختم ہوتے دیر کتنی لگتی ہے..........ویسے بھی ہمیں

ڈاکٹر داور سے مطلب ہے تم سے نہیں، تم تو خواہ مخواہ کباب میں ہڈی

بنے ہوئے ہو...........جوڈش نے کاندھے سے مشین گن

اتارتے ہوئے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

تم نے ڈاکٹر داور سے فارمولا ہی حاصل کرنا ہے نا..........ان کا

اچار تو نہیں ڈالنا..........اور اگر فارمولا ڈاکٹر داور کے پاس نہ ہو تو

پھر ....جوانا نے اسی طرح مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

خود ڈاکٹر ہی بتائے گا کہ کس کے پاس فارمولا ہے یہ بے چارہ بوڑھا آدمی کیسے نہیں بتائے گا.........ویسے بھی یہ سائنس دان ہے کوئی پیشہ ور مجرم تو ہے نہیں کہ انتہائی قوت مدافعت کا مالک ہو..............

جوڈش نے جواب دیا۔

جوڈش..........تم جاسوسی لائن میں طفل مکتب ہو..........صرف ناک کی سیدھ میں سوچتے ہو جیسا کہ پیشہ ور قاتل سوچتے ہیں پہلے میری بھی یہی عادت تھی کہ دو جمع دو چار کر لیا کرتا تھا..........لیکن اب مجھے معلوم ہے کہ دو جمع دو ہمیشہ چار نہیں ہوا کرتے کبھی تین بھی ہو جاتے ہیں اور کبھی پانچ بھی.........جوانا نے طنزیہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب............میں سمجھا نہیں............تم مجھے کیا چکر دینے کی

کوشش کر رہے ہو...........جوڈش نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

مسٹر جوڈش..........یہ تم نے کیسے فرض کر لیا ہے کہ اصل فارمولے

کے متعلق ڈاکٹر داور کو علم ہو گا...........اسے تو فارمولا کانفرنس شروع

ہوتے وقت ملے گا اور وہ اسے وہاں پڑھ دے گا............اب یہ

فارمولا کس کے پاس ہے...........کہاں ہے...........اور اسے کیسے

پہنچایا جائے گا یہ اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں.........اور یہ بھی ہو سکتا

ہے کہ جس کے پاس اصل فارمولا ہو اسے تم فالتو سمجھ کر پہلے ہی ختم کر

چکے ہو...........اس کے بعد کیا ہو گا...........ٹائیں

ٹائیں فش..........جوانا نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

اوہ.........تو تم مجھے یہ سمجھانا چاہتے ہو کہ اصل فارمولے کا علم

ڈاکٹر کو نہیں ہے بلکہ تمہیں ہے...........جوڈش نے چونکتے ہوئے

کہا۔

یہی سمجھ لو...........اگر ڈاکٹر داور کے پاس اصل فارمولا ہوتا تو ظاہر ہے نقلی ڈاکٹر داور کے قتل کے بعد اصلی فارمولا تمہیں مل چکا ہوتا جب کہ تم نے خود بتایا ہے کہ نقلی ڈاکٹر کے قتل کرنے کے بعد فارمولا تم نے حاصل کیا وہ بھی نقلی تھا.............اور شاید یہ وہ لوگ ہے جنہوں نے اصلی ڈاکٹر داور کی جگہ نقلی ڈاکٹر داور کو بھیج کر فارمولا اڑایا تھا اور اپنے طور پر انہوں نے یہ چکر کھیلا تھا کہ بیگ میں ایک نقلی فارمولا رکھ دیا تا کہ کانفرنس تک کسی کو علم نہ ہو سکے اور وہی نقلی فارمولا تمہیں ملا...........لیکن جسے وہ اصل سمجھ رہے تھے وہ بھی اصل نہ نکلا.......چنانچہ انہوں نے ڈاکٹر داور پر تشدد کیا تو ڈاکٹر سے کچھ حاصل نہیں ہوا اور پھر وہ میری طرف بڑھے جس کے نتیجے میں ان کی لاشیں ٹکڑوں میں بٹی ہوئی وہاں پڑی ہیں..........جوانا نے

جواب دیا۔

اگر ایسا ہے تو تم بتاؤ گے کہ اصل فارمولا کہاں ہے.........جوانا نے کرخت لہجے میں کہا۔

دیکھو جوڈش........بہتر ہے کہ تم درمیان سے ہٹ جاؤ.........تم نے ابھی کہاں ہے کہ نقلی ڈاکٹر داور کو قتل کر کے تم نے اپنا مشن مکمل کرلیا ہے اب تم مزید لالچ میں نہ پڑو تو تمہارے حق میں یہ بہتر رہے گا..........وہ تم جانتے ہو کہ جوانا کا اس پیشے میں ایک مقام ہے اور تم جیسے چھپ کر وار کرنے والے چوہے مجھ جیسے شیر کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتے..........جوانا نے بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

تمہاری یہ جرائت..........کہ تم مجھے چوہا کہو..........جوڈش جوانا کے آخری فقرے پر بری طرح بھڑک اٹھا اور اس نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے مشین گن کا بٹ جوانا کے جبڑے پر

مارا..........مگر جوانا نے بڑی تیزی سے سر کو ہٹا لیا اور مشین گن کا بٹن اس کے کاندھے پر پڑا گو ضرب انتہائی زوردار انداز میں لگائی گئی تھی لیکن جوانا کے منہ سے ہلکی سی سسکی بھی نہ نکلی جوڈش نے جھنجھلا کر دوبارہ مشین گن کو اونچا کیا مگر اسی لمحے جوانا فرش پر لیٹا ہوا تھا چکی کے پاٹ کی طرح تیزی سے گھوما اور اس کی بندھی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے جوڈش کی ٹانگوں سے ٹکرائیں اور جوڈش لڑکھڑا کر اس کے اوپر آ گرا اسی لمحے جوانا نے تیزی سے کروٹ بدلی اور جوڈش جیسے اس کے جسم کے نیچے آیا اس نے پوری قوت سے اپنا سر اس کے سینے پر مارا اور جوڈش کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی..........جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے دوبارہ سر مارنے کی کوشش کی لیکن جوڈش سنبھل گیا اور وہ ایک زوردار جھٹکا دے کر جوانا کے نیچے سے دور کھسک گیا ....اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اس کا چہرہ غصے کی شدت

ے سیاہ پڑ گیا تھا اس نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پھر دانت بھینچے ہوئے اس کا رخ جوانا کی طرف آیا ہی تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جوڈش دروازہ کھلنے کی آواز سن کر تیزی سے مڑا۔

باس.............نتاشا بار سے نتاشا آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں آنے والے نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

نتاشا...........وہ کیا بات کرنا چاہتا ہے............جوڈش کے چہرے پر غیظ وغضب کی بجائے حیرت کے آثار نمودار ہو گئے اور اس کی دماغی رو پلٹ گئی۔

باس...........وہ کہتا ہے انتہائی ضروری بات ہے.........آنے والے نے جواب دیا۔

اوکے..........تم یہیں ٹھہرو.............اگر یہ حبشی کوئی غلط حرکت

کرے تو بے شک گولی مار دینا.......... جوڈش نے مشین گن اپنے آدمی کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

جوانا یہ نہ سمجھنا کہ تم میرے ہاتھوں سے بچ نکلو گے میں نے صرف اپنا ذہن فوری طور پر اس لئے بدل لیا ہے کہ میں اب تمہیں آسان موت نہیں مارنا چاہتا میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑوں گا

.... تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کردوں گا

.... جوڈش نے دانت پیستے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا.......... جب کہ فرش پر پڑے ہوئے جوانا کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

تم مجھے جانتے ہو مسٹر.......... جوڈش کے جانے کے بعد جوانا نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جواب جوڈش کی جگہ مشین گن سنبھالے کھڑا تھا۔

ہاں .... اتنا جانتا ہوں کہ تمہارا نام جوانا ہے .... اس آدمی نے طنزیہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کبھی ماسٹرز کلرز کا نام سنا ہے .... ہاں بالکل سنا ہے .... انتہائی خطرناک تنظیم ہے .... پیشہ ور قاتلوں کی خوفناک تنظیم .... اس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو پھر .... دیکھ لو کہ تم ماسٹرز کلرز کے جوانا کے سامنے کھڑے ہو سمجھے .... اور یہ اچھی طرح جان لو کہ ماسٹرز کلرز بھوکے بھیڑیئے کی طرح اپنے دشمن پر ٹوٹ پڑتی ہے .... جوانا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

تم ماسٹرز کلرز کے رکن ہو .... اوہ پھر تم تو انتہائی خطرناک آدمی ہو اس آدمی نے نمایاں طور پر جھرجھری لیتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے اعصاب بھی تن گئے۔

سنو.........تمہارا باس احمق ہے جو ماسٹر زکلرز کے مقابلے میں آ رہا ہے اگر تم چاہتے ہو کہ ماسٹر زکلرز کے عتاب سے بچ جاؤ تو پھر تم صرف ایک کام کرو کہ.........میری ٹانگیں سیدھی کر دو.........ٹیڑھے انداز میں پڑے ہوئے بے حد تکلیف ہو رہی ہے.........جوانا نے اسے کہا۔

اور وہ آدمی جوانا کی فرمائش سن کر حیرت سے اسے دیکھنے لگا اس نے سمجھا تھا کہ شاید جوانا اسے ہاتھ پاؤں کھولنے کے لئے کہے گا۔.......

بس.........صرف اتنا کام.........اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

تو اور کیا ماسٹر زکلرز کا جوانا تم سے بھیک مانگے گا.........جوانا نے تلخ لہجے میں کہا۔

یہ تو میں کر سکتا ہوں............اس آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا

اور پھر وہ مشین گن کو ایک طرف رکھ کر جوانا کی طرف بڑھا.........

حالانکہ جوانا کے ہاتھ اور پیر بندھے ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود وہ

شخص بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

تمہاری بہادری اب یہی رہ گئی ہے کہ ایک بندھے ہوئے آدمی سے

خوف زدہ ہو۔..........جوانا نے اسے پچکارتے ہوئے کہا

.........اور جوانا کے اس فقرے کا اس آدمی پر اس کی توقع کے عین

مطابق اثر ہوا وہ ڈھیلا پڑ گیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر وہ جھکا

........اور جوانا کی مڑی ہوئی دونوں ٹانگیں پکڑ کر سیدھی کرنے

لگا.........اسی لمحے جوانا کا اوپر والا جسم بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور

جوانا کے سر کی زوردار ٹکر اسکے پیروں پر جھکے ہوئے آدمی کے سر پر

پڑی..........اور وہ چیخ مار کر پہلو کے بل گرا..........تو جوانا

نے تیزی سے حرکت کی اور اپنا پورا جسم اچھال کر اس کے اوپر ڈال دیا.........اور وہ جوانا کے بھاری بھرکم جسم کے نیچے یوں دب گیا کہ اب وہ حرکت کرنے سے بھی معذور ہو گیا۔

کہو تو ایک ٹکر مار کر تمہاری کھوپڑی توڑ دوں.........یا پھر میرے ساتھ تعاون کرو گے.........میرا وعدہ ہے کہ تمہاری جان بخش دوں گا.........جوانا نے اپنے جسم کو اور زیادہ دباتے ہوئے کہا۔

مم.........مم.........میرا سانس.........میں مر جاؤں گا.........نوجوان نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال کر میرے ہاتھوں کی رسی کھولو.........جلدی کرو.........جوانا نے اپنے دونوں کاندھوں کو فرش سے لگاتے ہوئے اپنے جسم کو قدرے اونچا کرتے ہوئے کہا۔

میں تعاون کروں گا.........میں کھول دوں گا.........مجھے

سیدھا ہونے دو.........نوجوان نے بوجھ ہلکا ہوتے ہی کہا۔

جس طرح میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو...........جوانا نے تیزی سے

سر کی ٹکر اس کی پیشانی پر مارتے ہوئے کہا اور نوجوان کے حلق سے چیخ

نکل گئی.........اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے

ہتھوڑا مار دیا ہو...........اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ باہر

نکالے اور پھر ان کو مڑ کر جوانا کی پشت پر بندھے ہوئے ہاتھوں کو ٹٹولنا

شروع کر دیا۔

جلدی کرو جلدی........جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

مم........مم.........مجھے گانٹھ نظر نہیں آ رہی

.........نوجوان نے سسکتے ہوئے کہا۔

ٹٹول کر کھولو جلدی..........یہ دوسری گانٹھ ہے..........اس کا

چھوٹا سرا کھینچو اور پھر بڑا سرا...........گانٹھ کھل جائے گی

..........جوانا نے اسے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا

..........وہ گانٹھ کو فرش سے رگڑ کر اس کی نوعیت معلوم کر چکا تھا

..........اور شاید اسی لمحے نوجوان کی انگلیوں میں گانٹھ کا چھوٹا سرا آ

گیا..........اس نے اسے جھٹکا دیا..........تو سرا کھنچتا چلا

گیا..........اس نے پھر ٹٹولا اور اس بار دوسرا سرا اس نے جیسے

ہی کھینچا..........دوسری گانٹھ کھلتی چلی گئی..........اور جوانا

نے جلدی سے دونوں ہاتھوں کو مخالف سمت میں کر کے رسیوں کی

گرفت سے آزاد کر لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے

نوجوان کے سر پر ٹکر ماری اور نوجوان کے حلق سے چیخ نکل گئی

..........جس جگہ جوانا نے ٹکر ماری تھی وہ جگہ دب گئی تھی

..........جوانا نے عین اسی جگہ دوسری ٹکر ماردی اور نوجوان کا جسم

یک لخت ساکت ہو گیا۔

جوانا تیزی سے الٹ کر سیدھا ہوا اور پھر اس نے بڑی تیزی سے اپنے پیروں میں بندھی ہوئی رسیاں کھول دیں۔

جوڈش ابھی تک واپس نہ لوٹا تھا جوانا نے اٹھ کر سب سے پہلے اس نوجوان کی ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن پر قبضہ کیا اور پھر وہ تیزی سے دروازہ کی طرف بڑھ گیا............دروازے کو اس نے تھوڑا سا کھولا اور پھر احتیاط سے سر باہر نکال کر جھانکا............اسے ایک راہداری نظر آئی جو آگے جا کر مڑ جاتی تھی............راہداری خالی پڑی ہوئی تھی............جوانا مشین گن سنبھالے دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا............راہداری کے موڑ پر وہ رکا اور پھر اس نے احتیاط سے دوسری طرف جھانکا............اور عین اسی لمحے قدموں کی آواز اس کے قریب ابھری............وہ تیزی سے پیچھے کی طرف ہٹا اور دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا

..........قدموں کی آواز نزدیک آتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد اچانک موڑ پر جوڈش نمودار ہوا۔

خبردار..........ہاتھ اٹھالو..........جوانا نے اچانک مشین گن کی نال اس کے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

اس کی آواز انتہائی گرجدار تھی اور جوڈش بری طرح اچھل پڑا اور اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار ابھر آئے اس نے بے اختیار ہاتھ اوپر اٹھا لیے۔

میں چاہتا تو تمہیں گولی مار سکتا تھا..........لیکن میں جوانا ہوں ....للکارے بغیر نہیں ماروں گا..........جوانا نے جوڈش کے حیرت زدہ چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تم رہا کیسے ہو گئے..........جوڈش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

جوانا کے لئے رہائی کوئی مشکل نہیں ہے..........جوانا نے جواب

دیا اسی لمحے جوڈش نے آنکھ سے اشارہ کیا اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ جوانا کے پیچھے آنے والے کسی شخص کو جوانا سے آنکھ بچا کر اشارہ کر رہا ہو............اور جوانا اس ساوے سے ڈاج میں آ گیا.........وہ جوڈش کا اشارہ دیکھتے ہی تیزی سے مڑا اور اسی لمحے اس کے ہاتھ پر جوڈش کی زوردار ضرب لگی اور جوانا کے ہاتھ سے مشین گن اڑ کر دور جا گری۔

جوانا سانپ کی سی تیزی سے پلٹا مگر جوڈش نے جوانا پر ہاتھ اٹھانے کے ساتھ ہی تیزی سے اپنا گھٹنا اس کی ناف پر دے مارا یہ ضرب اتنی زوردار تھی کہ جوانا لڑکھڑا کر پلٹا اور جوڈش نے انتہائی تیزی سے ایک لات اس کی ناف کے نیچے جما دی............اور بھاری بھر کم جوانا کٹے ہوئے شہتیر کی طرح نیچے گر گیا.........لیکن نیچے گرتے ہی جوانا کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور اسکے ساتھ ہی اس کی دونوں

لاتیں جڑ کر جوڈش کی ٹانگوں پر پڑیں..........اور جوڈش بھی اس اچانک ضرب سے نہ سنبھل سکا اور وہ بھی لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کی طرف پلٹا جوانا نے اس پر تیزی سے چھلانگ لگائی..........لیکن جوڈش انتہائی پھرتی سے کروٹ بدل گیا اور جوانا اپنے ہی زور پر آگے کی طرف جھکا اور جوڈش کا گھٹنا اس کے سینے پر پڑا اور جوانا تڑپ کر لڑھکتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔

خبردار..........ہاتھ اٹھا دو..........کسی نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور جوانا ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیدھا ہو گیا..........راہداری کے دوسرے سرے پر ایک مشین گن بردار مشین گن کی نال جوانا کی طرف کیے ہوئے کھڑا تھا..........اور جوانا نے ہاتھ اٹھا دیئے..........

جوڈش دانت پیستا ہوا اٹھا..........اور عین اسی لمحے جوانا بھی کسی

بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور جوڈش اس کے ہاتھوں میں اٹھتا ہوا فضا میں جیسے تیرتا ہوا اس مشین گن بردار سے جا ٹکرایا ....جوانا کی آنکھوں میں وحشت کے شعلے بھڑک رہے تھے ....یہی وجہ تھی کہ خاصے مضبوط جسم کے مالک جوڈش کو اس نے یوں اٹھا کر پھینک دیا تھا جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پلاسٹک کا بنا ہوا ہو...........جوڈش مشین گن بردار ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے اور جوانا تیزی سے ان کی طرف بھاگا...........لیکن اس سے پہلے کہ وہ ان تک پہنچتا...........جوڈش نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر سائیڈ دیوار پر لگے ہوئے ایک سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا...........اور سر کی آواز کے ساتھ ہی مضبوط لوہے کی دیوار ایک سائیڈ سے نکل کر دوسری سائیڈ میں گھس گئی...........یہ پستول لوہے کے مضبوط راڈ سے بنی ہوئی تھی اور قینچی نما تھی

..........جوانا اپنے ہی زور میں اس دیوار سے جا ٹکرایا
..........اسی لمحے جوڈش نے جھپٹ کر ایک طرف پڑی ہوئی
مشین گن اٹھالی..............یہ مشین گن ان دونوں کے ٹکرانے کی
وجہ سے اس کے آدمی کے ہاتھ سے گری تھی..........اور جوانا
سمجھ گیا کہ اب وہ یقیناً مشین گن کی فائرنگ کا نشانہ بن جائے
گا..........اس لئے جیسے ہی جوڈش مشین گن کی طرف لپکا
جوانا لوہے کی جالی نما دیوار سے ٹکرا کر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے راہداری کے پچھلے موڑ کی طرف چھلانگ لگا دی
..........موڑ کے قریب اس کی دونوں ٹانگیں جیسے ہی فرش سے
ٹکرائیں وہ تیزی سے سائیڈ میں مڑا اور اسی لمحے مشین گن کی گولیوں
کی بوچھاڑ اس سے چند انچ کے فاصلے پر سے گزرتی چلی گئیں
..........اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو گولیوں نے اسے

چھلنی کر کے رکھ دینا تھا..........لیکن فوری طور پر مڑ جانے کی وجہ

سے وہ بال بال بچا تھا موڑ مڑتے ہی وہ گولیوں سے محفوظ ہو چکا

تھا...........وہ مشین گن بھی اسی راہداری میں پڑی ہوئی تھی جو

جوانا نے اندر کمرے میں اس نوجوان سے چھینی تھی چنانچہ اس نے

تیزی سے وہ مشین گن اٹھائی اور اس کے ساتھ ہی اس نے موڑ کے

قریب کھڑے ہو کر مشین گن کی نال کا رخ اس لوہے کی دیوار کی

طرف کر کے فائر کھول دیا..............لیکن دوسری طرف سے کوئی

چیخ سنائی نہ دی..........بلکہ ادھر سے بھی گولیوں کی بوچھاڑ آئی جو

سیدھی نکلتی چلی گئی..........اب جوانا بڑے غلط طریقے سے

پھنس گیا تھا.............اس نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر

وہ تیزی سے واپس دوڑا اور اس کمرے میں آیا جہاں ڈاکٹر داور ابھی

تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے وہ نوجوان بھی فرش پر بے حس و

حرکت پڑا ہوا تھا جس سے جوانا نے مشین گن چھینی تھی
.........جوانا نے اسے کندھے پر اٹھا لیا جس سے جوانا نے مشین
گن چھینی تھی.........جوانا نے اسے اٹھا لیا اور واپس راہداری
میں آیا اور پھر موڑ پر پہنچ کر اس نے اچانک اس نوجوان کو اس لوہے
والی دیوار کی طرف اچھال دیا..........اسی لمحے گولیوں کی بوچھاڑ
پڑی اور نوجوان کا جسم چھلنی ہو گیا..........جوانا نے اس نوجوان
کو اچھالتے ہی مشین گن سنبھالی اور جیسے ہی دوسری طرف سے مشین
گن کا راؤنڈ ختم ہوا، اور ویسے ہی وہ اچھل کر سامنے آیا اور اس نے
فائر کھول دیا..........دوسرے لمحے زوردار چیخ بلند ہوئی اور وہ
آدمی جو دیوار کے دوسری طرف سے مشین گن لیے کھڑا تھا اچھل کر
زمین پر گر پڑا.........جوانا کی گولیوں نے اسے چھلنی کر دیا تھا
.........جوڈش غائب تھا.........جوانا اس آدمی کے گرتے ہی

تیزی سے اس دیوار کی طرف لپکا.........وہ سوئچ بورڈ جس پر موجود

بٹن دبا کر جوڈش نے لوہے کی دیوار ظاہر کی تھی سامنے نظر آرہا تھا جوانا

نے لوہے کی جالی میں سے مشین گن کی نال کا رخ اس سوئچ بورڈ کی

طرف کیا اور فائر کھول دیا دوسرے لمحے سوئچ بورڈ کے پرخچے اڑ گئے

.........اور اس کے ساتھ ہی سر کی تیز آواز کے ساتھ لوہے کی

دیوار واپس پہلے والی دیوار میں غائب ہو گئی.........جوانا نے

اس کا سسٹم ہی ختم کر دیا تھا.............دیوار کے غائب ہوتے ہی

جوانا انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے راہداری کا موڑ مڑا

.........راہداری کے آخری سرے پر ایک دروازہ تھا.........جوانا

تیزی سے اس دروازے کی طرف لپکا.........اور اس نے ایک

طرف ہٹ کر پوری قوت سے دروازے کو لات ماری.........اور

دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا.........جوانا اچھل کر دوسری

طرف گیا اور اب وہ برآمدے میں پہنچ گیا جو خالی پڑا ہوا

تھا.........جوانا مشین گن اٹھائے تیزی سے سامنے نظر آنے والے

ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گیا...........یہ ایک کمرے کا

دروازہ تھا..........کمرے میں داخل ہونے سے پہلے جوانا نے

احتیاطاً اندر کی آہٹ لی...............لیکن کمرے میں سکوت طاری

تھا جوانا اندر داخل ہوا تو کمرہ خالی پڑا ہوا تھا اور پھر جوانا تیزی سے

مختلف کمروں میں جا کر چیک کرتا چلا گیا لیکن سارے کمرے خالی

تھے.........جوڈش یا اس کے ساتھی کہیں نظر نہ آرہے تھے

...........جوانا کو جب تسلی ہوگئی کہ جوڈش اور اس کے باقی ساتھی

.......اگر کوئی ہوں گے تو وہ فرار ہو چکے ہیں............تو وہ تیزی

سے دوڑتا ہوا واپس ڈاکٹر داور والے کمرے کی طرف لپکا لیکن اس

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر

اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو.........اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور ذہن میں جیسے زلزلہ سا آ گیا.........کمرہ خالی پڑا ہوا تھا اور ڈاکٹر داور غائب تھے.........جوانا کو سنبھلنے میں چند لمحے لگے اور وہ پہلے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمرے کو دیکھتا رہا.........پھر تیزی سے اس کونے کی طرف بڑھا جہاں وہ ڈاکٹر کو بندھا چھوڑ کر گیا تھا۔ لیکن وہ جگہ خالی پڑی ہوئی تھی.........جوانا چند لمحے سوچتا رہا اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر بند کمرے سے ڈاکٹر اور کہاں غائب ہو گئے ہیں.........لیکن کوئی بات اس کی عقل میں نہ آ رہی تھی جوانا فوراً واپس مڑا اور پھر بھاگتا ہوا برآمدے میں پہنچا اور وہاں سے وہ پورچ میں آ گیا.........برآمدے میں لگی ہوئی کال بیل اچانک بج اٹھی تھی.........جوانا نے ہاتھ میں مشین گن سنبھالی اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا.........پھاٹک اندر سے

بند تھا............ پھاٹک جن ستونوں میں فکس تھا ان ستونوں اور پھاٹک کے درمیان خاصی بڑی جھری تھی............جوانا جیسے ہی پھاٹک کے قریب پہنچا اس نے ایک کار کو تیزی سے بیک ہوتے اور پھر تیز رفتاری سے مڑ کر ایک طرف جاتے دیکھا.........اس نے پھاٹک کھولا اور پھر باہر نکل آیا.........اس نے ایک سرخ رنگ کی کار کو دور جاتے ہوئے دیکھ لیا۔

جوانا............اچانک ایک طرف سے اسے عمران کی آواز سنائی دی..........وہ چونک کر مڑا۔اور پھر اسے سائیڈ میں موجود ایک درخت کے پیچھے سے ایک غنڈہ نکل کر اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔

جوانا..........میں عمران ہوں..........ڈاکٹر داور کہاں ہے ....آنے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

اوہ ماسٹر .... وہ بند کمرے سے غائب ہو گئے ہیں جوانا نے

چونک کر کہا۔

بند کمرے سے غائب .... جوڈش کہاں ہے

.... عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

وہ فرار ہو گیا ہے ماسٹر، بزدل فرار ہی ہوا کرتے ہیں .... جوانا

نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کوٹھی خالی ہے کیا .... عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

ہاں ماسٹر .... صرف دو لاشیں پڑی ہوئی ہیں

.... جوانا نے جواب دیا۔

اوہ .... اس کا مطلب ہے جوڈش کسی خفیہ راستے سے

ڈاکٹر داور کو لے کر نکل گیا ہے .... آؤ میرے ساتھ

.... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

اور پھر وہ بھاگتا ہوا کھلے پھاٹک میں داخل ہو گیا جوانا اسے لے کر اس

کمرے میں پہنچا جہاں سے ڈاکٹر غائب ہوئے تھے اور تھوڑی سی

کوشش کے بعد عمران نے وہ خفیہ دروازہ ڈھونڈ ھ لیا جو ایک دیوار میں

کھلتا تھا............دوسری طرف ایک سرنگ سی جا رہی تھی

..........اور اس دروازے کے نمودار ہوتے ہی جوانا کے ذہن میں

بھی یہ بات آگئی............کہ جوڈش نے دوسرا داؤ کھیلا ہے

..........اس نے جوانا کو اپنے آدمی سے الجھایا اور خود کسی خفیہ راستے

سے اس کمرے تک پہنچا اور اس دروازے کے راستے ڈاکٹر داور کو

نکال لے گیا۔

مگر ماسٹر............اب مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہاں خفیہ دروازے

بھی ہوتے ہیں............ورنہ میں ڈاکٹر داور کو اپنے کاندھے پر

اٹھائے رکھتا............جوانا نے قدرے ندامت بھرے لہجے میں

کہا۔

پھر تو تم بھی غائب ہو جاتے..........اور مجھے دو آدمیوں کو ڈھونڈنا پڑتا..........عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جوانا اسے اس دوران مختصر طور پر اپنی گرفتاری اور رہائی سے جوڈش کے فرار تک کی کہانی سنا چکا تھا..........اس لئے عمران کی آنکھوں میں اس کے لئے تحسین کے آثار تھے کیونکہ جوانا اپنی سمجھ کے مطابق جو کچھ کر سکتا تھا وہ اس نے کیا تھا اس سے زیادہ ظاہر ہے اس کی عقل ہی نہ چل سکتی تھی..........

اور پھر عمران نے پوری کوٹھی کی تلاشی لینا شروع کر دی..........اور تھوڑی دیر بعد اس نے ایک میز کی دراز میں پڑا ہوا ایک پراپرٹی ڈیلر کا کارڈ اٹھا لیا..........عمران چند لمحے کارڈ کو دیکھتا رہا..........پھر اس نے سر ہلاتے ہوئے کارڈ کو جیب میں ڈالا اور

جوانا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

اب ڈاکٹر اور کہاں ملے گا ماسٹر..........جوانا نے عمران کے پیچھے چلتے ہوئے پوچھا۔

تمہارا کیا خیال ہے..........اسے کہاں ڈھونڈا جائے..........

عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

اس کے لئے ہمیں جوڈش کو تلاش کرنا پڑے گا..........جوانا نے چند لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا۔

بس......یہی تمہارے سوال کا جواب تھا..........عمران نے مختصر سا جواب دیا..........اور کوٹھی سے باہر نکل کر عمران ایک سائیڈ میں کھڑی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا..........جوانا اس کے پیچھے تھا۔

تم اسے الجھائے رکھو.........جوڈش نے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر اس وقت کہا جس وقت جوانا لوہے کی جالی سے ٹکرا کر چھلانگ لگاتا ہوا راہداری کا موڑ مڑ گیا تھا...........اور اس آدمی کے سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے لپکا..........اور پھر راہداری کے اختتام سے پہلے ہی اس نے سائیڈ والی دیوار کی جڑ میں ایک خاص جگہ پر اپنا ایک پیر مارا..........دوسرے ہی لمحہ دیوار میں ایک خلا نمودار ہو گیا دوسری طرف ایک اور راہداری تھی..........جوڈش تقریباً دوڑتا ہوا اسی راہداری میں دور تک چلا گیا..............راہداری کے اختتام پر

ایک دروازہ تھا..........جوڈش نے دروازے کو زور سے دھکیلا تو وہ
ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا..........اس نے کمرے کے
مین سوئچ کی سائیڈ میں ایک معمولی سے ابھار کو دبایا تو کمرے کا فرش
ایک کونے سے ہٹتا چلا گیا..........اور جوڈش نیچے جاتی ہوئی
سیڑھیاں اترتا چلا گیا..........سیڑھیوں کے اختتام پر وہ تیزی
سے دائیں طرف مڑا تو ادھر سے ایک سرنگ سی دور تک چلی گئی تھی
..........جس راستے سے وہ گزر کر آ رہا تھا اس کے دوسری طرف پہنچتے
ہی پچھلے راستے خود بخود بند ہوتے چلے جا رہے تھے سرنگ
..........کے دھانے پر پہنچ کر اس نے سامنے والی دیوار کے قریب
جھک کر دیوار کی جڑ میں کسی چیز کو زور سے کھینچا تو دیوار سر کی آواز سے
درمیان سے ہٹتی چلی گئی..........اور جوڈش اچھل کر دوسری
طرف پہنچ گیا..........یہ وہی کمرہ تھا جہاں وہ جوانا اور ڈاکٹر داور

کو بندھا چھوڑ آیا تھا جیسے ہی وہ کمرے میں پہنچا اسے دور مشین گن کی

تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں فرش پر اس کا آدمی موجود

تھا............ڈاکٹر داور بے ہوشی کے عالم میں بندھا ہوا پڑا تھا

جوڈش نے جھک کر ڈاکٹر داور کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے

دیوار میں پیدا ہونے والے خلا کو کراس کر گیا............دوسری طرف

جا کر اس نے پیر کو اس ہک پر زور سے مارا جسے کھینچ کر اس نے دیوار

میں راستہ بنایا تھا............ہک پر پیر مارتے ہی دیوار دوبارہ برابر

ہو گئی............اور جوڈش ڈاکٹر کو کاندھے پر لادے اس سرنگ

میں دوڑتا چلا گیا............سرنگ کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا

سیڑھیاں اوپر کی طرف جا رہی تھیں جوڈش ان سیڑھیوں پر چڑھا اور

پھر ایک دروازے سے ہوتا ہوا وہ ایک کمرے میں پہنچ گیا

............اس کمرے کو کراس کر کے وہ ایک راہداری میں آیا اور پھر

سامنے کے رخ دوڑتا چلا گیا............راہداری کے اختتام پر ایک برآمدہ تھا جس کے سامنے پورچ اور لان تھا.........یہ اس کی کوٹھی کی پشت پر موجود دوسری کوٹھی تھی، جو اس کے قبضے میں تھی اور خالی پڑی ہوئی تھی البتہ پورچ میں سفید رنگ کی سیڈان کھڑی تھی ....اس کوٹھی کا پھاٹک بھی عقبی سڑک پر تھا سیڈان کار پر کپڑا پڑا ہوا تھا.........جوڈش نے بڑی پھرتی سے کپڑا کھینچ کر ایک طرف پھینکا اور کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا دروازہ لاک نہ تھا.........

دروازے کے کھلتے ہی جوڈش نے بڑی پھرتی سے ڈاکٹر کو پچھلی سیٹ پر لٹا کر اور اس کے جسم سے بیلٹ باندھ کر دروازہ بند کر دیا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا.........اگنیشن میں چابی موجود تھی ....دوسرے ہی لمحے سیڈان کا نفیس اور طاقتور انجن ہلکی سی لرزش کے بعد جاگ اٹھا اور جوڈش نے بڑی پھرتی سے کار کو موڑا اور پھر

اسے پھاٹک کی طرف لے چلا............ پھاٹک کے قریب پہنچ کر

اس نے کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا تو پھاٹک

خود بخود کھلتا چلا گیا............ یہ پھاٹک ریموٹ کنٹرول کے

ذریعے کھلتا تھا اس لئے جوڈش نے اسے کار میں بیٹھ کر ہی کھول

لیا............ دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے باہر نکلی اور دائیں

طرف مڑ کر دوڑتی چلی گئی............ کار کے پھاٹک کے باہر نکلتے

ہی پھاٹک خود بخود بند ہو چکا تھا۔

جوڈش کار بھگائے چلا جا رہا تھا............ وہ ڈاکٹر داور کو ہر قیمت

پر اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا اور اب اسے جوانا اور فارمولے کی بھی پرواہ

نہ تھی کیونکہ وائٹ پینتھرز سے وہ اس کا سودا کر چکا تھا۔ اور یہ سودا

صرف ڈاکٹر داور کا ہوا تھا............ اس میں فارمولے کا ذکر نہ تھا

یہی وجہ تھی کہ اس نے فوری طور پر ڈاکٹر داور کو وہاں سے نکال لے

جانے کا فیصلہ کیا تھا..........کافی دور آجانے کے بعد ایک چوک پر سے اس نے کار کو بائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا

.........یہ سڑک شہر سے مضافات کی طرف جاتی تھی اور جوڈش نے حفظ ماتقدم کے طور پر مضافات میں ایک مکان حاصل کر رکھا تھا تا کہ ضرورت کے وقت وہ ایمر جنسی میں اسے استعمال کر سکے

...........اور ظاہر ہے اب ایمر جنسی کا وقت آ گیا تھا۔

جوڈش تیزی سے کار دوڑائے لیے چلا جا رہا تھا..........سڑک پر کافی تعداد میں کاریں آ جا رہی تھیں لیکن ان کی تعداد اتنی نہ تھی کہ جسے رش کہا جا سکے..........تقریباً بیس کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے اس نے کار ایک بائی روڈ کی طرف موڑ دی..........یہ سڑک چھوٹی اور قدرے ناپختہ تھی لیکن سیڈان کار پوری رفتار سے اڑی چلی جا رہی تھی ....بائی روڈ آگے جا کر مڑ گئی اور تھوڑا فاصلہ طے کر کے وہ

ایک مضافاتی کالونی میں داخل ہو گئی جہاں متوسط طبقے کے مکانات

تھے۔

جوڈش نے کار ایک دو منزلہ مکان کے پھاٹک کے سامنے روکی اور پھر

نیچے اتر کر اس نے پھاٹک پر پڑا ہوا نمبروں والا تالا نمبر ملا کر

کھولا.............. پھاٹک کو خود ہی دھکیل کر اس نے کھولا اور کار کو

اندر لے گیا.........کار اندر پہنچا کر اس نے پھاٹک کو بند کر

دیا.......اور پھر کار کا پچھلا دروازہ کھول کر اس نے اندر پڑے ہوئے

ڈاکٹر کو باہر کھینچ لیا.............ڈاکٹر داور کے منہ سے کراہیں نکل

گئیں.........وہ ہوش میں آ چکے تھے لیکن ان کی آنکھوں کی کیفیت

بتا رہی تھی کہ وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں ہیں............جوڈش نے

ڈاکٹر داور کو کندھے پر لادا اور تیزی سے مکان کے اندرونی کمرے

میں پہنچ گیا.........اس نے وہاں موجود ایک بیڈ پر ڈاکٹر داور کو لٹا

دیا۔

میں کہاں ہوں ....ڈاکٹر نے کراہتے ہوئے مدھم سی آواز

میں پوچھا۔

آپ دوستوں میں ہیں ڈاکٹر ....اطمینان رکھیں

..........جوڈش نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا..........اور پھر تیزی

سے باہر کی طرف مڑ گیا..........اب وہ جلد از جلد وائٹ پینتھر سے

رابطہ قائم کرنا چاہتا تھا..........مکان میں چونکہ ٹیلی فون نہ تھا اور

اسے ٹیلی فون کرنے کے لئے ذرا فاصلے پر ایک پبلک کال آفس

تک جانا تھا..........اس لیے اس نے اس کمرے کو باہر سے بند کیا

جس میں ڈاکٹر داور کو لٹایا تھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مکان کے

بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا..........پھاٹک کھول کر وہ باہر

نکلا تو اسے سامنے ایک مکان کے ساتھ ایک سیاہ رنگ کی کار کھڑی نظر

آئی...........اس میں چار افراد بیٹھے ہوئے تھے.........جوڈش نے پھاٹک کو باہر سے بند کیا اور پھر تیزی سے پبلک کال آف کی طرف جانے والی گلی میں گھستا چلا گیا.........اس گلی کو کراس کرنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے بازار میں پہنچ گیا جس کے دائیں کنارے پر پبلک کال آفس موجود تھا۔

جوڈش تیزی سے فون بوتھ میں داخل ہوا...........پہلے اس نے رسیور اٹھا کر کانوں سے لگایا...........رسیور میں ٹون موجود تھی.......اس کا مطلب تھا کہ فون درست ہے.........اس نے جیب سے سکے نکال کر باکس میں ڈالے اور پھر وائٹ پینتھر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے.........لیکن دوسری طرف کوئی آواز نہ تھی.......نہ انگیج کی اور نہ گھنٹی بجنے کی بس خاموشی تھی جوڈش نے حیرت سے بھنویں اچکائیں اسے خیال آیا کہ شاید اس نے نمبر غلط ڈائل کر

دیئے ہیں چنانچہ اس نے کریڈل دبا کر سکے باہر نکالے اور انہیں دوبارہ باکس میں ڈال کر اس نے اس بار بڑی احتیاط سے نمبر ڈائل کیے.........لیکن نتیجہ وہی نکلا.........اب تو جوڈش چونک پڑا اس نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر سکے باہر نکالے چونکہ کال ملی نہ تھی اس لئے کریڈل دبانے سے سکے باہر آ جاتے تھے.........اس نے سکے ڈال کر فون سپر وائزر کا نمبر ڈائل کیا۔

یس فون سپر وائزر سر.........فوراً ہی دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

دیکھیے.........میں فون نمبر ایٹ، زیرو، ایٹ، تھری، سکس، ون ڈائل کر رہا ہوں.........لیکن دوسری طرف سے لائن ڈیڈ ہے.........پلیز چیک کیجئے مجھے ایمرجنسی کال کرنا ہے.........جوڈش نے سپر وائزر سے کہا۔

ایٹ ، زیرو، ایٹ ،تھری سکس ، ون..........اوہ یہ نمبر کہیں تھرڈ روڈ

پر اعظم مینشن کا تو نہیں ہے..........فون سپروائزر نے چونکتے

ہوئے پوچھا۔

بالکل وہیں کا نمبر ہے کیوں..........جوڈش نے فون سپروزار کے

لہجے میں حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

اوہ جناب..........اعظم مینشن کو بم کے دھماکے سے تباہ کر دیا گیا

ہے..........ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ واقعہ ہوا ہے..........بے شمار

لوگ زخمی ہو چکے ہیں..........پولیس اور فائر بریگیڈ کا عملہ مصروف

ہے پورا مینشن ہی تباہ ہو چکا ہے..........اس لئے سر فون کیسے مل

سکتا ہے فون سپروائزر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اچھا..........ویری بیڈ..........اوکے..........تھینک

یو..........جوڈش نے کہا اور تیزی سے رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے

باہر آگیا اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آرہی تھی کہ اعظم مینشن کو کس نے
بتاہ کر دیا ہے اور کیا وائٹ پینتھرز بھی ختم ہو گیا ہے یا وہ لوگ بچ گئے
ہیں اب ڈاکٹر داور کی فوری ڈلیوری ممکن نہ رہی تھی اس لئے اس نے
سوچا کہ اس بڈھے سے خود فارمولے کے متعلق معلومات حاصل کی
جائیں اور اگر فارمولا دستیاب ہو جاتا ہے تو اس کی حفاظت اور سودا
آسانی سے کیا جا سکتا ہے جب کہ اس بوڑھے کو اٹھائے اٹھائے لیے
پھرنا خاصا مشکل مسئلہ ہے۔

جوڈش یہی سوچتا ہوا گلی کراس کر کے جب اپنے مکان کے قریب پہنچا
تو بری طرح چونک پڑا..........اس کے مکان کا پھاٹک آدھا
کھلا ہوا تھا..........جب کہ وہ اسے بند کر کے گیا تھا..........وہ
تیزی سے پھاٹک کی طرف لپکا..........اس کی کار اندر کھڑی نظر آ
رہی تھی۔

جوڈش تیزی سے بھاگتا ہوا کار کے قریب سے گزر کر اندر بڑھا........اب اسے ڈاکٹر کی فکر تھی........اور پھر اس کا خدشہ درست ثابت ہوا جس کمرے میں وہ ڈاکٹر داور کو بند کر گیا تھا اس کمرے کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا........اور اندر کمرہ خالی تھا ڈاکٹر داور غائب تھا۔

جوڈش تیزی سے واپس پلٹا اور پھر بھاگتا ہوا وہ واپس پھاٹک پر پہنچا لیکن باہر کا میدان خالی پڑا ہوا تھا........البتہ اس کی نظریں پھاٹک کے سامنے ایک کار کے پہیوں کے نشانات پر پڑ گئیں........وہ چند لمحے انہیں غور سے دیکھتا رہا پھر وہ اس طرف بڑھ گیا جہاں اس کالونی کے چند بچے کھیل رہے تھے۔

اس کی پوچھ گچھ پر ان لڑکوں نے اسے بتایا کہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار وہاں کھڑی تھی........پھر وہ مڑ کر واپس چلی گئی اور جوڈش کو

وہ کار یاد آگئی جو اس نے پھاٹک سے باہر نکلتے وقت سامنے والے مکان کے سامنے کھڑی دیکھی تھی اور اب وہ سارا کھیل سمجھ گیا.........اس کا مطلب تھا کہ کوئی پارٹی اس کا باقاعدہ تعاقب کر رہی تھی اور وہ اس کی بجائے ڈاکٹر داور کو حاصل کرنا چاہتے تھے اس لئے جب وہ فون کرنے کے لئے گیا تو وہ ڈاکٹر داور کو اس کار میں ڈال کر لے گئے اسے کار کی ساخت اور رنگ معلوم تھی لیکن اس نے کار کے نمبر نہ دیکھے تھے.........اور ویسے بھی کار ایسی سائیڈ سے کھڑی تھی کہ اس کے نمبر اسے یہاں سے نظر نہیں آسکتے تھے ۔

کیا تم میں سے کسی کو اس کار کا نمبر معلوم ہے.........جوڈش نے ایک خیال کے تحت وہاں پر کھیلنے والے لڑکوں سے پوچھا۔

جی ہاں جناب.........مجھے معلوم ہے.........میری ہابی ہے

کہ میں کاروں کے نمبر ضرور پڑھتا ہوں.........اس کار کا نمبر ایف ، جے ، ایف ، زیرو ، ٹو ، زیرو ، ون تھا جناب.........اس لڑکے نے چمکتی ہوئی آنکھوں سے جواب دیا۔

اوہ گڈ.........تمہاری ہابی بہت اچھی ہے یہ لو تمہارا انعام ....جوڈش نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر لڑکے کے ہاتھ میں تھما دیا اور پھر تیزی سے اپنے مکان کی طرف بڑھ گیا۔

کار کے نمبر معلوم کرنے کے بعد اس کار کو ڈھونڈھ نکالنا اس کے لئے کوئی مشکل نہ رہا تھا۔

جوڈش پھاٹک کراس کر کے اپنی کار کی طرف بڑھا اس نے دروازہ کھولا اور انجن کو سٹارٹ کر کے اس انے کار کو بیگ گیر لگایا تا کہ کار کو بیک کر کے گیٹ سے باہر نکالے اسی لمحے اسے خیال آیا کہ پھاٹک

پوری طرح کھلا ہوا نہیں ہے اور کوٹھی کے پھاٹک کی طرح اس مکان کا پھاٹک ریموٹ کنٹرولڈ تو نہ تھا.........اس نے دوبارہ گاڑی کو نیوٹرل کیا اور دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ اور پھاٹک کو اس نے پوری طرح کھول دیا اس کے بعد وہ دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی کو ایک بار پھر گیئر میں ڈالا اور پھر اس نے جیسے ہی کلچ کو چھوڑ کر ایکسیلیٹر کو دبایا.........ایک خوف ناک دھماکہ ہوا......اور کار کے پرزے فضا میں اڑنے لگے۔

جوڈش کے ذہن میں آخری احساس اس خوف ناک دھماکے کا ہی تھا.......اسکے بعد اسکے ذہن پر گہری تاریکی کا بادل سا چھا گیا.........

جاری ہے